allurdupdfnovels.blogspot.com

غلام رُوحیں

میرا نام یوں تو کچھ اور ہی ہے لیکن اگر آپ مجھے شاہد کے نام سے
جانیں تب بھی میری حیرت انگیز سرگزشت پر کوئی اثر نہ پڑے گا میں
اپنا حسب نسب بیان کر کے زمین و آسمان کے قلابے ملانے کے
بجائے صرف اپنے گھر کے افراد کے بارے میں آپ کو اتنا بتانا
ضروری سمجھتا ہوں کہ میں اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا ہوں میرا گھرانا کل
چار افراد پر مشتمل تھا میرے بوڑھے والد جو گھریلو اخراجات کے پیش
نظر کمیٹی کی ملازمت کرنے پر مجبور تھے انہیں ایک سو تیس روپے ماہوار
تنخواہ ملتی تھی ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو وہ اپنے گاڑھے پسینے کی اس معمولی
اجرت کو وصول کرتے اور پھر لا کر اسے میری ماں کے حوالے کر دیتے
میری ضعیف ماں پورے مہینے کس کس پریشانی سے اس رقم کو خرچ

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

کرتی تھی اس کا اندازہ آپ خود لگا سکتے ہیں ان کے علاوہ ایک میری بڑی بہن تھی جس کی عمر انیس سال کے لگ بھگ تھی میں اپنی زبان سے اس کی خوب صورتی کی تعریف نہیں کروں گا لیکن کوئی مبالغہ نہیں کہ حسن سیرت میں وہ اپنی مثال آپ تھی۔ آٹھویں جماعت تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ نویں جماعت کا منہ نہ دیکھ سکی اسے تعلیم حاصل کرنے کا دیوانگی کی حد تک جنون تھا لیکن اس کی کشادہ پیشانی پر تعلیم کی یہ رخنہ اندازی کوئی بل نہ ڈال سکی اس نے حالات کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور اپنے شوق کو اپنے سینے کی گہرائیوں میں دفن کر کے گھریلو کام کاج میں ماں کا ہاتھ بٹانا شروع کر دیا دو دو وقت کے فاقوں کے باوجود وہ ہمیشہ مسکراتے رہنے کی عادی بن چکی تھی شاید وہ جانتی تھی کہ حالات سے مفر حال ہے اس کی شادی کا مسئلہ بار بار اٹھتا لیکن گھر کی چار دیواری تک ہی محدود رہتا اس لئے کہ میرے والدین

allurdupdfnovels.blogspot.com

کے پاس جہیز کا بندوبست کرنے کے لئے معقول رقم نہ تھی میرے عزیز واقارب اگر چاہتے تو میرے والدین کے اس بھار کو آسانی سے ان کے ناتواں کاندھوں سے اتار سکتے تھے لیکن وہ سب کھاتے پیتے لوگ تھے اس لئے ساری دنیا سے بے نیاز تھے انہیں کسی کی غربت کا کوئی احساس کیوں ہوتا بہر حال میری بہن کی شادی کا مسئلہ بدستور کھٹائی میں پڑا رہا۔

اس وقت میری عمر اٹھارہ سال تھی اپنی بہن کی طرح مجھے بھی پڑھائی کا بے حد شوق تھا پتا نہیں میری بہن نے کوئی سنہری خواب دیکھے تھے یا نہیں لیکن میں نے بارہا ایسے خواب دیکھے تھے تعلیم مکمل کرنے کے خواب بڑا آدمی بننے کے خواب میں ان خوابوں کو شرمندہ تعبیر کرنے کی غرض سے شب وروز مصروف رہتا میری خواہش تھی کہ میں پڑھ لکھ کر بڑا آدمی بن جاؤں اپنے والدین کی اس غربت کو دور کر سکوں

allurdupdfnovels.blogspot.com

جس نے انہیں وقت سے پہلے بوڑھا کر دیا تھا۔

میری تمنا تھی کہ بڑا آدمی بننے کے بعد جب میرے عزیز رشتے دار مجھے پہچاننے لگیں اور میری بہن کا رشتہ مانگنے کی خاطر میرے دروازے پر آئیں تو میں انہیں پہچاننے سے انکار کردوں یہ خواہش اور نہ جانے کتنی آرزوئیں ہمیشہ میرے دل میں مچلا کرتی تھیں انہی کی تکمیل کے لئے میں نے بمشکل اپنے تعلیمی سلسلے کو جاری رکھا اس خیال سے کہ میرے والدین میری تعلیم کے اخراجات اپنے ناتواں کاندھوں پر بوجھ نہ محسوس کریں میں نے دوڑ دھوپ کر کے دو ٹیوشن حاصل کرلیں تھیں تعلیمی اخراجات سے جو رقم پس انداز ہوتی وہ میں ایک سعادت منداور فرماں بردار اولاد کی حیثیت سے اپنے والدین کو دے دیا کرتا تھا۔

حالات سے سمجھوتا کر لینے کے بعد میں ذہنی طور پر خود کو کسی قدر مطمئن

allurdupdfnovels.blogspot.com

محسوس کرنے لگا اور یہی آسودگی میری جسمانی صحت برقرار رکھے
ہوئے تھی میرے اکثر واقف کار مجھے پہلوان کے خطاب سے
نوازتے تھے میں نے جو دو ٹیوشن کر رکھی تھیں ان میں ایک دو بچوں کی
تھی جو چوتھی جماعت میں پڑھتے تھے یہاں سے مجھے بیس روپے
ماہوار ملتے تھے دوسری ٹیوشن رشیدہ نامی ایک فیشن ایبل لڑکی کی تھی جو
دسویں جماعت کی طالبہ تھی رشیدہ کا باپ بیرسٹر تھا اور بڑے شاہانہ
انداز میں زندگی گزارتا تھا اس کی آمدنی آٹھ دس ہزار روپے ماہوار
سے کسی طرح کم نہ تھی شہر میں اس کی ٹکر کا کوئی بیرسٹر نہ تھا اس لئے وہ
ہمیشہ منہ مانگی فیس وصول کیا کرتا یوں بھی اس کے پاس کسی کیس کا ہونا
کامیابی کی ضمانت سمجھا جاتا تھا اس کے گھر میں آسائش کا تمام سامان
موجود تھا دولت کی بہتات نے پورے گھر کو آزاد خیال بنا رکھا تھا
رشیدہ کے پاس ایک الگ کار تھی جس پر وہ آزادی سے گھوما پھرا کرتی

allurdupdfnovels.blogspot.com

تھی اس پر کسی قسم کی بندش یا روک ٹوک نہیں تھی اس کا عالی شان مکان ہمارے ہی محلے میں واقع تھا اس کے گھر کی قدریں علیحدہ تھیں۔

مجھ سے جب اس ٹیوشن کے لئے کہا گیا تو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا اس لئے کہ میں ایف اے کے دوسرے سال میں پڑھتا تھا رشیدہ کو پڑھانے کے لئے بڑی بڑی ڈگریاں رکھنے والوں کی خدمات بھی حاصل کی جا سکتی تھی غرضیکہ جب میرے دوست اکبر نے مجھ سے اس ٹیوشن کے بارے میں کہا تو میں بھونچکا رہ گیا۔

اکبر کہیں تم مجھ سے مذاق تو نہیں کرر ہے ہو؟ میں نے حیرت سے اس کا منہ تکتے ہوئے سوال کیا تو وہ بڑی لاپروائی سے مسکرا کر بولا۔

مجھے یقین تھا کہ تمہیں اس پیشکش پر اعتبار نہیں آئے گا۔

ظاہر ہے۔ میں نے جلدی سے کہا بھلا کہاں میں اور کہاں بیرسٹر صاحب کی صاحب زادی رشیدہ میرا مطلب ہے کہ اس کے لئے

allurdupdfnovels.blogspot.com

ماسٹروں کی کیا کمی پھر یہ کہ میں ابھی کوئی بڑی ڈگری بھی حاصل نہیں کر سکا۔

نہ ہی مگر تمہیں یہ موقع ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیے اکبر نے سنجیدگی سے مشورہ دیا میری مانو تو تم اسی وقت جا کر بیرسٹر راشد حسین سے معاملے کی بات طے کرلو مجھے یقین ہے کہ وہاں سے تمہیں معقول معاوضہ ملے گا۔

اکبر میرا واحد مخلص دوست تھا اس کے مشورے پر میں نے راشد حسین سے ملنے کا ارادہ کرلیا دوسرے دن شام کو جب میں نے بیرسٹر راشد حسین کے دیوہیکل مکان کا رخ کیا تو میرے قدم لڑکھڑا رہے تھے مجھے ڈر تھا کہیں یہ کوئی دلچسپ مذاق نہ ہو مگر جب میں راشد حسین سے ملا تو مجھے حقیقت کا احساس ہو گیا انھوں نے نہایت لاپروائی سے مجھ سے چند منٹ گفتگو کی اور ٹیوشن کی اجرت دو سو روپے ماہوار طے کر

allurdupdfnovels.blogspot.com

کے یہ حکم صادر کر دیا کہ میں اسی وقت سے رشیدہ کو پڑھانے کی ذمہ داری قبول کرلوں میں نے خوشی خوشی اس پیشکش کو قبول کرلیا اور اسی دن سے رشیدہ کو پڑھانا شروع کر دیا میرے اور رشیدہ کے مضامین چونکہ ایک جیسے تھے اس لئے مجھے اسے پڑھانے میں کوئی دشواری نہیں پیش آئی پھر بھی احتیاطاً میں نے دوسرے روز دسویں جماعت کا کورس خرید لیا ٹیوشن پر جانے سے پیشتر میں اچھی طرح اس سبق کو پڑھ لیا کرتا جو مجھے رشیدہ کو پڑھانا ہوتا میں کسی قیمت پر اس ٹیوشن کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہتا تھا میرے والدین کو جب حالات کا علم ہوا تو وہ بھی بے حد خوش ہوئے لیکن قدرت ہماری مسرتوں پر قہقہہ زن تھی۔

جہاں تک رشیدہ کا تعلق ہے میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ وہ بے حد آزاد خیال اور ماڈرن واقع ہوئی تھی کھاتے پیتے گھرانے کی لڑکی تھی

allurdupdfnovels.blogspot.com

اس لئے اس کی صحت بھی بڑی اچھی تھی گو اسے حسین نہیں کہا جا سکتا لیکن اس کے بھرے بھرے جسمانی خدوخال مخالف جنس کے لئے بے حد کشش رکھتے تھے بات بات پر اپنے موتیوں جیسے دانتوں کی نمائش کرتے رہنا اس کی عادت تھی لباس وہ ہمیشہ چست پہننے کی عادی تھی لیکن مجھے ان باتوں سے کوئی سروکار نہ تھا میں ٹھیک سات بجے شام اس کی کوٹھی پر پہنچ جاتا اور ڈیڑھ گھنٹے پڑھانے کے بعد واپس لوٹ آتا رشیدہ مجھ سے ہمیشہ حسب عادت مسکرا مسکرا کر باتیں کرتی تھی لیکن میں اس کے سامنے بھیگی بلی بنا بیٹھا رہتا سنجیدہ رہنے میں ہی میری بھلائی تھی میں حتیٰ الامکان یہی کوشش کرتا کہ پڑھائی کے دوران کم سے کم اس کے چہرے کی طرف دیکھوں تاکہ ماحول سنجیدہ رہے یوں بھی میں اپنی وحشت سے واقف تھا، میری کوشش یہی ہوتی کہ پڑھائی کے موضوع سے ہٹ کر کوئی اور بات نہ ہونے پائے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

ایک ماہ تک میں نے خود کو لئے دیئے رکھا ہر چند کہ میں محسوس کر رہا تھا

کہ رشیدہ پڑھائی سے زیادہ میری ذات میں دلچسپی لیتی ہے لیکن میں

نے کبھی اس کے ساتھ کھیل کھیلنے کا تصور بھی اپنے ذہن میں نہیں پھٹکنے

دیا جب ایک ماہ پورا ہوا اور رشیدہ نے پہلی مرتبہ میری اجرت دی تو

اس روز ماحول سنجیدہ نہ رہ سکا رشیدہ نے مجھے سو سو کے دو نوٹ

پکڑاتے ہوئے معنی خیز لہجے میں کہا۔

لیجئے شاہد صاحب یہ آپ کے پہلے مہینے کی ٹیوشن فیس ہے۔

شکریہ۔ میں نے نوٹ لے کر جیب میں رکھ لئے پھر کتاب کھولی تو

رشیدہ نے بڑی بے تکلفی سے کتاب بند کر دی پھر صوفے کی پشت

سے ٹیک لگا کر بولی آج کچھ پڑھنے کا موڈ نہیں ہے کچھ باتیں کیوں

نہ کی جائیں۔

کچھ باتیں۔ میں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا تو وہ شکی نظروں

allurdupdfnovels.blogspot.com

سے مجھے دیکھ رہی تھی میں نے جلدی سے نظریں نیچی کرتے ہوئے کہا

کیا آپ میری پڑھائی سے مطمئن نہیں ہیں؟

جی نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔

کیا مطلب میں نے سہم کر دریافت کیا کیا آپ ٹیوشن جاری رکھنا نہیں چاہتی۔

یہ بات بھی نہیں ہے۔ رشیدہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

پھر؟ میں نے مجسم سوال بن کر رشیدہ کی طرف دیکھا تو وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔

شاہد صاحب کیا آپ واقعی کالج میں پڑھتے ہیں؟ رشیدہ کا سوال مبہم تھا اس لئے میں گڑبڑا کر بولا۔

جی ہاں۔ لیکن یہ بات تو میں نے ٹیوشن کرتے وقت ہی بتادی تھی۔

آپ واقعی بہت بھولے بھالے ہیں ویری انوسنٹ۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

رشیدہ کا لہجہ اس بار اس قدر معنی خیز تھا کہ میں گنگ سا رہ گیا اس کی باتوں کا مفہوم اب میری سمجھ میں آ چکا تھا لیکن میری ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ اس کی بات کا جواب دوں خاموشی سے نظریں نیچی کئے بیٹھا رہا۔

ایک بات پوچھوں شاہد صاحب؟ کچھ توقف کے بعد رشیدہ نے پوچھا۔

جی پوچھئے۔

آپ نے کبھی کسی سے محبت کی ہے۔

جی ہاں۔ میں نے دیدہ دانستہ بڑی معصومیت سے جواب دیا مجھے اپنے گھر کے ہر فرد سے بے حد محبت ہے۔

غلط سمجھے آپ۔ میرا مقصد یہ تھا کہ آپ کسی لڑکی سے پیار کرتے ہیں رشیدہ نے بڑی بے تکلفی اور بے باکی سے اپنے جملے کی وضاحت کی

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

آپ نے کسی لڑکی کو بھی دل کے قریب محسوس کیا ہے۔

جی نہیں میں نے دھڑکتے دل سے کہا۔ ابھی تک مجھے یہ سعادت نہیں حاصل ہوئی۔

ہوں تو گویا آپ موقع کی تلاش میں ہیں؟ کیوں ہے نا یہی بات۔

اگر آج آپ کا دل پڑھائی میں نہیں لگ رہا تو میں کل حاضر ہو جاؤں گا میں تیزی سے اٹھا تو رشیدہ نے انتہائی بے باکی سے میرا ہاتھ تھام کر کہا۔

ارے آپ تو لڑکیوں سے بھی زیادہ شرماتے ہیں حد ہوگئی صاحب۔

رشیدہ صاحبہ۔ میں نے ہمت کر کے کہا آپ غالباً بھول رہی ہے کہ میں آپ کا استاد ہوں۔

وہم ہے آپ کا۔ رشیدہ ڈھٹائی سے مسکرا کر بولی۔

اگر میں ڈیڈی کو مجبور نہ کرتی تو وہ آپ کو بھی اس کام پر مامور نہ کرتے

allurdupdfnovels.blogspot.com

پھر کیا۔ آپ نے مجھے محض اپنی تفریح طبع کے لئے ملازم رکھا ہے میں نے اس بار قدرے درشت لہجے میں کہا۔

جی ہاں اور اس کی وجہ صرف اتنی سی ہے کہ آپ مجھے اچھے لگتے ہیں رشیدہ نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے جواب دیا پھر ایک دم سنجیدہ ہو کر بولی شاہد چھوڑو یہ تمام باتیں بتاؤ اگر میں یہ کہوں کہ تم میرے ساتھ شادی کرلوتو تمہارا کیا جواب ہوگا۔

اس سوال کا جواب دینا مناسب نہیں سمجھتا میں نے غصے سے کہا پھر تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا رشیدہ نے جس بیہودہ انداز میں اس ذکر کو چھیڑا تھا وہ میرے لئے ناقابل برداشت تھا میں غصے میں بھرا جانے کے ارادے سے آگے بڑھا تو رشیدہ لپک کر میرے سامنے آ گئی۔

شاہد۔ اس نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تمہیں میری یہ بات ماننی ہوگی ورنہ ہوسکتا ہے کہ تم خسارے میں رہو۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

دولت سے سب کچھ خریدا جا سکتا ہے محترمہ! لیکن شاید آپ شاہد کو نہ خرید سکیں۔

یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے رشیدہ نے بگڑے ہوئے تیور سے دریافت کیا۔

جی۔ میں نے نفرت سے جواب دیا بہتر ہوگا کہ آپ اپنے لئے کسی دوسرے مناسب ٹیوٹر کا بندوبست کرلیں۔

گٹ آؤٹ۔ رشیدہ ایک دم بپھر کر بولی لیکن اتنا یاد رکھنا کہ تم نے میری پیشکش ٹھکرا کر اچھا نہیں کیا میں تمہارا جینا محال کردوں گی تم نہیں جانتے کہ تم نے کس لڑکی کو ٹھکرایا ہے میری ضد کے آگے ڈیڈی بھی ہار مانتے ہیں۔

میرے ذہن میں ایک ہیجان برپا تھا رشیدہ نے مجھے جو دھمکی دی تھی وہ انتہائی رکیک تھی میرے دل نے مشورہ دیا کہ میں اسے کھری کھری

allurdupdfnovels.blogspot.com

سنا کر چلا آؤں مگر ذہن نے اس مشورے کو قبول نہ کیا چنانچہ میں نے حقارت سے رشیدہ کے چہرے پر الوادعی نظر ڈالی پھر غصے میں کھولتا ہوا اس کی عالی شان کوٹھی سے باہر نکل آیا جہاں مجھے اس دو سو روپے کے ٹیوشن چھوٹ جانے کا ملال تھا وہاں اس بات کی خوشی بھی تھی کہ رشیدہ جلد ہی اپنے اصل روپ میں میرے سامنے آ گئی ورنہ اگر یہی صورت بعد میں پیش آتی تو حالات میرے حق میں خطرناک صورت بھی اختیار کر سکتے تھے۔

میں اپنے خیالوں میں کھویا کھویا گھر پہنچا والدہ کے ہاتھوں میں پیسے تھما دیئے پھر اپنے کمرے میں آیا بستر پر لیٹا تو ایک بار پھر میرا ذہن رشیدہ کے مسئلے میں الجھ گیا لاتعداد سوالات میرے ذہن میں کلبلا رہے تھے رشیدہ نے مجھے شادی کی پیش کش کیوں کی تھی؟ اور اگر وہ صرف مذاق تھا تو پھر اس نے مجھے دھمکی کیوں دی کیا یہ بھی امارت کی ایک شان

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہے یا پھر بے جا آزادی کا کوئی ایسا فلسفہ جو اس نے اپنے ناپختہ ذہن کے سانچے کے مطابق ڈھال لیا تھا؟ کیا رشیدہ میرے علاوہ کچھ اور لوگوں کو بھی اسی قسم کی دھمکی تو نہیں دے چکی۔؟

میں اس گتھی کو سلجھانے میں الجھتا رہا پھر جیسے اچانک تمام گرہیں آپ سے آپ کھل گئی ہوں مجھے اس فیشن ایبل لڑکے کا خیال آ گیا جو رشیدہ کا کلاس فیلو تھا اور اکثر و بیشتر رشیدہ کے ساتھ گھوما پھرا کرتا تھا ایک دو بار میں نے بھی ان دونوں کی بڑھتی ہوئی بے تکلفی کو مشتبہ نظروں سے دیکھا تھا لیکن اس وقت کچھ خیال نہیں کیا تھا مگر اب، اب میرا ذہن اس بات پر جم کر رہ گیا تھا کہ رشیدہ مجھے یقیناً قربانی کا بکرا بنانا چاہتی ہے جدید تہذیب کی غلاظت جو اس نے اپنے اوپر اوڑھ لی تھی میرے بے داغ دامن میں چھپانا چاہتی ہے اس خیال سے میرے ذہن کو جھٹکا لگا مجھے رشیدہ پر ترس بھی آیا لیکن میں نے طے کر لیا تھا کہ اب

allurdupdfnovels.blogspot.com

دوبارہ کبھی بھول کر بھی اس کی دہلیز کا رخ نہ کروں گا۔

رات بھر میں رشیدہ کے کردار کے بارے میں سوچتا رہا صبح کالج چلا گیا کالج سے واپسی کے بعد میں نے حسب معمول کچھ دیر آرام کیا پھر پڑھنے بیٹھ گیا ابھی مجھے پڑھتے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ اکبر آ گیا خلاف توقع آج وہ کچھ سنجیدہ سنجیدہ نظر آ رہا تھا میں نے وجہ دریافت کی تو اس نے سوالیہ نگاہوں سے میرے چہرے پر پھیلے ہوئے تاثرات کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

شاہد میں نے سنا ہے کہ تم نے بیرسٹر صاحب کی لڑکی کا ٹیوشن چھوڑ دیا ہے۔

ہاں میں نے جواب دیا۔

کوئی خاص وجہ تھی؟ اکبر نے پوچھا۔

مجھے اپنی پڑھائی کے لئے وقت نہیں ملتا تھا میں نے مصلحتاً جھوٹ بول

allurdupdfnovels.blogspot.com

دیا اکبر میرا بہترین دوست اور راز دار تھا لیکن میں نے یہ مناسب نہیں سمجھا کہ رشیدہ کے کردار کے بارے میں اسے کچھ بتاؤں۔

میرا جواب سن کر اکبر کچھ دیر چپ رہا پھر آہستگی سے بولا۔

شاہد خدا کرے جو کچھ میں نے سنا ہے وہ غلط ہو۔

کیا سنا ہے تم نے؟ میں نے پہلو بدل کر دریافت کیا۔

کیا یہ سچ ہے کہ رشیدہ نے تم سے شادی کرنے کو کہا تھا اکبر نے مجھے گھورتے ہوئے سوال کیا میں نے اس کے جملے کی باریکی اور گہرائی کو محسوس کیا تو مضطرب ہو کر اول تا آخر تمام باتیں اکبر کو بتا دیں وہ حیرت سے میری باتیں سنتا رہا میں خاموش ہوا تو وہ بولا۔

شاہد کیا تمہیں یقین ہے کہ رشیدہ اپنے گناہوں کو تمہارے سر تھوپنا چاہتی ہے۔؟

ممکن ہے میرا اندازہ غلط ہو لیکن یہ بات اپنی جگہ طے ہے کہ وہ کردار

allurdupdfnovels.blogspot.com

کے معاملے میں مشتبہ ہے اس کی خاصیت اس کچے موم کی طرح ہے جو ایک ذرا سی تپش پا کر باآسانی پگھل سکتا ہے اس کے تیور مجھے کبھی اچھے نہیں معلوم ہوئے۔

مجھے تمہارے بیان پر صدفی صد اعتبار ہے میرے دوست مگر یہ جو کچھ بھی ہوا بہت برا ہوا۔

کیوں؟ میں نے تعجب سے پوچھا اس میں آخر میرا کیا قصور ہے۔

تم نہیں جانتے کہ حالات کس قدر سنگین صورت اختیار کر گئے ہیں اکبر نے سنجیدگی سے کہا پھر بولا۔ شاہد میری مانو تو کچھ دنوں کے لئے تم اس شہر سے کہیں دور ہٹ جاؤ۔

وہ کس لئے؟ میں نے حیرت سے پوچھا۔

اس لئے کہ تم حالات کا مقابلہ نہ کر سکو گے۔

کیا حالات حالات کی رٹ لگا رکھی ہے کچھ بتاؤ تو سہی کہ آخر بات کیا

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہے۔؟

اکبر نے فوراً ہی کوئی جواب نہ دیا میں محسوس کر رہا تھا کہ وہ حالات کی نوعیت بیان کرنے سے گریز کر رہا ہے کیوں؟ یہ مجھے نہیں معلوم بہر حال اس کی آنکھوں میں میرے لئے ہمدردی اور محبت کا بھرپور جذبہ موجود تھا میں بڑی بے چینی سے حالات کی تہہ تک پہنچنے کا منتظر تھا۔

لیکن اکبر بہت متفکر معلوم ہوتا تھا کچھ دیر تک میں اس بات کا منتظر رہا کہ اکبر گفتگو شروع کرے لیکن جب اس نے چپ سادھے رکھی تو میں ضبط نہ کر سکا اکبر کو مخاطب کر کے بولا۔

کیا تم چاہتے ہو کہ میں حالات سے بے خبر رہوں اور اندھیرے میں کسی خطرے سے دوچار ہو جاؤں۔

آج دوپہر رشیدہ اسکول سے واپسی پر میرے گھر آئی تھی اکبر نے آہستہ سے کہا جانتے ہو اس نے مجھ سے تمہارے بارے میں کیا کہا

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہے اس کا بیان ہے کہ تم نے اس کی عزت پر ڈاکا ڈالا ہے اور بلیک میل کرنے کی دھمکی دے کر مہینے بھر تک اس کی مجبوریوں سے ناجائز فائدہ اٹھاتے رہے ہو اور اب جب اس نے تم سے شادی کی درخواست کی تو تم نے اس کی مدد کرنے کے بجائے اس سے منہ پھیر لیا۔

رشیدہ بے شرم اور بیہودہ ہے میں بپھر اٹھا میرا چہرہ سرخ ہو گیا میں نے مٹھیاں بھینچ کر کہا میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ اپنی سطح سے اس قدر گر چکی ہو گی اس نے جو بکواس کی ہے وہ سراسر بہتان ہے وہ اپنی ناکامی کا بدلہ لینا چاہتی ہے ننگ خاندان۔

مجھے یقین ہے کہ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔

اور اس کے باوجود تمہارا مشورہ ہے کہ میں اس بے بنیاد الزام کی تردید کرنے کے بجائے ایک مجرم کی طرح حالات سے خوفزدہ ہو کر

allurdupdfnovels.blogspot.com

میدان چھوڑ دوں میں نے تیزی سے کہا اب تک تو میں خاموش تھا۔
لیکن اب میں پہلی فرصت میں بیرسٹر سے مل کر اسے بتا دوں گا کہ
رشیدہ مجھے غریب سمجھ کر جو الزامات میرے سر تھوپنے کی کوشش کر رہی
ہے اس کی ذمے داری حامد پر عائد ہوتی ہے جو رشیدہ کو دن رات اپنی
کار میں لئے اڑتا پھرتا ہے۔

یہ تم دوسری حماقت کرو گے اکبر نے مجھے سمجھاتے ہوئے کہا یہ ہو سکتا
ہے رشیدہ نے ابھی ان باتوں کا تذکرہ اپنے والد سے نہ کیا ہو لیکن اگر
یہ بات ان کے علم میں تمہارے ذریعے آ گئی تو وہ اپنی امارت کے نشے
میں تمہارے ہی اوپر چڑھ دوڑیں گے۔

اکبر دیر تک مجھے حالات کے نشیب و فراز کے بارے میں سمجھاتا رہا
اس کی بات معقول تھی۔

میں نے وعدہ کر لیا کہ جب تک دوسری طرف سے پہل نہ ہو گی میں

allurdupdfnovels.blogspot.com

اپنے جذبات قابو میں رکھوں گا اکبر نے مجھے یہ بھی بتایا کہ رشیدہ صرف اس مقصد سے اس سے ملی تھی کہ ایک دوست کے رشتے سے وہ مجھے رشیدہ کے ساتھ شادی کر لینے پر مجبور کر سکے صاف لفظوں میں اس نے اکبر کے ذریعے ایک بار پھر مجھے دھمکی دی تھی کہ اگر میں نے اس کی پیشکش قبول نہ کی تو حالات میرے حق میں اچھے ثابت نہ ہوں گے۔

اکبر کے جانے کے بعد بھی میں اسی سلسلے میں سوچتا رہا پھر یہ سوچ کر ان باتوں کو ذہن سے جھٹک دینے کی کوشش کی کہ جب میں نے کچھ کیا ہی نہیں تو خواہ مخواہ پریشان ہونے سے فائدہ۔ جب کوئی بات سامنے آئے گی تب دیکھا جائے گا اس فیصلے کے بعد میں مطمئن ہو گیا اور دوبارہ کتابوں کی ورق گردانی میں مشغول ہو گیا۔

ایک ہفتے تک کوئی ایسی قابل ذکر بات نہیں ہوئی جو میرے سکون کو

allurdupdfnovels.blogspot.com

درہم برہم کر سکتی رشیدہ اکبر سے دوبارہ نہیں ملی۔ نہ ہی بیرسٹر کے گھر سے کوئی خبر آئی اس کے روزمرہ کے معمول میں کوئی فرق نہیں آیا تھا پہلے کی طرح وہ اب بھی بڑی آزادی کے ساتھ حامد سے تعلقات استوار کئے ہوئی تھی مجھے ان اطلاعات سے مزید تقویت ہو گئی میں نے اپنے تئیں یہی نتیجہ اخذ کیا کہ رشیدہ نے محض دھمکی دے کر مجھے اپنے جال میں پھانسنا چاہا تھا لیکن جب اسے مایوسی ہوئی تو اس نے اپنا رخ دوسری طرف پھیر لیا مجھے خوشی تھی کہ مفت کی بلا سے نجات مل گئی لیکن میرا یہ خیال پندرہ روز بعد ریت دیوار کی مانند ڈھے گیا جب رشیدہ نے محلے کے ایک بچے کے ہاتھ مجھے ایک فیصلہ کن خط بھجوایا میں نے خط کا مضمون پڑھا تو ایک لمحے کے لئے مجھے پسینہ آ گیا رشیدہ نے مجھے اس خط کے ذریعے صرف ایک روز کی مہلت دی تھی اور مجھ پر بے شمار بیہودہ اور گھناؤنے الزامات بڑی بے باکی سے تراشے تھے

allurdupdfnovels.blogspot.com

کہ اگر اب بھی میں نے اس کے ساتھ شادی کرنے سے انکار کیا تو وہ تمام باتیں اپنے ڈیڈی کو بتا دے گی اور اپنے ساتھ ساتھ مجھے بھی لے ڈوبے گی۔

خط کا مضمون اس قدر اخلاق سوز تھا کہ بے قصور ہونے کے باوجود مجھے جھرجھری آ گئی میں اکبر سے مشورہ کرنے اس کے گھر پہنچا تو معلوم ہوا کہ وہ دو روز کے لئے اپنی خالہ کے پاس گاؤں گیا ہوا ہے اکبر کی طرف سے مایوس ہو کر میں نے سوچا کہ کیوں نہ راشد حسین سے مل کر انہیں حقیقت حال سے آگاہ کر دیا جائے مگر یہ ارادہ بھی اس خیال سے ترک کر دیا کہ مجھے یقین تھا کہ وہ اپنی بیٹی کے مقابلے میں میری باتوں پر کبھی یقین نہ کریں گے چنانچہ میں نے ایک بار پھر یہی فیصلہ کر کے خود کو مطمئن کرنے کی کوشش کی کہ قبل از وقت ذہن کو نہ الجھایا جائے بلکہ موقع آنے پر حالات سے ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے ہر

allurdupdfnovels.blogspot.com

چند کہ میں نے یہ فیصلہ کر لیا تھا لیکن کوئی نا معلوم سا خدشہ ایسا ضرور تھا جو مجھے پریشان کئے ہوئے تھے اگلا دن میں نے کس طرح گزارا یہ میرا دل ہی جانتا ہے تیسرے روز میں نے گھر سے نکلنا مناسب نہیں سمجھا اور طبیعت کی ناسازی کا بہانا بنا کر گھر پر رک گیا صبح سے قسم قسم کے واہمے پریشان کر رہے تھے نہ جانے کیوں میں خود کو بزدل محسوس کر رہا تھا جب کہ میرا دل اور میرا خدا اس بات کا گواہ تھا کہ میں نے رشیدہ کے جسم کو کبھی چھوا تک نہ تھا بہر حال کچھ انجانے خطرے ایسے ضرور تھے جو مجھے بے چین کئے ہوئے تھے میں نے کئی بار خود کو دلاسہ دیا کہ رشیدہ کا خط دھمکی کے سوا کوئی حقیقت نہیں رکھتا لیکن دل تھا کہ دھڑکے جاتا تھا۔

نو بجے والد صاحب اپنے کام پر چلے گئے تو میں اپنی باہر والی مختصر سی بیٹھک میں آ گیا اور یونہی وقت گزاری کے لئے کتاب کے صفحات

allurdupdfnovels.blogspot.com

الٹنے پلٹنے لگا گیارہ بجے کے قریب دروازے پر کسی نے دستک دی تو میرا دل دھک سے رہ گیا ایک لمحے کے لئے میں نے سوچا کہ والدہ سے کہوں کہ وہ دیکھ لیں کہ کون آیا ہے لیکن پھر مجھے اپنی بزدلی پر غصہ آ گیا چنانچہ میں نے دل کی دھڑکنوں پر قابو پایا اٹھا اور لرزتے ہوئے ہاتھوں سے دروازے کی کنڈی کھول دی باہر میرے والد کے دفتر کا ایک چپڑاسی کھڑا تھا جو ایک دو بار پہلے بھی والد صاحب کے پاس آ چکا تھا چپڑاسی نے مجھے دیکھ کر ادب سے سلام کیا پھر اپنے ہاتھ میں دبی ہوئی گٹھڑی میرے حوالے کرتے ہوئے بولا بڑے صاحب نے کچھ ضروری چیزیں بھیجی ہیں انہیں احتیاط سے رکھ لیں۔

میرے دل میں کوئی چور نہیں تھا اس لئے میں نے چپڑاسی سے گٹھڑی لے کر الماری میں بند کر دی اور دروازے کو کنڈی لگا کر دوبارہ کتاب کی ورق گردانی کرنے لگا بمشکل آدھا گھنٹہ گزرا ہو گا کہ دروازے پر

allurdupdfnovels.blogspot.com

پھر دستک سنائی دی اس بار دستک کی آواز خاصی تیز تھی میں کتاب بند کر کے جلدی سے اٹھا اور دروازہ کھول دیا لیکن دوسرے ہی لمحے میری نگاہوں کے نیچے اندھیرا اچھل گیا دروازے پر ایک پولیس انسپکٹر اور چھ سپاہیوں کی جھلک دیکھتے ہی میرے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا میں حواس باختہ ہو گیا اور دل کی دھڑکنیں اتنی تیز ہو گئیں کہ ان کی آواز میرے کانوں تک پہنچ رہی تھی۔

شاہد علی تمہارا نام ہے انسپکٹر نے کرخت لہجے میں پوچھا تو میرے رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے۔

جی جی ہاں مم..........میرا ہی نام شاہد علی ہے میں نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔

صورت ہی سے چور اچکے معلوم ہوتے ہو انسپکٹر سرد لہجے میں بولا پھر

allurdupdfnovels.blogspot.com

مجھے دھکا دیتا ہوا اندر آ گیا سپاہی بھی اس کے پیچھے تھے میں نے اس اقدام پر احتجاج کرنا چاہا لیکن آواز میرے حلق میں گھٹ کر رہ گئی۔

کیا تم سیدھی طرح نہیں بتاؤ گے کہ وہ زیورات اور نقدی تم نے کہاں چھپائی ہے جو تم نے بیرسٹر راشد حسین کے گھر سے چوری کئے ہیں۔ انسپکٹر نے اندر آ کر مجھے خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھا تو میں لرز کر بولا۔

یہ......یہ جھوٹ ہے سب۔........مم میں نے کبھی چوری نہیں کی۔

ابھی معلوم ہو جائے گا انسپکٹر نے کہا پھر سپاہیوں کو گھر کی تلاشی لینے کا حکم دیا۔

میں بری طرح بوکھلایا ہوا تھا پھر بھی مجھے یقین تھا کہ انسپکٹر کو اپنے ارادے میں مایوسی ہو گی لیکن پھر اس گٹھڑی کو کھولا گیا جو کچھ دیر پیشتر والد کا چپڑاسی دے گیا تھا گٹھڑی کھلتے ہی میرا دل ڈوبنے لگا میری

allurdupdfnovels.blogspot.com

نظریں ان قیمتی اور جھلملاتے ہوئے زیورات اور نقد رقم پر سحر زدہ انداز میں جم کررہ گئیں جو گٹھڑی سے برآمد ہوئے تھے مجھ پر جیسے سکتہ طاری ہو گیا تھا۔

نتیجہ ظاہر تھا مجھے راشد حسین کے گھر چوری کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا میں نے اپنی بے گناہی کا یقین دلانا چاہا لیکن لاتوں اور گھونسوں سے میری زبان بند ہو کر دی گئی میری والدہ اور بہن کو میرے کمرے میں کھیلے جانے والے ڈرامے کا علم ہوا تو گھر میں کہرام مچ گیا میری والدہ غش کھا کر گر پڑیں محلے کی کچھ عورتوں نے انہیں سنبھالا کچھ میری بہن کو پکڑے ہوئے تھیں جو میری گرفتاری پر پچھاڑیں کھا رہی تھیں محلے کے درمیانہ طبقے کے لوگوں نے جو مجھ سے واقف تھے میرے بارے میں انسپکٹر کو ہر طریقے سے یقین دلایا لیکن سب بے سود تھا مال برآمد ہو چکا تھا والد صاحب کے دفتر کے اس

allurdupdfnovels.blogspot.com

چپڑاسی کو بلوایا گیا جس نے مجھے گھڑی لا کر دی تھی لیکن وہ صاف مکر گیا اس کے افسر سے رابطہ کیا گیا تو اس نے بھی چپڑاسی کی طرف داری کرتے ہوئے یہی بیان دیا کہ چپڑاسی ایک سیکنڈ کے لئے بھی دفتر سے کہیں باہر نہیں گیا تھا۔

میرے خلاف جو جال بچھایا گیا تھا میں اس میں پوری طرح سے پھنس چکا تھا میری والد کو چپ سی لگ گئی تھی وہ مجھے خالی خالی نظروں سے تکے جا رہے تھے غیر اور شرمندگی کے ملے جلے تاثرات ان کی اداس آنکھوں سے مترشح تھے بے بسی نے ان کی زبان پر تالے ڈال دیئے تھے جتنی دیر تک انسپکٹر کاغذات کی تیاری میں مصروف رہا والد صاحب برابر مجھے گھورتے رہے پھر جب جائے وقوع کارروائی مکمل ہوئی اور پولیس مجھے لے جانے لگی تو میرے والد کی مجبور آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے انہوں نے بڑے پیار سے آگے بڑھ کر مجھے اپنے

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

کشادہ سینے سے لگالیا اور بھرائی آواز میں بولے۔

ہمت سے کام لینا میرے بچے جس کا کوئی نہیں ہوتا خدا اس کی مدد ضرور کرتا ہے۔

میری ہچکیاں بندھ گئی تھیں اندر سے میری مجبور بہن کی دل ہلا دینے والی چیخ و پکار جاری تھی لیکن میں ایک نظر اسے دیکھنے سے بھی قاصر تھا انسپکٹر کی اشارے پر سنگدل سپاہیوں نے میرے والد کو کھینچ کر مجھ سے علیحدہ کیا پھر مجھے گھسیٹتے ہوئے باہر لے جا کر جیپ میں ڈال دیا محلے کے جن افراد کے سامنے میں ہمیشہ سر بلند رہتا تھا آج ان کے سامنے میں ہتھکڑیاں پہنے مجرموں کی طرح جا رہا تھا۔

میرے والد نے اپنی غربت کے باوجود مجھے بچانے کے لئے بہت ہاتھ پاؤں مارے وکیل کی فیس ادا کرنے کی خاطر انہوں نے اپنا آخری سہارا وہ مکان بھی بیچ ڈالا جس میں ہم لوگوں نے زندگی گزار

allurdupdfnovels.blogspot.com

دی تھیں لیکن ان کی یہ تمام کوششیں رائے گاں گئیں اکبر نے بھی اپنی
بساط کے مطابق مجھے بچانے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن قانون کے پاس
میرے خلاف تمام ثبوت موجود تھے چنانچہ مجھے سات سال قید
بامشقت کی سزا سنا دی گئی جس دن مجھے سزا سنائی گئی اس دن میرے
گھر کے سب افراد عدالت میں موجود تھے مجسٹریٹ نے جب سزا
سنائی تو میری والدہ بے ہوش ہو کر ایسی گریں کہ پھر کبھی نہ اٹھ سکیں
میری بہن ماں کی لاش سے لپٹ کر تڑپنے لگی میرے والد اپنے
آنسوؤں کے طوفان کو روکتے کبھی میری طرف دیکھتے کبھی میری بہن
کی طرف اور کبھی اس سہارے کی طرف جوان کا ساتھ چھوڑ چکا تھا۔
مجھے بس دس منٹ کی مہلت دی گئی کہ میں اپنی ماں کے سرد ہوتے
ہوئے جسم سے لپٹ کر آخری بار آنسوؤں کا نذرانہ پیش کر سکوں اس
کے بعد مجھے جیل کی گاڑی میں بیٹھا کر جیل خانے کی طرف روانہ کر دیا

allurdupdfnovels.blogspot.com

گیا میرے دل پر جو کچھ گزر رہی تھی اسے بیان کرنا میرے بس سے

باہر ہے۔

میرے والد نے امید کا دامن نہیں چھوڑا انہوں نے ہائیکورٹ میں ماتحت عدالت کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کر دی لیکن آٹھ مہینے بعد انہیں یہاں بھی مایوسی ہوئی والدہ کی موت اور میری سزا نے میرے بوڑھے والد کی کمر توڑ دی تھی ایک بہن تھی جس کی خاطر وہ ایک زندہ لاش کی صورت جینے پر مجبور تھے لیکن ایک دن یہ مجبوری بھی ختم ہوگئی مجھے اپنے والد اور ہمشیرہ کی موت کی جانکاہ اطلاع اکبر کی زبانی ملی اکبر کے بیان کے مطابق کچھ شرپسند غنڈوں نے میری بہن کی مجبوریوں کو دن دہاڑے لوٹ لیا تھا میری بہن خوددار تھی وہ اس بدنامی کے داغ کو برداشت نہ کر سکی اسی وقت بازار جا کر نیلا تھوتھا لائی اور اسے کھا کر ابدی نیند سو گئی میری بہن نے ثابت کر دیا تھا کہ وہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

بز دل نہیں بلکہ بڑے دل گردے کی مالک ہے ورنہ اپنی زندگی خود اپنے ہاتھوں کون لے سکتا ہے؟ شام کو والد صاحب محنت مزدوری کر کے تھکے ماندے گھر لوٹے اور جوان بیٹی کی لاش کو دیکھا تو ان کی برداشت کا پیمانہ چھلک اٹھا حلق پھاڑ کر انہوں نے آخری بار اپنی بیٹی کو آواز دی اور پھر خود بھی اس سے جا ملے۔

اکبر کی زبانی بہن اور باپ کی موت کی اطلاع پا کر اول تو میں پھوٹ پھوٹ کر رو دیا جس سے مجھے بے حد سکون ملا یوں جیسے دریا کی موجوں کے تلاطم میں اچانک ٹھہراؤ آ گیا ہو اب مجھے اپنی ذات کے سوا کسی کا غم نہیں تھا اب میری معصوم بہن کو بھی میری وجہ سے کوئی تکلیف نہیں ہو سکتی تھی میرے والد نے بھی اپنی منزل کو پا لیا تھا اب میں تنہا تھا ہر معاملے میں ہر طرح آزاد لیکن میرا ذہن اب بھی الجھا ہوا تھا میری سوچوں کے زاویے والدین اور بہن کی طرف سے تو بدل

allurdupdfnovels.blogspot.com

گئے تھے لیکن راشد حسین اور رشیدہ کا خوفناک تصور ایک لمحے کے لئے بھی مجھ سے دور نہ ہو سکا۔ یہی وہ لوگ تھے جو میرے خاندان کی بربادی کا سبب بنے تھے انہی کی وجہ سے میری ضعیف ماں مجھ سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئی میری معصوم بہن کی عصمت پر ڈاکا پڑا تھا اور بوڑھے باپ نے خود کو اس پر سے قربان کر دیا صرف میں زندہ رہ گیا گردِ کارواں کی طرح۔ ورنہ منزل کے سارے نشانات تو وقت کی آندھی نے ملیا میٹ کر دیئے تھے ابھی مجھے زندہ رہنا تھا اپنے ناکردہ گناہوں کی سزا پوری کرنے کی خاطر ورنہ قانون کے تقاضے کون پورے کرتا اگر میں بھی مر جاتا تو رشیدہ اور اس کے والد کا مشن بھی تو ادھورا رہ جاتا۔

سات سال...........جی ہاں سات سال جسے تحریر میں لانا بڑا سہل ہے انگلیوں پر سات تک گننا بھی بڑا آسان ہے لیکن اس طویل عرصے

allurdupdfnovels.blogspot.com

کی صعوبتوں کو صرف وہی شخص محسوس کر سکتا ہے جس نے آزادی کی امید میں ایک ایک لمحہ اور ایک ایک پل گن گن کر گزارا ہو جن لوگوں پر یہ افتاد نہیں پڑی وہ ہمدردی کا اظہار تو کر سکتے ہیں لیکن ان لمحات کی بے چینی اور کرب کا اندازہ نہیں لگا سکتے جو سزا بھگتنے والوں پر بیتے ہیں۔

میں نے اپنی زندگی کے ساتھ سال جس طرح گزارے وہ میرا دل ہی جانتا ہے ان سات سالوں میں مجھے بڑے بڑے تجربات ہوئے قسم قسم کے چورا چکوں اور ڈاکوؤں سے میرا واسطہ پڑا بڑے بڑے قاتلوں کو میں نے بہت قریب سے دیکھا ان قاتلوں کے لئے زندگی کی کوئی اہمیت نہ تھی ان کی آنکھوں میں میں نے ہمیشہ خون تیرتے دیکھا تھا ان کی چہرے بہت بہت خطرناک ہوتے اتنے خطرناک کہ جیل کے محافظ بھی ان کے قریب جاتے ہوئے گھبراتے تھے چنانچہ اس ماحول میں سات سال تک میں انوکھے اور غیر معمولی تجربے

allurdupdfnovels.blogspot.com

حاصل کرتا رہا میں نے یہی اخذ کیا کہ طاقت اور دولت دنیا میں سب سے بڑے ہتھیار ہیں یہ اگر حاصل ہو جائیں تو مشکلیں مشکلیں نہیں رہتی۔ یہ تجربات میرے لئے مشعل راہ تھے میں نے اپنے ساتھ قیمتی سالوں کو برباد کر کے زندہ رہنے کا گر پالیا تھا میں نے طے کر لیا تھا کہ جیل سے باہر جا کر زندگی ایک نئے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کروں گا۔

جس روز مجھے جیل سے رہائی ملی اس روز اکبر مجھے لینے کے لئے وہاں موجود تھا میرا عزیز دوست جس نے سات سال تک متواتر میرا خیال رکھا تھا میں اس کے ہمراہ کھلی فضا میں آیا تو نہ جانے کیوں مجھے ہر شے بدلی بدلی نظر آ رہی تھی یا پھر ممکن ہے کہ میں نے انہیں بدلی ہوئی نظروں سے دیکھا تھا۔

اکبر مجھے جیل سے سیدھا اپنے گھر لے گیا میں جب اپنے گھر کے

allurdupdfnovels.blogspot.com

قریب سے گزرا تو ماضی کی تلخ یادیں تازہ ہو گئیں اپنے والدین اور بہن کو یاد کر کے میری آنکھیں بھر آئیں میں سسکنے لگا لیکن مجھے اپنی بزدلی پر غصہ آ گیا میں نے یہ سوچ کر جلدی سے اپنے آنسو پونچھ لئے کہ اگر پہلے ہی قدم پر ہی لڑکھڑا گیا تو اپنے عزائم کیسے پورے کروں گا مجھے ماضی کی ایک ایک بات سے نفرت کرنی تھی ہر شے کو بھول جانا تھا سوائے رشیدہ اور اس کے والد کے اب مجھے اس بات پر کوئی دکھ یا افسوس نہ تھا کہ ان سات سالوں میں دنیا میرے لئے اجنبی ہو گئی تھی میں اپنے محلے میں جانے پہچانے چہروں کے درمیان سے گزر رہا تھا لیکن خود میرا چہرہ غالباً ایسا بدل گیا تھا کہ کوئی مجھے شناخت نہ کر سکا بس ایک نظر لوگوں نے میری بڑھی ہوئی داڑھی اور مونچھوں پر ڈالی اور یوں میرے قریب سے گزر گئے جیسے راہ گیر ایک دوسرے کے قریب سے گزر جاتے ہیں میں نے اکبر کو بطور خاص تاکید کر دی تھی کہ وہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

میرے بارے میں کسی کو کچھ نہ بتائے میری خواہش تھی کہ دنیا والے مجھے بھول جائیں تا کہ میں ان کے درمیان ایک نیا جنم لے سکوں۔

اکبر کے گھر جا کر میں نے ایک عرصے بعد خوب آرام کیا شام کو غسل کر کے باہر آیا تو اکبر موجود تھا ہم دونوں ایک قریبی پارک میں جا بیٹھے اکبر نے میرے دریافت کرنے پر رشیدہ کا ذکر شروع کیا اس کے بیان کے مطابق جن دنوں مکر و فریب کی اس پتلی نے مجھ سے شادی کی درخواست کی تھی ان دنوں وہ بطن سے تھی مجھے سزا ہو گئی تو راشد حسین نے پہلے چوری چھپے ایک دوسرے شہر جا کر معاملہ رفع دفع کیا پھر درمیانہ طبقے کے ایک لڑکے سے اس کی شادی کر دی اور ان دونوں کو بیرون ملک بھیج دیا جس لڑکے سے رشیدہ کی شادی ہوئی تھی وہ ڈاکٹری کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن اس کے والدین تعلیم کے بھاری اخراجات اٹھانے سے قاصر تھے راشد حسین نے لڑکے

allurdupdfnovels.blogspot.com

کے والدین سے بات چیت طے کی اور اپنے اخراجات پر اسے باہر بھیجنے کا سودا کرلیا اس طرح رشیدہ کا بوجھ بہ آسانی سے سر سے اتر گیا۔ شادی کے پانچ سال بعد جب لڑکے نے ڈاکٹری کی تعلیم مکمل کرلی تو راشد حسین نے اسے واپس بلانا چاہا لیکن بیٹی اور داماد کی مرضی واپس آنے کی نہ تھی اس لئے انہوں نے اصرار نہیں کیا اکبر نے مجھے یہ بھی بتایا کہ رشیدہ اس کا شوہر ہر سال ایک ماہ کے لئے اپنے اپنے والدین سے ملنے کی خاطر آتے ہیں میں کرید کرید کر اکبر سے اس سلسلے میں معلومات حاصل کرتا رہا میں نے طے کرلیا تھا کہ اس خاندان کے ایک ایک فرد سے گن گن کر بدلہ لوں گا جو میرے اور میرے گھرانے کی بربادی کا باعث بنا تھا۔

پارک میں ہم بہت دیر تک بیٹھے دنیا جہاں کی باتیں کرتے رہے اکبر کے استفسار پر جب میں نے اسے اپنے مستقبل کے پروگرام سے

allurdupdfnovels.blogspot.com

آگاہ کیا تو وہ مجھے یوں دیکھنے لگا جیسے اسے میری صحیح الدماغی پر شبہ ہو لیکن جب اس نے مجھے سنجیدہ پایا تو مجھے سمجھانے بجھانے لگا اس نے مجھے میرے ارادوں سے باز رکھنے کی خاطر ہر طرح سمجھایا بڑی بڑی قسمیں دیں لیکن میں ٹس سے مس نہ ہوا لیکن جب اکبر نے مجھے میرے والدین اور میری معصوم بہن کی روح کا واسطہ دیا تو میں مجبور ہو گیا میں نے تڑپ کر اکبر سے کہا۔

میرے دوست! آج تو تم نے مجھے والدین اور بہن کی قسم کھلوائی مگر آئندہ کبھی ایسا مت کرنا۔

میں جانتا ہوں شاہد کہ تمہارے اوپر ظلم ہوا ہے لیکن مرد وہی ہے جو حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کرے.........تم یقیناً جدو جہد کرنے کے بعد اپنا کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل کر لو گے۔

اکبر کی دی ہوئی قسم سے مجبور ہو کر میں نے اپنا ارادہ تبدیل کر دیا میں

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

نے سوچا کہ کیوں نہ محنت کر کے معاشرے میں اپنا مقام پیدا کروں
اور پرسکون زندگی گزار دوں لیکن میں اپنی کوششوں میں کامیاب نہ ہو
سکا دو وقت کی روٹی حاصل کرنے کے لئے میں نے معمولی سی ملازمت
کرنی چاہی اکبر نے اس سلسلے میں میری حتیٰ الامکان مدد کی لیکن
ہماری کوشش رائے گاں گئیں میں جہاں بھی گیا مجھے دھتکار دیا گیا
گورنمنٹ کی ملازمت سے مایوس ہو کر میں نے نجی اداروں میں
قسمت آزمائی کی لیکن ایک چور اچکے کو کوئی بھی ملازمت دینے پر آمادہ
نہ ہوا معاشرے میں میرے لئے کوئی مقام باقی نہ رہا تھا میرے پاس
سوائے اس کے کوئی راستہ نہ تھا کہ میں غلط راہوں کو اپنا لوں اور اس
سانچے میں خود کو ڈھال لوں جس میں حالات نے مجھے بے بس کر
کے جکڑ دیا تھا اکبر نے ٹکڑوں پر آخر کب تک زندگی گزاری جا سکتی
تھی؟ اور مجھے یہ بھی منظور نہ تھا کہ میری وجہ سے لوگ میرے عزیز

allurdupdfnovels.blogspot.com

دوست پر بھی انگلیاں اٹھائیں مجھے اپنے ناکردہ گناہوں کی جو سزا ملی تھی میں اس میں اپنے دوست کو شریک نہیں کرنا چاہتا تھا چنانچہ ایک روز میں نے اکبر سے صاف صاف کہہ دیا کہ اب میں کسی قیمت پر بھی اس مکان پر نہیں رہ سکتا اکبر نے جو مجھے بھائیوں سے بڑھ کر عزیز رکھتا تھا مجھے بہت سمجھایا لیکن جب میں اپنی ضد پر اڑا رہا تو اس نے مجھے غلط راستوں پر بھٹکنے سے باز رکھنے کے لئے ایک نئی چال چلی کچھ سوچ کر بڑی سنجیدگی سے بولا۔

حالات کے پیش نظر تم نے جو فیصلہ کیا ہے میں اسے غلط نہیں کہتا مگر جہاں تم نے مجھے اپنا عزیز سمجھ کر میری اتنی باتیں مانی ہیں وہاں صرف ایک بات اور مان لو اس کے بعد بھی اگر حالات تمہارے حق میں ساز گار نہیں ہوتے تو پھر میں تمہیں دوبارہ کبھی کسی بات سے منع نہیں کروں گا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

کیا تمہارا خیال ہے کہ میں دنیا والوں کو اپنی بے گناہی کا یقین دلانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

انسان کوشش کرے تو ہر مشکل آسان ہو سکتی ہے میرے دوست اکبر نے مجھے سمجھایا تو میں زہر خند سے بولا۔

تم حالات کو میری نہیں بلکہ اپنی نظروں سے دیکھ رہے ہو اکبر۔ اگر دنیا والوں کی نظروں سے تم بھی مجھے دیکھو تو کیا عجب ہے کہ تمہیں بھی مجھ سے کوئی ہمدردی باقی نہ رہے۔

بھاڑ میں جائیں دنیا والے۔ میں تمہیں مشورہ دوں گا کہ تم اللہ والوں سے دعا کے طالب بنو بہت سی باتوں کا علاج دنیا والوں کے بجائے اللہ کے برگزیدہ بندوں کے پاس ہوتا ہے۔

میں سمجھا نہیں۔

اصل میں بات یہ ہے کہ میں تمہیں اللہ کے ایک برگزیدہ بندے سے

allurdupdfnovels.blogspot.com

ملانا چاہتا ہوں جس نے دنیا کو تج دیا ہے اور دن رات خدا کی عبادت میں مشغول رہتا ہے مجھے قوی امید ہے کہ اگر وہ بزرگ تمہارے حق میں دعا کریں تو تمہاری قسمت بدل سکتی ہے اکبر نے سنجیدگی سے کہا میرے کہنے سے تم صرف ایک بار ان سے مل لو۔

ان باتوں سے کوئی فائدہ نہ ہوگا اکبر، میں نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا تم مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔

قبل از وقت تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ ان بزرگ سے مل کر تمہیں کوئی فائدہ نہ ہوگا جب کہ میں ان کے بارے میں بے شمار عجیب وغریب باتیں سن چکا ہوں بلکہ میں نے تو یہاں تک سن رکھا ہے کہ جو بات وہ کہہ دیں پتھر کی لکیر ثابت ہوتی ہے لوگوں میں تو یہاں تک مشہور ہے کہ وہ انسان نہیں بلکہ فرشتہ ہیں اور ان کے قبضے میں کچھ ایسی طاقتیں بھی موجود ہیں جن کے ذریعے وہ لوگوں کی تقدیر بھی بدل سکتے ہیں۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں خاموش رہا تو اکبر نے مجھے ان بزرگ کے بارے میں تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

میں جن بزرگ کا تذکرہ کر رہا ہوں وہ یہاں سے چار میل دور آبادی سے ذرا ہٹ کر جو پہاڑی ہے اس پر ایک نیم پختہ سی کوٹھڑی میں رہتے ہیں میں نے لاتعداد افراد کی زبانی ان کے کرشموں اور معجزوں کے بارے میں سنا ہے ہزاروں لوگ ان کی برکتوں سے فیض یاب ہو چکے ہیں۔ عقیدت مندوں کی اچھی خاصی تعداد دن بھر ان کے گرد جمع رہتی ہے جن میں غریب اور امیر دونوں ہی ہوتے ہیں لیکن مغرب کے بعد کوئی اس پہاڑی کا رخ نہیں کرتا میاں صاحب نے اپنے تمام عقیدت مندوں کو تاکید کر رکھی ہے کہ مغرب کے بعد کوئی نہ تو ان سے ملنے کی کوشش کرے اور نہ ہی ان کے سکون میں خلل انداز ہو۔ ان بزرگ کا اصلی نام شیخ عنایت اللہ ہے لیکن چھوٹے بڑے سب انہیں

allurdupdfnovels.blogspot.com

میاں صاحب کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

ان کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ کسی زمانے میں پولیس کے محکمے میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کی عہدے پر تھے بڑے ہی رنگین مزاج اور یار باش تھے ہر وقت یاروں کی محفل میں بیٹھے شراب اور شباب کی مستیوں سے دل بہلاتے رہتے تھے لیکن ایک واقعہ ایسا پیش آیا جس نے انہیں اللہ سے قریب کر دیا ان دنوں عنایت اللہ صاحب زنا بالجبر کے کسی کیس میں تفتیش پر مامور تھے اس کیس میں کچھ پیچیدگیاں ایسی تھیں کہ عنایت اللہ صاحب بھی اسے حل نہ کر سکے چنانچہ انہوں نے اپنے اعلیٰ افسروں سے اس بات کی اجازت مانگی کہ عورت کو جسے اس کے ورثا کے بیان کے مطابق ہوس کا نشانہ بنانے کے بعد قتل کر کے دفنا دیا گیا تھا دوبارہ قبر سے نکالا جائے اور از سر نو اس کی لاش کا پوسٹ مارٹم کرایا جائے عورت کے گھر والوں کو اس پر کوئی اعتراض نہ تھا اس

allurdupdfnovels.blogspot.com

لئے عنایت اللہ کو افسروں کی جانب سے لاش قبر سے نکالنے اور نئے سرے سے پوسٹ مارٹم کرانے کی اجازت مل گئی جس روز یہ اجازت ملی اسی روز ڈپٹی صاحب اپنے ایک ماتحت سب انسپکٹر ایک جمعدار اور چار سپاہیوں کے ہمراہ پولیس ایمبولینس لے کر قبرستان جا پہنچے اور اپنی نگرانی میں قبر کھدوائی شروع کر دی لاش دفنائے بیس روز گزر چکے تھے پولیس والوں نے اس خیال سے اپنی اپنی ناک اور منہ پر رومال باندھ رکھا تھا کہ کہیں لاش کا تعفن یا جراثیم انہیں متاثر نہ کریں لیکن جس وقت قبر کھودی گئی اس وقت پولیس والوں کو ایسا منظر نظر آیا جسے دیکھ کر ان کی عقلیں خبط ہو گئیں تین کانسٹیبل اور سب انسپکٹر جائے وقوع پر ہی دہشت کے مارے ہلاک ہو گئے جمعدار چوتھا کانسٹیبل اور عنایت اللہ اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھے ایمبولینس ڈرائیور چونکہ دور تھا اس لئے وہ یہ نہ جان سکا کہ اصلیت کیا ہے گورکن موقع پر ہی ہلاک ہو گیا

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

تھا اس لئے وہ بھی کچھ نہ بتا سکا پولیس کا جمعدار دو سال تک پاگل رہا پھر ایک حادثے کا شکار ہو کر فوت ہو گیا کانسٹیبل کے بارے میں کچھ پتا نہ چل سکا کہ وہ زندہ بچا یا مر گیا البتہ عنایت اللہ پانچ سال تک پاگل رہے پھر ان کی ذہنی حالت ٹھیک ہو گئی۔

ہوش و حواس میں آنے کے بعد انہوں نے اپنے بڑے بھائی کو جو سرجن تھے جو کہانی سنائی وہ بڑی پر اسرار اور حیرت انگیز تھی انہوں نے ایک انتہائی حسین و جمیل عورت کو جو مقتولہ سے بڑی مشابہت رکھتی تھی قبر میں اس طرح بیٹھے پایا کہ اس کی پشت قبر کی ایک دیوار سے لگی ہوئی تھی اور دونوں ہاتھ آگے کی سمت پھیلے ہوئے تھے عورت کے چہرے پر عجیب ملکوتی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ مری نہ ہو بلکہ زندہ ہو۔ عنایت اللہ صاحب نے گلاب کے تین پھولوں کو بھی دیکھا جن میں سے ایک عورت کے چہرے کے سامنے

allurdupdfnovels.blogspot.com

اور دو اس کی کھلی ہوئی ہتھیلیوں کے اوپر معلق تھے پھولوں کی مہک اس قدر تیز اور اثر انگیز تھی کہ عنایت اللہ کے دل و دماغ پر چھا گئی اس کے بعد کے واقعات بتانے سے خود عنایت اللہ بھی قاصر تھے لیکن اپنے حواسوں میں آنے کے بعد انہوں نے اس واقعے کا اتنا گہرا اثر لیا کہ ملازمت ترک کر دی اور اپنے مال و اسباب سب کو ٹھکرا کر گھر سے نکل گئے کئی سالوں تک دہلی اور آگرے میں بزرگوں کی چوکھٹ پر سجدہ ریز رہنے کے بعد وہ یہاں آ کر بس گئے اور آٹھ سال سے اسے پہاڑ پر ایک کوٹھری میں قیام پذیر ہیں جو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہے۔

اکبر نے یہاں تک کہہ کر پہلو بدلا پھر بڑی راز داری سے بولا۔

میں وثوق کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ میاں صاحب کے قبضے میں بے شمار روحیں ہیں جن کے ذریعے وہ اپنے

allurdupdfnovels.blogspot.com

عقیدت مندوں کے جائز کام کرا دیتے ہیں۔

ممکن ہے کہ لوگوں نے محض قیاس آرائیاں کی ہو۔ میں نے سنجیدگی سے کہا۔

ہوسکتا ہے اکبر بولا۔ ویسے یہ حقیقت ہے کہ میاں صاحب بہت پہنچے ہوئے بزرگ ہیں ان کا کہنا کبھی خالی نہیں جاتا روحوں کا معاملہ ہوسکتا ہے کہ لوگوں کا خیال ہو لیکن میرے ایک واقف کار کا بیان ہے کہ اس نے اکثر میاں صاحب کی کوٹھڑی سے عورتوں اور مردوں کی پراسرار آوازیں سنی ہیں۔

کیا مطلب؟ میں نے چونک کر پوچھا کیا تمہارے واقف کار نے میاں صاحب کے منع کرنے کے باوجود مغرب کے بعد اس پہاڑی پر جانے کی ہمت کر لی تھی۔

ہاں ایک بار اس نے ایسا کیا تھا لیکن دوسرے ہی روز ایسا بیمار پڑا کہ

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

تین دن تک اپنے تن بدن کا ہوش نہیں رہا چوتھے روز بخار کی شدت کم ہوئی تو اس نے اپنے والدین کو اصل حقیقت سے آگاہ کیا چنانچہ اس کے والد دوڑے دوڑے میاں صاحب کے پاس گئے اور اپنے بچے کی حماقت اور بیماری کا ذکر کیا میاں صاحب کچھ دیر خاموش رہے پھر بولے جاؤ کل تک تمہارے بچے کا بخار ختم ہو جائے گا لیکن اس سے کہہ دینا کہ دوبارہ میرے سکون میں مخل ہونے کی کوشش نہ کرے دوسرے روز حقیقتاً لڑکے کا بخار اتر گیا پاس پڑوس والوں کو حالات کا علم ہوا تو انہوں نے مغرب کے بعد پہاڑی کا رخ کرنے سے کان پکڑ لئے اگر کوئی اجنبی رات کے وقت انہیں پہاڑی کی طرف جاتا نظر آ جاتا ہے تو محلے والے اسے روک دیتے ہیں۔

اکبر نے کچھ ایسے انداز میں میاں صاحب کا ذکر کیا کہ میرا ذوق تجسس بھڑک اٹھا مجھے کبھی پیری مریدی اور تعویذ گنڈوں سے کوئی واسطہ نہیں

allurdupdfnovels.blogspot.com

رہا تھا لیکن نہ جانے کیوں میاں صاحب کی ذات سے مجھے دلچسپی پیدا ہو گئی میں نے اکبر سے وعدہ کر لیا کہ دوسرے روز ہی اس کے ہمراہ جا کر میاں صاحب سے ملوں گا لیکن اپنے طور پر میں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اسی رات میں چوری چھپے میاں صاحب کی پہاڑ والی کوٹھڑی کی طرف ضرور جاؤں گا اور دیکھوں گا کہ یہ بات کہاں تک درست ہے کہ ان کے قبضے میں لاتعداد روحیں ہیں جن سے وہ دوبدو گفتگو کرتے ہیں اور لوگوں کے جائز کام کراتے ہیں چنانچہ دن بھر ادھر اُدھر کے کاموں میں مصروف رہا اور رات کا کھانا قدرے جلدی کھا کر سونے کے بہانے لیٹ رہا اکبر اور میں چونکہ ایک ہی کمرے میں سوتے تھے اس لئے اکبر کو باور کرانے کے لئے کہ میں سو رہا ہوں میں نے اپنی آنکھیں بند کر رکھی تھی لیکن میرا ذہن برابر شیخ عنایت اللہ صاحب کے بارے میں مختلف قیاس آرائیاں کر رہا تھا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

نصف رات گزری تو میں آہستہ سے اٹھا اکبر بے خبر سو رہا تھا میں پنجوں کے بل چلتا ہوا دروازے تک گیا آہستہ سے کنڈی کھولی پھر باہر آ کر ہلکے سے کمرے کے دروازے کو بھیڑا اور مکان سے باہر آ کر اس پہاڑی کی طرف روانہ ہو گیا۔ جس کا راستہ میں نے دن میں اچھی طرح ذہن نشین کر لیا تھا۔

میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ میں تعویذ گنڈوں اور پیری مریدی سے مجھے کبھی کوئی دلچسپی نہیں رہی لیکن میرے دوست اور غم گسار اکبر حسین نے میاں صاحب کا ذکر اس عقیدت سے کیا تھا کہ میں اپنے تجسس کو دبا نہ سکا اور یہی جذبہ مجھے کشاں کشاں اس پہاڑی کی طرف کھینچے لیے جا رہا تھا جہاں اکبر کے بیان کے مطابق میاں صاحب گزشتہ آٹھ سال سے ایک نیم پختہ کوٹھڑی میں مقیم تھے اور ان روحوں کے ذریعے جوان کے قبضے میں تھیں مظلوم لوگوں کے لئے انہوں نے

allurdupdfnovels.blogspot.com

ناقابل یقین کارنامے انجام دیئے اور دے رہے تھے۔

اکبر حسین کی قیام گاہ سے اس پہاڑ کا فاصلہ چار میل سے کسی طرح کم نہ تھا میں نے یہ فیصلہ بمشکل طے کیا راستے میں ایک دو بار میں نے سوچا بھی کہ میں کیوں خواہ مخواہ وقت برباد کر رہا ہوں ان باتوں سے کیا حاصل لیکن جب میں آبادی کے آخری سرے پر پہنچا اور تاریکی میں لپیٹی ہوئی پہاڑی کو اپنے قدموں میں پایا تو میری ساری تھکان دور ہو گئی میں نے یوں ہی ایک نظر بستی کے کچے پکے مکانوں پر ڈالی پھر جھجکتا اور خوف کھاتا پہاڑی کے اوپر چڑھنے لگا کوئی بیس منٹ تک میں برابر آگے بڑھتا رہا پھر دور روشنی کی کرنوں کو دیکھ کر مجھ پر خوف کا غلبہ ہونے لگا وہ روشنی تقریباً سو گز دور نظر آنے والی ایک کوٹھڑی سے پھوٹ رہی تھی اس ویرانے میں یہ کرنیں بڑی پراسرار لگ رہی تھیں۔ اپنی نظروں کے سامنے منزل کو دیکھ کر مجھے نہ جانے کیوں ایک عجیب

allurdupdfnovels.blogspot.com

سی مسرت کا احساس ہوا میں رک گیا اور چند لمحوں تک ان کرنوں کو دیکھتا رہا پھر دوبارہ آگے بڑھنے لگا پہاڑی راستہ ناہموار تھا اور بار بار میرے پاؤں چھوٹے موٹے پتھروں پر پڑ کر رپٹ رہے تھے اس لئے میں نے اپنی رفتار کم کر دی پھر بھی جوں جوں میری منزل قریب آتی گئی مجھے اپنے دل پر ایک بوجھ اور سر میں درد سا محسوس ہونے لگا ابھی تک میرے ساتھ کوئی حادثہ پیش نہیں آیا تھا مگر مجھے اکبر حسین کی بات یاد تھی کہ چراغ جلنے کے بعد اس پہاڑی کا رخ کرنے والے پراسرار حالات سے دوچار ہو جاتے ہیں اور جب تک میاں صاحب ان کے حق میں دعا نہ کریں وہ کرب اور بے چینی کی حالت سے دوچار رہتے ہیں۔

نیم پختہ کوٹھڑی کا دھندلا پن اب ختم ہو چکا تھا میں اس کوٹھڑی سے بمشکل چالیس گز کے فاصلے پر ہوں گا کہ اچانک مجھے ایسا محسوس ہوا

allurdupdfnovels.blogspot.com

جیسے کوئی میرا تعاقب کر رہا ہے۔

میں ٹھٹک کر رک گیا اپنے چاروں طرف نظر دوڑائی تو دور دور تک کسی آدم زاد کا پتا نہیں تھا میں نے اپنے احساس کو اپنے اعصاب کی کمزوری پر محمول کیا پھر آہستہ آہستہ قدم اٹھانے لگا ابھی میں کچھ دور ہی آگے گیا ہوں گا کہ ایک بار پھر مجھے ایسا لگا جیسے کوئی میرے تعاقب میں سرسرا رہا ہے اس بار میں نے رکنے کے بجائے مضطرب نظروں سے دائیں بائیں گھوم کر دیکھا اور کسی کو موجود نہ پا کر پھر اپنی نظریں روشنی کی کرنوں پر جما دیں جو میرے خیال کے مطابق میاں صاحب کی کوٹھری میں چلنے والی کسی بڑی لالٹین یا بہت سے لیمپوں سے پھوٹ رہی تھیں دو بار چونکنے کے بعد میں نے اپنی رفتار بڑھا دی میں جانتا تھا کہ جلد از جلد میاں صاحب کی کوٹھری تک پہنچ جاؤں اور دیکھوں کہ روحوں کے بارے میں جو واقعات ان سے منسوب ہیں وہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

کہاں تک صداقت پر مبنی ہیں۔

اکبر حسین کے بجائے اگر میاں صاحب کے بارے میں یہ معلومات مجھے کسی اور ذریعے سے حاصل ہوتیں تو شاید میں ان کی صحبت پر کبھی بھی یقین نہ کرتا۔

میں اپنے خیالات میں محو آگے بڑھ رہا تھا اچانک میرے قدم تھم گئے اور میں دھوئیں کے اس سفید بادل کو سہمی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگا جو میرے اور میاں صاحب کی کوٹھڑی کے درمیان بڑی سرعت سے ابھر کر ایک دائرے میں پھیلنے لگا تھا پہلی نظر میں میں اسے دھواں ہی سمجھا تھا اور حقیقت بھی غالباً یہی تھی لیکن دوسرے ہی لمحے جب میں نے اس پر غور کیا تو یہ دیکھ کر میرے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے کہ سفید بادل یا دھوئیں کے اس ٹکڑے نے سمٹ سمٹا کر انسانی ہیولے کی شکل اختیار کر لی تھی اور اب وہ ہیولا آہستہ آہستہ ہوا میں تیرتا ہوا میری

allurdupdfnovels.blogspot.com

طرف بڑھ رہا تھا میرے حلق سے ایک گھٹی گھٹی چیخ نکل گئی میں نے راہ فرار اختیار کرنی چاہی لیکن قبل اس کے کہ میں اپنے ارادے میں کامیاب ہوتا سفید انسانی ہیولا تیزی سے میرے قریب آیا۔

چلے جاؤ۔ بزرگوں کے کام میں مخل ہونا اچھا نہیں۔

ایک مدھم سی سرگوشی میرے کانوں سے ٹکرائی پھر وہ ہیولا ہوا کے تیز جھونکے کی طرح میرے جسم سے ٹکراتا ہوا نکل گیا میں نے بجلی کی سی سرعت سے پلٹ کر دیکھا لیکن اطراف میں کہیں کچھ بھی نہیں تھا ہر طرف گہرا اندھیرا طاری تھا میں نے گھوم کر میاں صاحب کی کوٹھڑی کی سمت نظر ڈالی درازوں سے پھوٹتی ہوئی کرنیں صاف طور پر نظر آرہی تھیں میں سکتے کے کسی مریض کی طرح اپنی جگہ کھڑا حالات پر غور کرتا رہا پھر یہ سوچ کر کہ یقیناً میرے ذہن میں بیٹھے ہوئے کسی لاشعوری واہمے نے شعوری طور پر نمودار ہو کر مجھے ڈرانے کی کوشش کی

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہے میں حوصلہ کر کے پھر آگے بڑھنے لگا مجھے خود ہنسی آ رہی تھی کہ ایک طویل عرصہ جیل کی آہنی سلاخوں کے پیچھے گزارنے اور اذیت ناک حالات سے گزرنے کے باوجود میں اپنے ہی منتشر خیالوں کی ایک دھندلی پیداوار سے خوفزدہ ہو گیا۔

میں نے اپنی رفتار اب بڑھا دی تھی میاں صاحب کی کوٹھڑی کا فاصلہ ہر لمحہ گھٹتا جا رہا تھا میں گز.........بیس گز.........دس گز.........اور پھر اچانک مجھے ایک بار پھر ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی میرے ساتھ ساتھ چل رہا ہے میں نے احتیاطاً اس احساس کی تصدیق کرنے کے لئے بائیں سمت نظر ڈالی وہاں کچھ بھی نہ تھا لیکن داہنی جانب نظر گھماتے ہی میں اچھل پڑا میں نے خوفزدہ ہو کر چیخنا چاہا لیکن آواز میرے حلق میں گھٹ کر رہ گئی اس بار مجھے جو کچھ نظر آیا وہ صد فی صد حقیقت تھی۔ میں حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس نورانی چہرے والے شخص کو دیکھ

allurdupdfnovels.blogspot.com

رہا تھا جو مجھ سے محض ایک گز کے فاصلے پر کھڑا مجھے دیکھ رہا تھا اس نے سر سے پاؤں تک سفید لباس پہن رکھا تھا اس کے سر اور داڑھی کے بال بھی مجھے روئی کے گالوں کی طرح سفید نظر آ رہے تھے اس نے بڑی جمی ہوئی اور ٹھوس آواز میں مجھے مخاطب کر کے کہا۔

شاہد میاں اتنی رات گئے اس پہاڑی پر کس مقصد کے لئے آئے ہو۔

میں .... میں میاں صاحب سے ملاقات کا متمنی ہوں میں نے سہمی ہوئی آواز میں بولا۔

ملاقات کرنا چاہتے ہو یا کچھ حقیقتوں کو جاننے کے لئے آئے ہو۔

جی میں چونک پڑا۔ میرا دل بہت شدت سے دھڑکنے لگا ایک لمحے کے لئے مجھے یہ گمان ہوا کہ کہیں یہ خود میاں صاحب ہی تو نہیں ہو سکتا ہے انہوں نے مجھے کوٹھڑی تک پہنچنے سے روکنے کے لئے یہ روپ اختیار کر لیا ہو ابھی میں کوئی فیصلہ نہیں کر پایا تھا کہ سفید ریش بزرگ

allurdupdfnovels.blogspot.com

نے بڑی نرم آواز میں کہا۔

وہ لوگ جنہوں نے نیکی کمائی ہے انہیں شبہے کی نظروں سے دیکھنا بری بات ہی میاں صاحب زادے جو تم سوچ رہے ہو وہ درست نہیں۔

میں تو میاں صاحب کے قدموں کی خاک بھی نہیں ہوں۔

پھر............پھر آپ کون ہیں؟ میں نے غیر اختیار طور پر سوال کر ڈالا۔

میں ان کا غلام ہوں سفید ملبوس بزرگ نے کہا پھر بولے تم نے اس وقت یہاں آ کر نادانی کی ہے تم نے بزرگوں کے جلال کو نہیں دیکھا انہوں نے بڑے بڑے سورماؤں اور بادشاہوں کے تخت الٹ دیئے ہیں تم میاں صاحب کی عظمت دیکھنے آئے ہو؟ شاہد علی تمہارے پاس وہ آنکھیں نہیں کہ تم اسے دیکھ سکو۔ اور وہ ذہن نہیں کہ تم اسے محسوس کر سکو چلے جاؤ۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

بزرگ محترم میں میاں صاحب کا دیدار کرنے کی غرض سے آیا ہوں کوئی بری نیت سے نہیں آیا، میں نے اپنے اوسان بحال کرتے ہوئے کہا۔

مگر عزیز من یہ وقت مناسب نہیں سفید پوش بزرگ نے نصیحت آمیز لہجے میں کہا اور پھر کچھ سوچ کر بولے اچھا ٹھیک ہے جاؤ اور میاں صاحب کے بارے میں اپنے مبہم خیالات کی تصدیق کر لو لیکن میری ایک نصیحت یاد رکھنا جو کچھ تمہیں نظر آئے ہیں اس کا تذکرہ کبھی کسی اور کے سامنے نہ کرنا ورنہ تباہیاں تمہارے عقب میں ہوں گی جاؤ اور دیکھ سکتے ہو تو دیکھو۔

میں حیرت سے اپنے مخاطب کو تکتا رہا پھر میں نے دبی آواز میں پوچھا۔

اگر رات کے وقت اس پہاڑی پر آنا مناسب نہیں تو آپ یہاں کیا کر

allurdupdfnovels.blogspot.com

رہے ہیں؟

شاہد علی مجھے معلوم تھا کہ تم یہ سوال ضرور کرو گے سفید ریش بزرگ نے زیرلب مسکراتے ہوئے کہا پھر سنجیدہ ہو کر بولے میں کون ہوں یا کیا ہوں یہ جاننے کی کوشش مت کرو تم اس کے متحمل نہیں ہو پاؤ گے تم ابھی بچے ہو، بہت بچے، بس جو میں نے نصیحت کی ہے اس کا خیال رکھو۔

اتنا کہہ کر بزرگ نے ایک نظر میاں صاحب کی کوٹھڑی پر ڈالی پھر عقیدت کے جذبے سے سر کو ذرا سا خم کیا اور دوسری سمت چل دیئے میں پھٹی پھٹی نظروں سے ان کو دیکھتا رہا اور اس وقت تک اپنی جگہ سے جنبش نہیں کی جب تک وہ میری نگاہوں سے اوجھل نہیں ہو گئے۔

میاں صاحب کی کوٹھڑی سے چند قدم کے فاصلے پر پہنچ کر میں ایک بار پھر رکا، حفظ ماتقدم کے طور پر میں نے قرب و جوار کا جائزہ لیا پھر جب

allurdupdfnovels.blogspot.com

یقین ہو گیا کہ کوئی میری نگرانی نہیں کر رہا ہے تو میں پنجوں کے بل کھسکنے لگا اور کوٹھڑی کی ایک جھری سے آنکھیں لگا دیں۔

اندر کا ماحول کچھ اس قدر ہیبت ناک اور نا قابل یقین تھا کہ میں دنگ رہ گیا اندر صرف دو چراغ جل رہے تھے میری نظروں کے سامنے میاں صاحب ٹھوڑی سینے سے لگائے مراقبے میں بیٹھے تھے اور تسبیح پر کوئی وظیفہ پڑھ رہے تھے ان کا چہرہ مجھے پوری طرح نظر نہیں آ رہا تھا لیکن جسم پر نظر آنے والے کپڑوں پر جا بجا پیوند نظر آ رہے تھے جس پلنگ پر وہ بیٹھے تھے اس پر بستر نام کی کوئی چیز موجود نہیں تھی سامنے چھت سے ایک پنجرہ لٹک رہا تھا جس میں دو طوطے بند تھے زمین پر ایک میلی سی دری بچھی ہوئی تھی جس پر غالباً ایک عرصے سے جھاڑو نہیں دی گئی تھی میں نے ایک نظر میں پوری کوٹھڑی کا جائزہ لے ڈالا لیکن جو بات میرے لئے سب سے زیادہ تعجب خیز تھی وہ اس بے پناہ حسین و

allurdupdfnovels.blogspot.com

جمیل لڑکی کی موجودگی تھی جو میاں صاحب کے سامنے میلی دری پر ہاتھ باندھے باندیوں جیسے انداز میں سر جھکائے کھڑی تھی لڑکی کا حسن جہاں سوز اور اس کے قیمتی ملبوسات کو دیکھ کر میں ششدر رہ گیا اتنی رات گئے ایک حسین و جمیل لڑکی کو میاں صاحب کی کوٹھڑی میں تنہا دیکھ کر مجھے بڑی حیرت ہوئی یہ کون ہو سکتی ہے میں نے سوچا ممکن ہے کوئی ضرورت مند ہو جو رات کو اندھیرے میں حاجت روائی کی غرض سے میاں صاحب کے قدموں میں چلی آئی ہو لیکن پھر میں نے خیال کیا کہ کہیں یہ کوئی اور معاملہ نہ ہو۔ پیروں فقیروں کے بارے میں مختلف اور متضاد خبریں اخباروں میں آئے دن شائع ہوتی ہی رہتی ہیں کہیں...........

میں ابھی ادھیڑ بن میں تھا کہ پنجرے میں بند ایک طوطے نے اچانک کریہہ آواز میں زور زور سے چلانا شروع کر دیا۔ چیخنے کے ساتھ

allurdupdfnovels.blogspot.com

ساتھ وہ پنجرے میں ادھر اُدھر اچھل کود بھی کر رہا تھا اور دوسرے طوطے کو ٹھوکے دے رہا تھا جو ایک طرف خاموش بیٹھا تھا خوب صورت لڑکی جو میاں صاحب کے روبرو ہاتھ باندھے کھڑی تھی چونک پڑی، اس نے اپنی غزالی آنکھیں نیم وا کیں اور حیرت سے طوطے کو گھورنے لگی پھر اس نے جن نگاہوں سے چاروں طرف دیکھنا شروع کیا اس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ وہاں کسی نو وارد کی موجودگی کو محسوس کر رہی ہے اس کی حسین آنکھوں میں پیدا ہونے والی الجھن بے حد معنی خیز تھی لیکن میاں صاحب کی حالت میں کوئی فرق نہیں آیا وہ بدستور مراقبے میں بیٹھے رہے لیکن طوطے کی چیخ کم نہ ہوئی تو انہوں نے اپنا الٹا ہاتھ فضا میں بلند کر دیا میاں صاحب کا ہاتھ اٹھانا تھا کہ طوطے نے چیخنا بند کر دیا سامنے کھڑی مہ جبین نے بھی جلدی سے دوبارہ ہاتھ باندھ کر سر جھکا لیا یک لخت میرے ذہن میں ایک نیا

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

خیال در آیا کہیں وہ مہ جبین کوئی روح تو نہیں جو میاں صاحب کے حکم پر حقیقت کے جامے میں اس وقت ان کے سامنے سر جھکائے کھڑی تھی کیا ایسا ممکن ہے مگر سب کچھ ممکن ہے۔

میں سانس روکے باہر کھڑا اس حسین ترین لڑکی کو دیکھتا رہا اور آنے والے لمحوں کا منتظر رہا کہ دیکھیں اب کیا ہوتا ہے کوٹھڑی میں کچھ دیر تک مکمل سکوت طاری رہا میاں صاحب نے آہستہ آہستہ سر اٹھا کر آنکھیں کھول دیں میں ان آنکھوں کا جلال دیکھ کر کانپ گیا میاں صاحب کی آنکھوں میں نہ جانے کیا سحر تھا کہ ان کی ایک جھلک دیکھتے ہی میں لڑکھڑا گیا میاں صاحب کی توجہ کا مرکز وہی لڑکی تھی۔ جو ان کے سامنے سر جھکائے کھڑی تھی اچانک میاں صاحب نے بڑے جمے ہوئے لہجے میں اس حسین دوشیزہ کو مخاطب کیا۔

اے حور صفت اور نیک سیرت دوشیزہ کیا تجھے علم ہے کہ تجھے یہاں کس

allurdupdfnovels.blogspot.com

لئے طلب کیا گیا ہے؟

جی مجھے یہاں آنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ میں آپ کو مطلوبہ حقائق سے آگاہ کروں۔

لڑکی کی آواز بے حد سریلی تھی لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ آواز کہیں بہت دور سے آ رہی ہو۔

میاں صاحب نے پر جلال لہجے میں کہا چودھری امام دین کے بارے میں کہو۔

دوشیزہ نے اسی شیریں آواز میں نیاز مندی سے جواب دیا چودھری امام دین کے بچنے کا اب یہی طریقہ ہے کہ وہ آئندہ سود پر رقم دینے کا کاروبار بند کرے اور عدالت کے سامنے اقبال جرم کر کے معافی کی درخواست گزارے۔

کیا اصل مجرم وہی ہے میاں صاحب کی آواز ابھری۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

نہیں! اصل مجرم وہ نہیں ہے اس نے صرف مجرم کو روپوش ہو جانے کا موقع فراہم کر کے خود کو مقدمے میں ملوث کر لیا ہے پولیس کو جب یہ معلوم ہوا تو چودھری امام دین کو بھی اس نے ملزمین میں شمار کر لیا۔

اصل مجرم کون ہے اور کہاں ہے۔؟

لڑکی نے یہ سوال سن کر ایک جھرجھری لی اور پھر آنکھیں بند کر لیں چند سیکنڈ تک وہ خاموش رہی پھر اس نے دوبارہ آنکھیں کھول کر کہا۔

جس نے گناہ کیا ہے اس کا نام شبیر خان ہے چودھری امام دین نے اسے اپنے گودام میں پناہ دی ہے شبیر خان اس وقت اسی گودام میں موجود ہے۔

میاں صاحب یہ سن کر تھر تھر کانپنے لگے۔ ان کا ہاتھ تسبیح کے دانوں پر بڑی روانی سے چل رہا تھا بار بار وہ اپنے سر کو یوں جھٹک رہے تھے جیسے کسی کو سرزنش کر رہے ہوں ان کی آنکھوں سے جلال ٹپک رہا تھا

allurdupdfnovels.blogspot.com

چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا کافی دیر تک وہ اسی حالت سے دو چار رہے پھر رفتہ رفتہ پر سکون ہو گئے۔

میرے لے اب کیا حکم ہے؟

جا سکتی ہو، جا سکتی ہو، میاں صاحب نے بڑ بڑاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

میں بدستور کوٹھڑی کی جھری سے لگا یہ سب کچھ سن اور دیکھ رہا تھا لیکن اس وقت میری آنکھیں حیرت سے ابل پڑیں جب میں نے اس خوب صورت لڑکی کو اچانک ہوا میں تشکیل ہوتے دیکھا یوں لگا جیسے کوئی بڑی طاقت اسے نگل گئی ہو۔ روح.........روح.......روح میرے ذہن نے اس ایک لفظ کی تکرار شروع کی تو میں سرتا پا لرزنے لگا مجھے اب اپنا وجود خطرے میں نظر آ رہا تھا میں نے میاں صاحب کی شخصیت پر شبہ کر کے یقیناً حماقت کی تھی اکبر حسین نے جو کچھ کہا تھا وہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

حرف بحروف درست تھا۔

تو کیا چلا رہا تھا کیوں اپنی مکروہ آواز مجھے سنا رہا تھا؟

میاں صاحب کی کرخت آواز میری قوت سماعت سے ٹکرائی تو میں نے دوبارہ کوٹھڑی کی جھری سے آنکھ لگا دی مجھے یہ دیکھ کر سخت تعجب ہوا کہ میاں صاحب نے وہ جملہ پنجرے میں بند طوطے سے مخاطب ہو کر کہا تھا وہ بڑی حقارت اور نفرت بھری نظروں سے طوطے کو گھور رہے تھے میں نے طوطے پر نظر ڈالی جو اپنا سر گردن میں چھپانے کی کوشش کر رہا تھا۔

منہ چھپانے کی کوشش کیوں کر رہا ہے احمق! میرے سوال کا جواب دے۔

معاف کر دو میاں صاحب۔ مجھ سے بھول ہو گئی تھی۔

طوطے کے پنجرے سے کسی اکھڑ قسم کے مرد کی کھردری بے ربط اور

allurdupdfnovels.blogspot.com

بے ہنگم آواز ابھری تو مجھے اپنے پیروں پر کھڑا ہونا مشکل ہو گیا۔ مجھے اس کا شبہ ہونے لگا کہ کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا ہوں۔

میری بات کا جواب دے گناہ گار تو میرے وظیفے میں مخل کیوں ہوا تھا میاں صاحب گرجے تو طوطے کے پنجرے سے پھر وہی بے ہنگم قسم کی مردانہ آواز آنے لگی۔

میاں صاحب! میں آپ کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ کوئی اور بھی آپ کے سکون میں مخل ہو رہا ہے۔

یہ اشارہ غالباً میری طرف تھا میں نے جس وقت اندر جھانکنا شروع کیا تھا اسی وقت طوطے نے شور و غل مچایا تھا۔

میرے خدا یہ سب کیا اسرار ہے میں نے دل ہی دل میں سوچا پھر اچانک خوفزدہ ہو کر پلٹا اور بے تحاشا واپسی کے راستے پر دوڑنے لگا نہ جانے کیوں مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے میاں صاحب کی بڑی جلالی

allurdupdfnovels.blogspot.com

آنکھیں برابر میرا تعاقب کر رہی ہیں میں نے ڈر کر رفتار اور تیز کر دی میں جلد از جلد اس پراسرار ماحول سے بہت دور نکل جانا چاہتا تھا لیکن شاید قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا جس کا تذکرہ میں آگے چل کر کروں گا فی الحال میں واقعات کے تسلسل کو برقرار رکھنے کے لئے اتنا بتا دینا کافی سمجھتا ہوں کہ میں نے اندھیرے میں بھاگتے بھاگتے کسی پتھر سے ٹھوکر کھائی اور منہ کے بل زمین پر گر کر نیچے کی جانب لڑھکنے لگا میرے احساسات نے میرا ساتھ چھوڑ کر میری نظروں کے سامنے سیاہی بکھیر دی جو گہری ہوتی چلی گئی اور اس میں گم ہو گیا۔

میں کس طرح اکبر حسین کے گھر واپس آیا یہ بات مجھے بری طرح پریشان کیے ہوئے تھی آنکھ کھلنے پر میں نے خود کو اکبر حسین کی خواب گاہ میں اپنے بستر پر پایا رات کے واقعات مناظر کو بھول جانے اور خود کو فریب دینا چاہا یہ سوچ کر اپنے الجھے الجھے خیالات کو بہلانے

allurdupdfnovels.blogspot.com

کی کوشش کی کہ جو کچھ میں نے دیکھا ہے وہ محض خواب تھا لیکن جب میرا ہاتھ اپنی پیشانی پر پڑا تو ایک بار پھر سرتا پا لرز گیا میری پیشانی کا زخم ہاتھ لگنے سے دکھنے لگا تھا مجھے اچھی طرح یاد تھا کہ رات جب میں گرا تھا تو میری پیشانی کسی پتھر سے ٹکرائی تھی میں نے اپنے کپڑوں پر نظر ڈالی جو جگہ جگہ سے پھٹ گئے تھے اکبر حسین نے غالباً میرے لباس اور میری پیشانی کو نہیں دیکھا تھا ورنہ وہ یقیناً مجھ سے اس کی وجہ دریافت کرتا دراصل وہ منہ اندھیرے اٹھنے کا عادی تھا اس لئے یہ بھی ممکن تھا کہ اس نے سرے سے مجھ پر توجہ ہی نہ دی ہو میں رات کے انوکھے اور حیرت انگیز واقعات میں بری طرح الجھا ہوا تھا مجھے اچھی طرح یاد تھا کہ گرنے کے بعد میں بے ہوش ہو گیا تھا تو پھر مجھے میرے بستر تک کون لایا؟ کیا میں کسی وقت بے ہوشی ہی کی حالت میں اٹھ کر یہاں تک آیا تھا یا پھر مجھے بستر تک پہنچانے میں میاں

allurdupdfnovels.blogspot.com

صاحب کی پراسرار قوت کا ہاتھ تھا۔؟

میں ابھی اسی گتھی کو سلجھانے میں منہمک تھا کہ اکبر حسین ناشتہ لئے ہوئے کمرے میں داخل ہوا حسب معمول وہ آج بھی بڑے اچھے موڈ میں تھا لیکن پھر جیسے ہی اس کی نظر میری پیشانی اور میرے لباس پر پڑی اس کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا چائے کی ٹرے میز پر رکھ کر وہ قریب آتا ہوا بولا۔

یہ کیا ہو گیا تمہیں؟ یہ پیشانی پر زخم اور پھٹے ہوئے کپڑے یہ سب کیا ہے میاں۔

اکبر.........رات میں..........میں نے اکبر کو اصل حالات سے باخبر کرنا چاہا لیکن معاً میری نظروں کے سامنے ان سفید ریش بزرگ کا چہرہ ابھر آیا جنہوں نے رات مجھے اس بات کی سختی سے تاکید کی تھی کہ جو کچھ میں میاں صاحب کی کوٹھڑی میں دیکھوں اس کا تذکرہ کسی اور

allurdupdfnovels.blogspot.com

سے نہ کروں یہ نصیحت یاد آتے ہی میں نے جلدی سے اپنی زبان بند کر لی اکبر نے میرے چہرے کے تاثرات بدلتے دیکھے تو گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

آخر معاملہ کیا ہے تم کچھ کہتے کہتے خاموش کیوں ہر گے رات کو کیا ہوا تھا۔؟

مجھے کچھ یاد نہیں کہ کیا ہوا اور کیسے ہوا صبح اپنی یہ حالت دیکھ کر خود مجھے حیرت ہوئی تھی۔

میں نہیں مان سکتا۔ اکبر نے تیزی سے کہا تم ضرور مجھ سے کچھ چھپا رہے ہو۔

نہیں میرے دوست! جو کچھ میں کہہ رہا ہوں بالکل صحیح ہے مجھے نہیں معلوم کہ میں اس حالت کو کس طرح پہنچ گیا۔

اکبر کو میری بات پر یقین نہیں آیا میں اس کی آنکھوں کی بدلتی رنگت کو

allurdupdfnovels.blogspot.com

دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ وہ میرے اس سفید جھوٹ پر خوش نہیں ہے کچھ دیر تک وہ یونہی مجھے شکایت بھری نظروں سے دیکھتا رہا پھر کوئی بات سوچ کر ناراضگی کے لہجے میں بولا۔

کیوں اپنی جان کے پیچھے پڑے ہوئے ہو زندگی سے اتنی بے زاری کیوں میں بھی تو موجود ہوں شاہد میں نے تم سے کہا تھا کہ ایک بار میاں صاحب سے مل لو اس کے بعد جو تمہارے دل میں آئے کرو لیکن مجھے افسوس ہے کہ تم نے میری بات نہ مانی۔

میں نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا وہ جس طرح سوچ رہا تھا ٹھیک تھا میاں صاحب کے ذکر پر میں نے اکبر سے کوئی تردید نہیں کی چپ چاپ لیٹا اکبر کو دیکھتا رہا اکبر میری خاموشی سے اکتا کر بولا۔

میں جانتا ہوں شاہد زندگی تمہارے لئے عذاب ہو گئی ہے لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ تم اتنی جلد ہمت ہار دو اور غلط راہ اختیار کر لو ابھی

allurdupdfnovels.blogspot.com

تمہارے سامنے عمر پڑی ہے۔

مجھے یقین ہے رات تم بہک گئے تھے میرے دوست کوئی گنداا ور غیر شریفانہ پیشہ یا مشغلہ اختیار کرنے سے پہلے تمہیں اتنا سوچ لینا چاہیے تھا کہ تمہارا تعلق کس خاندان سے ہے اور تمہاری اس حرکت سے تمہاری والدین کی روح کو کس قدر صدمہ پہنچا ہوگا۔

مجھے میرے حال پر چھوڑ دو اکبر میں نے کہا حالات انسان کو بے بس بنا دیتے ہیں اکبر۔

کیا تم میرے کہنے سے میاں صاحب سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرو گے۔

یہ تم نے کیسے سوچ لیا میں نے جلدی سے کہا میں میاں صاحب سے ضرور ملوں گا۔

اچھا اٹھو! کپڑے تبدیل کرو اور منہ ہاتھ دھو کر ناشتہ کر لو اکبر مایوس

allurdupdfnovels.blogspot.com

لہجے میں بولا۔

میں اکبر کے دل کی حالت کا بخوبی اندازہ لگا رہا تھا لیکن اپنی صفائی میں کچھ کہنے سے مجبور تھا اکبر کے مشورے پر میں نے اٹھنے کی کوشش کی تو میرے جسم کی ایک ایک ہڈی چیخ اٹھی درد کی اتنی شدید لہریں اٹھیں کہ میں کراہ کر رہ گیا سارا جسم جیسے پھوڑے کے مانند دکھ رہا تھا میں نے نقاہت سے دوبارہ اپنا سر تکیے پر رکھ دیا اکبر نے میرے چہرے سے میری ابتر حالت کا اندازہ لگایا تو آگے بڑھ کر مجھے اٹھانے میں مدد کرنی چاہی مگر اچانک وہ گھبرا گیا اور پریشان لہجے میں بولا۔

ارے تمہیں تو بہت شدید بخار ہے شاید۔

فکر مت کرو جاتا رہے گا میں نے ہمت کر کے دوبارہ اٹھنے کی کوشش کی تو میری نظروں کے نیچے اندھیرے لپکنے لگے اکبر کے کہنے پر پہلی بار احساس ہوا تھا کہ میرا جسم اس وقت تندور کی مانند دہک رہا تھا میں

allurdupdfnovels.blogspot.com

کراہ کر دوبارہ لیٹ گیا تو اکبر بولا۔

تم لیٹے رہو میں ابھی ڈاکٹر کو لے کر آتا ہوں۔

اکبر اتنا کہہ کر پلٹا ہی تھا کہ میں نے اسے آواز دے کر روکنا چاہا لیکن نقاہت کی وجہ سے الفاظ میرے منہ میں رہ گئے میرے دماغ پر غنودگی طاری ہونے لگی میں نے اکبر کے جانے کے بعد رات والے حالات پر پھر غور کرنا چاہا لیکن بے ہوشی کا غلبہ مجھ پر اتنی تیزی سے ہوا کہ میں بے سدھ ہو گیا میری پلکیں آہستہ آہستہ بند ہوتی چلی گئیں پھر مجھے کچھ یاد نہیں رہا۔

چار روز تک میں بخار کی شدت سے بے حال رہا اکبر نے دوستی کا حق ادا کر دیا وہ بیچارہ سارا دن اور ساری رات میرے سرہانے بیٹھا رہتا اور حتیٰ الامکان میری تیمارداری میں مصروف رہتا دوا علاج میں بھی اس نے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی لیکن میرا ابخار کس طرح ٹوٹنے کا نام

allurdupdfnovels.blogspot.com

نہ لیتا تھا پانچویں روز مجھے ذرا ہوش آیا تو یہ بات مجھے اکبر کی زبانی معلوم ہوئی کہ میں بخار کی حالت میں ہذیان بکتا رہا ہوں میری زبان سے بار بار میاں صاحب کا نام بھی ادا ہوا تھا۔

اکبر تم میرا ایک کام کر سکتے ہو۔میں نے نقاہت میں ڈوبی آواز میں کہا تو اکبر جھٹ بولا۔

کہو کیا بات ہے۔

مجھے میاں صاحب کے پاس لے چلو۔

لیکن تمہاری حالت ابھی ٹھیک نہیں آبادی تک تو خیر سواری ہو جائے گی لیکن پہاڑی پر دو فرلانگ پیدل چلنا پڑتا ہے۔

میں ہر قیمت پر میاں صاحب کی قدم بوسی کرنے کو تیار ہوں میں نے رندھی ہوئی آواز میں جواب دیا تم مجھے پہاڑی تک لے چلو وہاں سے پیدل چل لوں گا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

خیال ہے تمہارا اکبر بولا تمہاری حالت دو قدم چلنے کی بھی نہیں رہی دو فرلانگ کیسے چل سکتے ہو۔

تو کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں میاں صاحب سے ملے بغیر ہی مر جاؤں۔

خدا نہ کرے اکبر نے گھبرا کر جلدی سے کہا ایسی بد فال کیوں زبان سے نکال رہے ہو ذرا اپنی حالت سنبھل لینے دو پھر اطمینان سے مل لینا میاں صاحب سے۔

نہیں میرے دوست میں ایک آہ سرد بھر کر بولا میرا دل گواہی دیتا ہے کہ جب تک میں میاں صاحب سے نہ ملوں گا میری حالت ٹھیک ہونے کے بجائے اور بدتر ہوتی جائے گی تم اسی وقت مجھے ان کے قدموں تک پہنچا دو بڑی مہربانی ہوگی تمہاری پیارے جہاں اتنے احسان کیئے ہیں وہاں ایک احسان اور کرو۔

اکبر مجھے سمجھانے کی کوشش کرتا رہا لیکن جب میرا اصرار حد سے برا تو

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

وہ طوعاً و کرہاً تیار ہو گیا اور سواری کا بندوبست کرنے چلا گیا اکبر کا خیال غلط نہیں تھا میں خود بھی اپنی حالت سمجھ رہا تھا کمزوری کی وجہ سے جب مجھے بات کرنی مشکل ہو رہی تھی تو دو فرلانگ چلنا تو بڑا مشکل کام تھا مگر مجھے اس کا بخوبی احساس تھا کہ میاں صاحب کی قدم بوسی حاصل کیئے اور ان سے معافی مانگے بغیر میرا ٹھیک ہونا مشکل ہے۔

تھوڑی دیر بعد اکبر واپس آ گیا اس غریب نے مجھے گود میں اٹھالیا اور باہر لے جا کر تانگے میں بٹھا دیا میری کیفیت یہ تھی کہ بار بار بے ہوشی کے دورے پڑتے تھے اکبر مجھے پکڑے بیٹھا تھا تانگے کو ذرا بھی جھٹکا لگتا تو مجھے یوں محسوس ہوتا کہ بس اب کسی لمحے میری روح قفس عنصری سے پرواز کیا چاہتی ہے پہاڑی کے قریب جہاں تک سڑک تھی وہاں تک تانگا مجھے لے گیا اکبر نے مجھے تانگے سے اتارا تو تانگے والے نے جو صورت شکل سے کوئی بھلا مانس لگتا تھا اکبر سے پوچھا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

بھیا کیا تم اکیلے مریض کو میاں صاحب تک لے جا سکتے ہو۔

کوشش تو کرنی ہی ہے بھائی۔ اکبر نے بڑی ہمت سے جواب دیا۔

تانگے والا غالباً میاں صاحب کے مریدوں میں تھا فوراً اکبر کا ہاتھ بٹانے کو آمادہ ہو گیا مجھ پر رہ رہ کر غشی طاری ہو رہی تھی کچھ دیر تک اکبر مجھے گود میں لئے پہاڑی پر چڑھتا رہا پھر جب اس کا سانس پھولنے لگا تو تانگے والے نے مجھے کولی بھر کر اپنے کندھے سے لگا لیا اسی طرح وہ دونوں مجھے میری منزل مقصود تک لئے گئے یہی کوئی عصر کا وقت رہا ہو گا جب میں میاں صاحب کی کوٹھڑی پر پہنچا عقیدت مندوں کی اچھی خاصی بھیڑ لگی ہوئی تھی ایک وقت میں صرف ایک آدمی اندر جاتا تھا پھر دوسرے کی باری آتی تھی اچھے کھاتے پیتے گھرانے کے افراد بھی باری کے انتظار میں پہاڑی پر ادھر اُدھر بیٹھے تھے اکبر نے مجھے صاف سی جگہ پر بیٹھا دیا تانگے والا ضرورت سے زیادہ شریف انسان

allurdupdfnovels.blogspot.com

ثابت ہوا اکبر نے اسکا شکریہ ادا کر کے زیادہ دام دینے چاہے تو اس نے نہ صرف انکار کر دیا بلکہ اس بات پر بھی از خود آمادہ ہو گیا کہ وہ واپسی پر بھی اکبر کا ہاتھ بٹائے گا اور مجھے گھر تک چھوڑ کر جائے گا۔

میں اکبر کے سہارے بیٹھا اپنی باری کا انتظار کر رہا تھا کہ ایک شخص اکبر کے قریب آ کر بولا۔

کیا آپ کے مریض کا نام شاہد علی درانی ہے۔؟

جی ہاں کیوں؟ اکبر نے تعجب سے پوچھا۔

میاں صاحب آپ دونوں کو یاد فرماتے ہیں۔

مجھے ایک لمحے کے لئے اس بات پر حیرت ہوئی کہ آخر میاں صاحب کو میری آمد کا علم کس طرح ہو گیا لیکن دوسرے ہی لمحے میرا سر عقیدت سے جھک گیا اکبر نے مجھے جھک کر گود میں اٹھایا اور میاں صاحب کی کوٹھڑی میں لے گیا میاں صاحب اس وقت بھی اپنے

allurdupdfnovels.blogspot.com

کھرے پلنگ پر پیوند لگا لباس پہنے بیٹھے تسبیح پر کسی وظیفے کا ورد کر رہے تھے ان کے چہرے پر نور رہی نور بکھرا ہوا تھا آنکھوں سے محبت اور اپنائیت کے جذبے کا اظہار ہو رہا تھا اکبر نے مجھے میاں صاحب کے سامنے دری پر بٹھا دیا اور پھر کچھ کہنا چاہتا تھا کہ میاں صاحب نے ہاتھ اٹھا کر چپ رہنے کا اشارہ کیا میرے اوپر کچھ ایسی دہشت طاری تھی کہ میں گردن جھکائے اور نظریں نیچی کیے بیٹھا تھا اس خیال سے میرا دل دھڑک رہا تھا کہ دیکھیں میاں صاحب اب مجھے کس انداز میں سرزنش کرتے ہیں کوٹھڑی میں کچھ دیر خاموشی رہی پھر میاں صاحب بڑے نرم لہجے میں بولے۔

تمہیں کب سے بخار ہے شاہد میاں؟

جی نہ جانے کیوں میاں صاحب کو آواز سن کر میں سرتاپا لرز اٹھا بڑی مشکل سے میں نے نظر اٹھا کر میاں صاحب کے نورانی چہرے کو دیکھا

allurdupdfnovels.blogspot.com

پھر یک لخت میری آنکھیں چھلک آئیں میں میاں صاحب کے سوال کا جواب بھی نہ دے سکا۔

پریشان مت ہو جو کچھ تم کہنا چاہتے ہو میں جان گیا ہوں میاں صاحب بڑی شفقت سے بولے غلطیاں انسان ہی سے ہوتی ہیں لیکن سچا انسان وہ ہے جو اپنی غلطی پر پشیمان ہو اور دوسروں کو پریشان نہ کرے۔

میاں صاحب کی بات سمجھ کر میری گردن شرمندگی کے احساس سے دوبارہ جھک گئی میں اپنے کیئے پر نادم تھا دل ہی دل میں میں نے عہد کرلیا تھا کہ اب چراغ جلے بعد پہاڑی کا رخ کبھی نہ کروں گا اکبر بدستور مجھے سہارا دیئے بیٹھا تھا۔

خدا کی مشیت میں کس کو دخل ہے میاں صاحب نے کہنا شروع کیا اس کا کوئی اشارہ مصلحت سے خالی نہیں ہوتا اگر پریشانیاں آتی ہیں تو

allurdupdfnovels.blogspot.com

آرام اور سکون بھی وہی دینے والا ہے ہمیں ہر حال میں اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے اس زندگی میں سخت امتحان آتے ہیں مایوسی کفر ہے۔
میں سر جھکائے بیٹھا رہا میاں صاحب کچھ توقف کے بعد بولے۔
مجھے علم ہے میرے بچے کہ زمانے نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا ہے لیکن تمہیں اس حال میں بھی خدا کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ اس نے تمہیں امتحان کے قابل سمجھا کیا عجب کہ اس میں بھی اللہ کی کوئی مصلحت ہو اور تمہاری بھلائی کا کوئی پہلو منظور ہو۔
میاں صاحب بڑی محبت اور شفقت کی ساتھ مجھے نصیحتیں کرتے رہے میرے دل پر ان کی باتوں کا کچھ اتنا گہرا اثر ہوا کہ میری آنکھوں سے ساون بھادوں کی جھڑی لگ گئی میں ہچکیوں سے رو پڑا میاں صاحب کی ایک ایک بات میرے ذہن پر اثر چھوڑ رہی تھی میں اپنی کمزوری اور بخار کی شدت کو بھول کر میاں صاحب کی باتوں کی سحر میں کھو گیا

allurdupdfnovels.blogspot.com

مجھ پر گریے کا عالم تھا اکبر خاموشی سے مجھے پکڑے بیٹھا رہا اس نے بھی بڑی عقیدت سے اپنا سر خم کر رکھا تھا تم نے اچھا کیا جو میرے پاس چلے آئے میں خدا سے تمہارے حق میں دعا کروں گا کہ وہ تمہیں صبر و شکر کی توفیق عطا فرمائے اور تمہاری پریشانیاں دور کرے۔

میاں صاحب نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا اب تم گھر جاؤ اور آرام کرو میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں خدا نے چاہا تمہاری طبیعت بھی جلد ہی سنبھل جائے گی۔

اکبر نے جھک کر میاں صاحب کو سلام کیا پھر مجھے گود میں اٹھالیا میں نے رخصت ہوتے وقت میاں صاحب کے نورانی چہرے پر نظر ڈالی تو وہ آنکھیں بند کئے ہوئے تھے اور منہ اوپر اٹھائے غالباً میرے حق میں دعا فرما رہے تھے اکبر مجھے گود میں لئے الٹے قدموں کوٹھڑی سے باہر آ گیا پھر وہ تانگے والے کی مدد سے گھر واپس لے آیا گھر پہنچ کر

allurdupdfnovels.blogspot.com

اس نے ایک بار پھر تانگے والے کو اس کی زائد خدمت کے عوض زیادہ کرایہ دینا چاہا لیکن اس نے صرف اپنی اصل اجرت لی اور خاموشی سے چلا گیا اس کے جانے کے بعد اکبر میرے قریب آ کر بیٹھ گیا اور میرا سر سہلاتے ہوئے پوچھا۔

اب تمہاری طبیعت کیسی ہے زیادہ تھکان تو نہیں محسوس کر رہے؟

نہیں۔ میں نے خاموشی سے کہا پھر اکبر سے ایک گلاس پانی مانگ کر پیا اور آنکھیں بند کر کے دوسری طرف کروٹ لے لی اکبر نے میرے آرام کے خیال سے پھر مجھ سے کوئی بات نہیں کی کچھ دیر بیٹھا آہستہ آہستہ میرا سر سہلاتا رہا پھر اٹھ کر اندر چلا گیا۔

اس کے دوسرے روز سے میری طبیعت سنبھلنی شروع ہو گئی پانچویں روز میں بالکل بھلا چنگا ہو گیا اب نہ نقاہت باقی تھی اور نہ کمزوری یہ سب میاں صاحب کی دعاؤں کا نتیجہ تھا ورنہ میرا ابخار اول تو اتنی جلدی

allurdupdfnovels.blogspot.com

نہ اترتا اور اگر اتر بھی جاتا تو کمزوری مہینوں باقی رہتی اکبر کو میرے صحت یاب ہونے پر بے حد خوشی ہوئی تھی جس روز میں نے غسل صحت کیا، اس روز اکبر نے کہا۔

اب کیا پروگرام ہے تمہارا کیا میاں صاحب سے مل لینے کے بعد بھی تم اپنے پرانے خیالات پر قائم رہو گے؟

کچھ نہ کچھ تو بہر حال کرنا ہوگا میں نے جواب دیا رہا میاں صاحب کا سوال تو میں ان کی عظمتوں کا قائل ہو چکا ہوں اگر وہ مجھے قدم بوسی کی اجازت نہ دیتے تو شاید میرا اپنا بھی مشکل ہو جاتا۔

گویا اب تم راہ راست پر آ گئے ہو۔

یہ سب میاں صاحب کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

اکبر اور میں بہت دیر تک میاں صاحب کی بات کرتے رہے پھر اکبر نے مجھے کریدتے ہوئے پوچھا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

شاہد کیا تم اب بھی مجھے نہ بتاؤ گے کہ اس رات تمہیں کیا حادثہ پیش آیا تھا؟

مجھے افسوس ہے کہ اس سلسلے میں اپنی زبان کھولنے سے قاصر ہوں لیکن تمہیں اتنا ضرور یقین دلا سکتا ہوں کہ اس حادثے کے بارے میں جو قیاس آرائی تم نے کی تھی وہ غلط ہے۔

کیا کوئی ایسی خاص بات ہے جو تم مجھ سے بھی نہیں کہہ سکتے اکبر نے اصرار کیا تو میں نے مجبور ہو کر کہا تم اگر بضد ہو تو میں صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ اس رات میں تمہارے منع کرنے کے باوجود میاں صاحب کے اصلیت کا راز جاننے کے لئے پہاڑی پر چلا گیا تھا وہاں میں نے کیا دیکھا اور کیا سنا اس کے بارے میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتا اگر میں نے ایسا کیا تو میرا دل گواہی دیتا ہے کہ میں ضرور کسی مصیبت میں گرفتار ہوں جاؤں گا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

اکبر نے میری بات سنی تو اس کا منہ حیرت سے کھلا کا کھلا رہ گیا وہ مجھے تعجب خیز نظروں سے گھورتا ہوا بولا۔

مجھے خود بھی حیرت تھی کہ آخر تمہارا بخار ٹوٹنے کا نام کیوں نہیں لے رہا بہرحال خدا کا شکر ہے کہ اب تم میاں صاحب کی دعاؤں کی بدولت روبہ صحت ہو گئے لیکن اتنا ضرور یاد رکھنا کہ اب تم دوبارہ کبھی مغرب کی نماز کے بعد اس پہاڑی کی طرف بھول کر بھی نہ جانا۔

ظاہر ہے کہ ایک بار اپنے کیے کی سزا بھگت لینے کے بعد اب میں دوبارہ وہی غلطی نہیں کر سکتا میں نے صدق دل سے کہا پھر گفتگو کا رخ بدلنے کے لئے بولا میرے نزدیک اب صرف تلاش معاش کا مسئلہ رہ گیا ہے میں کل سے دوبارہ روزگار کی تلاش میں نکلوں گا۔

مجھے یقین ہے کہ خدا تمہیں اس بار ضرور کامیاب کرے گا لیکن میری مانو تو تم اس سلسلے میں بھی میاں صاحب سے ملو مجھے قوی امید ہے کہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

وہ تمہاری مدد فرمائیں گے۔

میرا خیال بھی یہی ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ کچھ دن اور اپنی قسمت آزمالوں اگر کامیابی ہوگئی تو ٹھیک ورنہ پھر میاں صاحب کی قدم بوسی کے لئے ان کے دربار میں حاضری دوں گا۔

دوسرے روز میں نے پھر ملازمت کے سلسلے میں بھاگ دوڑ شروع کر دی جہاں جہاں بھی ذہن نے مشورہ دیا درخواست گزار دی مجھے توقع تھی کہ کہیں نہ کہیں قسمت ضرور یاوری کرے گی لیکن ایک ہفتے تک متواتر صبح سے شام تک ادھر اُدھر بھاگے پھرنے کے باوجود ملازمت نہ ملی اکبر برابر میری دلجوئی کرتا اور ہمت بڑھتا رہتا میاں صاحب سے مل لینے کے بعد میرے خیالات بڑی حد تک بدل گئے تھے میں نے طے کیا تھا کہ اب محنت مزدوری کر کے ایماندارانہ زندگی گزاروں گا مگر ایک روز ایسا واقعہ پیش آیا جس نے میری زندگی کا رخ پھیر دیا

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں ایک بار پھر یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ دنیا میں عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق صرف اسی کو حاصل ہے جس کے پاس دولت ہے اور دولت کے ساتھ طاقت بھی غریب انسانوں کو اس جہاں میں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔

اس روز کپڑے کے ایک بیوپاری نے ترس کھا کر مجھے اپنا حساب کتاب لکھنے اور دوکان پر تھوڑا بہت کام کرنے پر ملازم رکھ لیا تھا تنخواہ پچھتر روپے ماہوار طے کی ہر چند کہ یہ تنخواہ بڑی قلیل تھی لیکن میں نے یہ سوچ کر اسے قبول کر لیا کہ بیکار گھومنے سے بہتر ہے کہ کہیں ٹک جاؤں بعد میں اگر کوئی اچھا موقع ملا تو اس ملازمت کو چھوڑ دوں گا ویسے بھی پچھتر روپے مجھ تنہا آدمی کے لئے کافی تھے۔

دن بھر میں بڑی تندہی سے دوکاندار کا ہاتھ بٹاتا رہا شام ہوئی تو اس نے مجھے کچھ کاغذات دے کر کہا میں ان کا اندراج بھی کھاتے میں کر

allurdupdfnovels.blogspot.com

دوں اس کے حکم کی تعمیل میں رجسٹر لے کر بیٹھ گیا اور سنبھال سنبھال کر
کاغذات کا اندراج کرنے لگا ابھی میں اپنے کام میں منہمک تھا کہ
میری قوت سماعت سے ایک جانی پہچانی آواز ٹکرائی پلٹ کر دیکھا تو
میرا سب سے بڑا دشمن بیرسٹر راشد حسین جس کی وجہ سے میں اس
حالت کو پہنچا تھا بیٹھا دوکان کے مالک سے کسی مقدمے کی بات کر رہا
تھا میری اور راشد حسین کی نظریں چار ہوئیں تو میرے زخم تازہ ہو گئے
میرا دل چاہا کہ اٹھوں اور اٹھ کر اس موذی کا خون کر دوں جس نے
میری زندگی سے تمام خوشیاں چھین لی تھیں مگر مجھے محسوس ہوا جیسے اس
اقدام سے کسی نے مجھے روک لیا ہو میں حقارت سے منہ پھیر کر اپنے
کام میں مصروف ہو گیا میرا خیال تھا کہ راشد حسین نے مجھے ایک
طویل عرصے کے بعد دیکھا ہے اس لئے شناخت نہ کر سکا ہو گا لیکن
راشد حسین نے مجھے نہ صرف دیکھ لیا بلکہ پہچان بھی لیا تھا اس کے

allurdupdfnovels.blogspot.com

جانے کے بعد دوکان کے مالک نے مجھے آواز دے کر بلایا اور مجھ سے نفرت انگیز لہجے میں مخاطب ہوا۔

یہ جو بیرسٹر ابھی میرے پاس بیٹھے تھے کیا تم انہیں جانتے ہو۔؟

ان کا نام بیرسٹر راشد حسین ہے کسی زمانے میں ان ہی کے محلے میں رہا کرتا تھا..........

تم نے راشد حسین کے ہاں ملازمت بھی کی تھی کیوں؟

جی ہاں۔

اس کے بعد کیا ہوا تھا۔ دکان کے مالک نے نفرت و حقارت سے پوچھا۔

میں نے کچھ دنوں بعد ان کی ملازمت چھوڑ دی تھی۔

بکواس کرتے ہو دکاندار نے گرج کر کہا تم نے بیرسٹر کے ہاں چوری کی تھی اس کی لڑکی کا سارا زیور پار کر دیا تھا جس کے عوض تمہیں سات

allurdupdfnovels.blogspot.com

سال تک جیل کی سیر کرنی پڑی تھی۔

یہ سب جھوٹ ہے میں احتجاجاً چیخ اٹھا راشد حسین نے میرے اوپر جھوٹا کیس بنایا تھا۔

دفع ہو جاؤ یہاں سے اور اگر پھر کبھی دکان کے سامنے نظر آئے تو اچھا نہ ہو گا۔

میرا دل تو بہت چاہا کہ اس ساہوکار کے بچے کو کھری کھری سنا دوں ملازمت تو بہر حال چھوڑنی تھی لیکن خیال کر کے کہ بات بڑھانے سے کچھ نہیں حاصل ہو گا میں اپنا سا منہ لے کر وہاں سے چلا آیا پھر ایک بار میرا جی اس دنیا کو آگ لگانے کو چاہا میں قتل عام کرنا چاہتا تھا میرے سینے کے تمام زخم جو وقت نے رفتہ رفتہ رفو کر دیئے تھے ایک بار پھر ہرے ہو کر رسنے لگے میں نے خود اپنے آپ سے کہا۔

شاہد علی اگر تم دنیا میں زندہ رہنا چاہتے ہو تو اس کے لئے تمہیں اپنی

allurdupdfnovels.blogspot.com

روش بدلنی ہوگی تمہارا ماضی ہمیشہ تمہارے حال پر اسی طرح اثر انداز ہوتا رہے گا تم جہاں بھی جاؤ گے جس سے بھی ملازمت کی درخواست کرو گے وہ تم سے تمہاری سابقہ زندگی کے بارے میں ضرور دریافت کرے گا تم اپنے ماضی کو آخر کب تک اور کس کس سے چھپاتے رہو گے۔ وقت اور حالات کے تقاضوں کو سمجھنے کی کوشش کرو دنیا والوں کو جو خوشیاں اور نعمتیں میسر ہیں ان میں تمہارا بھی حصہ ہے لیکن تمہیں اپنا حصہ حاصل کرنے کے لئے اپنے تیور بدلنے ہوں گے دولت اور طاقت کے حصول کے لئے تمہیں ہر اقدام کرنا ہوگا لوہے پر لوہے سے ضرب دینا ہوگا، ورنہ تم یوں ہی گھٹ گھٹ کر مر جاؤ گے۔

میرا ذہن مجھے کچوکے لگاتا رہا ماضی کی تلخ یادیں مجھے جھنجھوڑتی رہی اور پھر .... پھر میں نے ایک اہم فیصلہ کر لیا میں نے طے کر لیا کہ میں دنیا والوں سے اپنے حصے کی خوشیاں زبردستی چھین لوں گا لیکن اس

allurdupdfnovels.blogspot.com

انداز میں کہ انہیں اس کا احساس نہ ہو سکے گھر پہنچ کر جب میں نے اکبر حسین کو حالات سے آگاہ کیا تو اسے بھی صدمہ ہوا مجھے سمجھانے کے لئے بچوں کی طرح اس نے طرح طرح کی دلیلیں پیش کیں مگر میں نے ان نصیحتوں کو ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیا اب میں نے عزم مصمم کر رکھا تھا کہ اپنی متعین کردہ راہوں پر کوئی قدم اٹھانے سے پیشتر ایک بار میاں صاحب سے ضرور ملوں گا۔

رات بھر میں اپنے مستقبل کے بارے میں سوچتا رہا اور بے چینی سے جاگتا رہا صبح ہوئی تو میں نے ناشتہ کیا اور میاں صاحب سے ملنے کے لئے روانہ ہو گیا اکبر کو میں نے نہ تو اپنے فیصلوں سے مطلع کیا تھا نہ ہی اسے یہ بتایا کہ میں کہاں جا رہا ہوں میرا فیصلہ یہ تھا کہ میں آخری بار میاں صاحب کی قدم بوسی کرنے کے بعد چپ چپاتے اس شہر سے کہیں دور چلا جاؤں گا اور نئے سرے سے اپنی زندگی گزاروں گا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میاں صاحب کی کوٹھڑی کے باہر حسب معمول عقیدت مندوں کا ہجوم تھا میں ایک طرف خاموشی سے بیٹھ گیا شام کو کوئی پانچ بجے میری باری آئی میں سر جھکائے اندر داخل ہوا بھوک پیاس سے میرا برا حال ہو رہا تھا ذہن کو پریشان خیالات نے پراگندا کر رکھا تھا لیکن جیسے ہی میں نے کوٹھڑی میں قدم رکھا لوبان کی خوشبو نے میرے دل و دماغ کو تازہ کر دیا مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرے ذہن و دماغ کو تازہ کر دیا مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرے ذہن کی پریشانیاں چھٹ گئی ہوں میں بڑی عقیدت سے آگے بڑھا اور میاں صاحب کو سلام کر کے ان کے سامنے بیٹھ گیا۔

آج کس لئے آئے ہو میرے پاس؟

میاں صاحب کی آواز سن کر میں نے نظر اونچی کی تو لرز اٹھا ان کی آنکھوں میں آج پھر وہی جلالی کیفیت موجود تھی جو میں ایک بار پہلے

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

بھی چھپ کر دیکھ چکا تھا آنکھیں دہکتے انگاروں کی مانند سرخ ہو رہی تھیں اور جسم تھر تھر کانپ رہا تھا چہرے پر شدید غصے کے تاثرات نمایاں تھے مجھے حیرت تھی کہ میاں صاحب جو پچھلی ملاقات پر بڑی نرمی سے پیش آئے تھے آج مجھ سے اس قدر ناراض کیوں ہیں ابھی میں کوئی فیصلہ نہ کر پایا تھا کہ میاں صاحب نے دوبارہ مجھے خوف ناک نظروں سے گھورتے ہوئے کڑک کر پوچھا۔

مردود کس لئے آیا ہے میرے پاس؟

میاں صاحب میں اس شہر سے جا رہا ہوں آخری بار آپ کا دیدار کرنے حاضر ہوا ہوں میں نے بڑی آہستگی سے جواب دیا تو میاں صاحب تلملا کر بولے۔

بزدل !انسانوں سے ڈرنے کے بجائے خدا سے ڈرو کیوں اپنی مٹی پلید کر رہا ہے بیہودے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں خاموش رہا تو میاں صاحب نے جھلا کر کہا۔

اندھا ہو گیا ہے کیا دولت کی ہوس نے تجھے بھی اندھا کر دیا ارے مردود تجھے خوش ہونا چاہیے تھا کہ خدا نے تجھ کو اپنے نیک بندوں میں شمار کر کے پریشانیاں بخش دیں اگر تو پہلے ہی قدم پر ڈگمگا گیا تو آگے چل کر کیا کرے گا۔

میں نے اس بار بھی کوئی جواب نہیں دیا سر جھکائے بیٹھا رہا تو میاں صاحب چیخ کر بولے۔

احسان فراموش، جہنمی، بول کتنی دولت چاہیے تجھے اگر تو خود کو برباد کرنے کے درپے ہے تو میں تجھے اتنی دولت دے سکتا ہوں کہ تو اپنی تمام زندگی کسی کوٹھی میں بڑے آرام سے گزار دے جواب دے اور مستانے، عیاشی کرنے کی ٹھانی ہے چوری اور ڈکیتی کرے گا؟ کیا حرام کے مال سے اپنے پیٹ کا دوزخ بھرے گا؟

allurdupdfnovels.blogspot.com

میاں صاحب کے لہجے میں نہ جانے وہ کون سا جادو تھا کہ میں موم کی طرح پگھل گیا میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے میں بے اختیار اٹھا اور میاں صاحب کے پاؤں پکڑ لئے اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا کوٹھڑی میں صرف میرے رونے کی آواز ابھر رہی تھی میاں صاحب کے ہاتھ تیزی سے تسبیح کے دانوں پر چل رہے تھے کچھ دیر تک وہ جلالی کیفیت میں اپنا سر جھٹکتے رہے پھر انہوں نے پر سکون ہو کر میرے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا اور نرم آواز میں مخاطب ہوئے شاہد علی مت گھبراؤ عزیزم دیر ہے اندھیر نہیں اس کی لاٹھی بے آواز ہے وہ جب رسی کھینچتا ہے تو بڑے بڑے ظالم تباہ و برباد ہو جاتے ہیں تمہیں وقت کا انتظار کرنا ہوگا میرے بچے وقت کا انتظار کرو خود کو سنبھالو۔

میرے اوپر رقت کا عالم طاری تھا مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے میں کسی حقیر

allurdupdfnovels.blogspot.com

تنکے کی طرح تیز و تند موجوں پر بہا جا رہا ہوں میں میاں صاحب کے قدموں پر پڑا سسک رہا تھا انہوں نے مجھے پیار سے مخاطب کیا تو میری ہچکی بندھ گئی میاں صاحب مجھے نصیحت کرتے رہے جب وہ خاموش ہوئے تو میں نے ڈبڈبائی ہوئی نظریں اٹھا کر ان کے نورانی چہرے کو بڑی پر امید نظروں سے دیکھا اور بھرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

میاں صاحب مجھے اپنے قدموں میں رہنے کی اجازت دے دیجئے میں تمام عمر آپ کی خدمت کرتا رہوں گا مجھے دنیا والوں سے نفرت ہو گئی ہے میں اس ماحول میں واپس نہیں جانا چاہتا جہاں میرا دم گھٹنے لگتا ہے مجھے اپنے قدموں میں رکھ لیجئے میاں صاحب! اگر آپ نے میری التجا نہ قبول کی تو میں برباد ہو جاؤں گا۔

میاں صاحب میری اس اچانک درخواست پر ششدر رہ گئے مجھے

allurdupdfnovels.blogspot.com

کچھ دیر تک گھورتے رہے پھر آنکھیں بند کر کے مراقبے میں چلے گئے بڑی دیر تک وہ اسی حالت میں بیٹھے رہے دوبارہ آنکھ کھولی تو ان کی آنکھوں میں حسرت بھری ہوئی تھی مجھے سپاٹ نظروں سے گھور کر قدرے بجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

اللہ کو جو منظور ہے وہ ضرور پورا ہو کر رہے گا تم اگر میرے پاس رہنا چاہتے ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن تمہیں سچے دل سے مجھ سے ایک وعدہ کرنا ہوگا۔

میں آپ کا ہر حکم ماننے کو تیار ہوں میں نے جلدی سے کہا۔

تم یہاں رہو گے تو میرے ہر کام اور عمل سے واقف ہوتے رہو گے لیکن اگر تم نے اس کا تذکرہ کسی اور سے کیا تو تمہارے حق میں بہت برا ہوگا۔

میں نے فوری طور پر حامی بھر لی پھر کچھ دیر بعد میاں صاحب سے

allurdupdfnovels.blogspot.com

دوبارہ آنے کا وعدہ کر کے ان کے کوٹھڑی نما حجرے سے باہر آ گیا میاں صاحب کے قدموں میں زندگی گزارنے کی اجازت مل جانے کے بعد مجھے جس روحانی مسرت کا احساس ہو رہا تھا اس کا بیان کرنا میرے بس سے باہر ہے میں خوشی خوشی گھر کی سمت واپس جا رہا تھا کہ معاً میرے ذہن میں ایک خیال بڑی تیزی سے ابھرا اگر میاں صاحب کے پاس رہ کر میں روحوں کو قبضے میں کرنے کا عمل سیکھ لوں تو مجھے دنیا کے تمام آرام اور تمام آسائشیں میسر آ سکتی ہیں میں راشد حسین کے علاوہ ان تمام لوگوں سے اپنا انتقام لے سکتا ہوں جنہوں نے مجھے کمزور سمجھ کر میرے اوپر ظلم و ستم توڑے ہیں میرے قدم الٹے سیدھے پڑ رہے تھے۔

میں اسی وقت دوڑتا ہوا گھر پہنچا اور اکبر کو بتایا کہ میاں صاحب نے مجھے اپنی پناہ میں لے لیا ہے اکبر کو یقین نہیں آتا تھا آج تک میاں

allurdupdfnovels.blogspot.com

صاحب کے ساتھ کسی دوسرے شخص کو رہنے کی سعادت حاصل نہیں ہوئی تھی شام ہوتے ہی اس کا رشتہ ساری دنیا سے منقطع ہو جاتا میں نے اکبر سے کہا تم خود میرے ساتھ چلو اور دیکھ لو۔

اس نے جواب میں میرا مختصر سا سامان اٹھایا اور ہم دونوں شام سے پہلے ہی پہاڑی پر پہنچ گئے اکبر نے مجھے بھینچ بھینچ کر رخصت کیا اس کی آنکھوں میں آنسو تھے وہ آنسو جن میں میرے لئے بڑی حسرتیں تھیں امنگیں تھیں اور اعتماد تھا اس نے مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ مجھ سے ملنے کے لئے پہاڑی پر آتا رہے گا اور اس نے مجھے ہدایت کی کہ اب میرا کام میاں صاحب کی خدمت کرنا اور وہ روحانی سعادتیں سمیٹنا ہوگا جن سے اب تک اس علاقے کا ہر شخص محروم رہا تھا کئی لوگوں نے میاں صاحب کے ساتھ رہنے کی درخواست کی تھی مگر میاں صاحب نے اپنی تنہائی کی زندگی میں کسی بھی شخص کی مداخلت پسند نہیں کی یہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

واقعی بہت حیرت انگیز بات تھی کہ میاں صاحب نے مجھے منتخب کرلیا تھا۔

میرا عالم عجیب تھا جس وقت میں نے اکبر کو رخصت کیا اور میاں صاحب کے نیم پختہ مکان کی طرف قدم بڑھائے تو مجھے محسوس ہوا کہ میرے اندر کوئی وزن نہیں ہے میں نے ایک عجیب سرور کی لہر اپنے جسم میں دوڑتی محسوس کی میں نے محسوس کیا جیسے میں اب محفوظ ہوں اور باہر کی دنیا کا کوئی شخص مجھے پریشان کرنے کی جرات نہیں کرسکتا سکون اور سرور کی زندگی میری منتظر ہے اس وقت میرے باغیانہ خیالات بھی ختم ہو گئے تھے میں نے پہاڑی کے نیچے دور نظر آنے والی آبادی کو بے نیازی سے دیکھا اور آئندہ زندگی میں نیکیوں اور سچائیوں کا عزم لے کر آگے بڑھا دروازے پر ہی مجھے میاں صاحب کی آواز سنائی دی۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

آجاؤ شاہد میاں۔

میں نے اپنا سامان دروازے پر چھوڑا اور والہانہ انداز میں میاں صاحب کے پیروں پر گر گیا انہوں نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور کہنے لگے خدا کا سایہ تم پر ہو تم حق کے امین رہو میرے بچے یہ نفس بڑا ظالم ہے اسے قربان کرو اور ماضی کو فراموش کر کے ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاؤ۔

وہ پہلی شام جو میں نے اس پہاڑی پر گزاری میری زندگی کی ناقابل فراموش شام تھی جب میاں صاحب کے ارادتمند ایک ایک کر کے رخصت ہو گئے اور روشنیاں سورج کے ساتھ غروب ہو گئیں تو میں نے دیکھا سیاہی اور خاموشی کی ایک پراسرار چادر اس جزیرہ نما پہاڑی پر تن گئی ہے مگر اس شام مجھے کوئی خوف محسوس نہیں ہوا میں نے اس خاموشی میں اطمینان کی ایک گہری سانس لی جیسے کوئی قیدی جیل سے

allurdupdfnovels.blogspot.com

باہر آنے کے بعد آزادی کی مہک محسوس کرتا ہے کچھ یہی میرا حال تھا اس پہاڑی پر میاں صاحب کا راج ہے یہ میاں صاحب کی حکمرانی کا علاقہ ہے یہ دنیا ایک علیحدہ دنیا ہے اور میں میاں صاحب کا مقرب خاص ہوں میں بھی اس علاقے کا مالک ہوں میں خوشی میں جھومتا پہاڑی کے ان گوشوں کی طرف جانے لگا جہاں گھنے درخت تھے اور گہری تاریکی تھی میں اپنا پورا علاقہ آج رات دیکھنا چاہتا تھا یہ خاصی بڑی اور سرسبز پہاڑی تھی دور تک درخت ہی درخت تھے ایک چھوٹا سا گھنا جنگل یہاں آباد تھا میں درختوں کے ایک جھنڈ سے گزر رہا تھا ایک بھاری آواز نے مجھے چونکا دیا۔

خوش آمدید السلام علیکم۔

اس ویرانے میں یہ آواز کہاں سے آئی میں دہشت زدہ ہو گیا مگر فوراً ہی سنبھل گیا مجھے خیال آیا کہ میں میاں صاحب کے علاقے میں کھڑا

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہوں جہاں کی باتیں عام آدمی کی سمجھ میں نہیں آسکتیں میں نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کسی قدر جرات سے جواب دیا۔

وہ علیکم السلام۔مگر آپ ہیں کہاں۔؟

میں تمہارے سامنے ہوں شاہد میاں ہماری ملاقات ہو چکی ہے۔

میں نے دیکھا کہ میرے سامنے وہی بزرگ کھڑے تھے جنہوں نے رات کو جب میں چوری چھپے تاک جھانک کے ارادے سے اس پہاڑی میں داخل ہوا تھا تو مجھے واپس جانے کی تلقین کی تھی وہ اب مسکرا کر مجھے دیکھ رہے تھے انہوں نے آگے بڑھ کر مجھے گلے لگایا

شاہد میاں تم بہت خوش قسمت ہو کہ میاں صاحب نے اپنی غلامی میں تمہیں قبول کر لیا میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔

شکریہ آپ کا۔مگر کیا آپ مجھے یہ نہیں بتائیں گے کہ آپ کون ہیں ہمارا تعارف تو ہوا ہی نہیں اب میں کوئی غیر تو نہیں۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

قطعاً نہیں میرا نام ابوالحسن ہے اور میں میاں صاحب کے غلاموں میں سے ایک ہوں بزرگ نے کہا۔

مگر میں نے آپ کو میاں صاحب کے قریب نہیں دیکھا؟

میں میاں صاحب کے قریب ہی رہتا ہوں صرف میں ہی نہیں بہت سارے دوسرے جنہیں تم دیکھ نہیں سکتے ان سب سے میں تمہیں ملواؤں گا شاہد میاں۔ تم سب کچھ جان جاؤ گے خدا کے مظاہر دیکھنے کے لئے یہ آنکھیں نا کافی ہیں جو تمہارے پاس ہیں تمہیں اپنے دل کی اور ذہن کی آنکھیں روشن کرنا پڑیں گی پھر تم بہت کچھ دیکھنے پر قادر ہو جاؤ گے مجھے یقین ہے کہ میاں صاحب کی ایک نگاہ کرم تمہاری ناتواں بصارت کو روشن کر دے گی تم طلب کس طرح کرتے ہو اور تمہاری طلب میں جذبہ کس قدر ہے یہ سب اسی پر منحصر ہے بزرگ نے میرے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا آؤ میں تمہیں اس پہاڑی

allurdupdfnovels.blogspot.com

کی سیر کراؤں۔

میں حیران وششدر کسی معمول کی طرح ان کے ساتھ ہولیا۔

اور میں نے ایک دوسری دنیا دیکھی وہ دنیا جس کا تصور بھی میں نہیں کر سکتا تھا ابوالحسن ایک بزرگ جن تھے اور ان کی دنیا اس دنیا سے مختلف تھی۔

میاں صاحب کے یہاں رہتے ہوئے مجھے چھ ماہ سے زیادہ عرصہ گزر گیا اس مدت میں، میں نے میاں صاحب کو بہت قریب سے دیکھا ان کے بارے میں جو روائتیں مشہور تھیں وہ حقیقت کا عشر عشیر بھی نہیں تھیں میرا عمل دخل ان کے حجرے میں روز بروز زیادہ ہوتا جارہا تھا میں یکسر بدل چکا تھا میں اب کسی دوسری دنیا کا شخص معلوم ہوتا تھا میری داڑھی بڑھ گئی تھی اور لباس بہت معمولی تھا میں نے میاں صاحب کے حجرے میں جو عجیب وغرب اور حیرت انگیز مناظر دیکھے وہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

ساری دنیا کو ٹھکرا دینے کے لئے کافی تھے میاں صاحب کے حجرے
کے اندر پنجرے میں بند طوطوں سے میری خاصی شناسائی ہو چکی تھی
مگر میاں صاحب کا رویہ ان طوطوں سے ہمیشہ کھنچا کھنچا سا رہتا رات
ہوتی تو اس کمرے میں مختلف قسم کی آوازیں گونجنے لگتیں میاں
صاحب روحوں کے ایک پرے سے ہمکلام ہوتے وہ جب چاہتے
کسی بھی روح کو طلب کر لیتے اور اس سے گھنٹوں ہمکلام رہتے
روحوں کو طلب کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں عملیات میں بھی ید طولی
حاصل تھا وہ اپنے عقیدت مند کی ضرورت دیکھ کر اس کا مدعا خود بیان
کر دیتے تھے ان کے اردگرد اجنہ کا ہجوم تھا ابوالحسن اس ہجوم میں سب
سے زیادہ برگزیدہ شخص سمجھے جاتے تھے رفتہ رفتہ اجنہ سے میری قربت
کچھ اس طرح ہو گئی تھی جیسے میں بھی انہیں میں سے ایک ہوں اب
میں انہیں دیکھ سکتا تھا یا وہ خود اس بات کی ضرورت نہیں سمجھتے تھے کہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

میری نظروں سے اوجھل رہیں ابوالحسن کی مجھ پر خاص شفقت کی نظر تھی وہ مجھے اکثر پہاڑی کے سنسان اور گھنے درختوں والے تاریک گوشے میں لے جاتے جہاں اجنہ کی قیام گاہوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا تھا میاں صاحب کا رفیق ہونے کے سبب وہ سب میرا احترام کرتے تھے ابوالحسن کی نوجوان اور حسین وجمیل لڑکی درشہوار کو اگر کوئی انسان دیکھ لیتا تو اس کے ہوش جاتے رہتے وہ سراپا حسن لڑکی میرے سامنے آتی تھی مگر میں ایک بے نیاز شخص تھا میں پاگل نفس کو مار چکا تھا اور میں اپنے بچے کھچے سرکش نفس کی آلائشوں سے پاک کرنے کی فکر میں تھا نفس کی پاکیزگی ہی سے.........میں میاں صاحب سے کچھ حاصل کر سکتا تھا۔

میاں صاحب کے حجرے کے سامنے صبح سے عصر تک عقیدت مندوں اور ضرورت مندوں کا ایک ہجوم لگا رہتا تھا میاں صاحب سب کی

allurdupdfnovels.blogspot.com

باتیں اطمینان سے سنتے لیکن صرف اسکے حق میں دعا کرتے جو حقیقتاً
ضرورت مند ہوتا دوسروں کو وہ دلاسہ دے کر رخصت کر دیتے تھے
مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ میاں صاحب روشن ضمیر تھے وہ اس
کے سوا بھی کچھ بہت کچھ تھے اس کا اندازہ میری اس سرگزشت پڑھنے
کے ساتھ ساتھ آپ کو بھی ہو جائے گا ان کے عقیدت مندوں میں
مزدوروں سے لے کر بڑے بڑے رؤسا اور اعلیٰ حکام تک شامل تھے
لیکن جہاں عصر کی اذان ہوتی سارا مجمع کائی کی طرح چھٹ جاتا
مغرب کے بعد یہاں بھٹکتی روحوں اور جنوں کا قبضہ ہو جاتا یہ ساری
جگہ پر اسرار ہو جاتی مجھے ابوالحسن درشہوار اور دوسرے جن نظر آنے
لگتے رات کو میاں صاحب کی ہو حق کی آواز اور صدائے الا اللہ اس
قدر زور سے بلند ہوتی کہ پوری پہاڑی تھرتھرا جاتی۔
میں اس تمام عرصے میں ایک سچے عقیدت مند اور خادم کی حیثیت

allurdupdfnovels.blogspot.com

سے میاں صاحب کی خدمت کی اور ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھا
میں سونے سے پہلے ان کے پیر دباتا پنجرے میں بند خبیث طوطے
مجھے چھیڑتا کہ میں اور زور سے پاؤں دابوں میاں صاحب اس
شرارت پر اسے ڈانٹ دیتے اور وہ سہم جاتا لیکن چھ ماہ کے اس
عرصے میں میاں صاحب نے نہ تو مجھے کوئی عمل سکھایا اور نہ ہی میں
روحوں کو طلب کرنے کا وہ راز جان سکا جو اس جگہ کا سب سے حیران
کن مظہر تھا ہر چند کہ میاں صاحب کے تمام کرشمے اور معجزے میرے
سامنے رونما ہوتے تاہم میں ان کی گرد کو نہ پہنچ سکا۔ غالباً اس کی وجہ یہ
تھی کہ میں ابھی ماضی کے کسی انتقامی جذبے سے آلودہ تھا بہر حال
ایک دن مجھے خود کو سنبھالنا پڑا۔

ہوا یہ کہ۔

ایک روز میں حسب معمول رات کے وقت میاں صاحب کے پاؤں

allurdupdfnovels.blogspot.com

دبا رہا تھا میاں صاحب اپنی کھری چارپائی پر آنکھیں بند کئے لیٹے تھے میرا خیال تھا کہ وہ سو چکے ہوں گے اس لئے کچھ دیر بعد میں آہستہ سے اٹھا اور اپنے بستر پر آ گیا جو میں نے میاں صاحب کے کمرے میں ایک کنارے لگا دیا تھا ابھی میں بستر پر لیٹ کر کمر سیدھی بھی نہ کرنے پایا تھا کہ میاں صاحب کی زوردار حق اللہ کی آواز میرے کانوں سے ٹکرائی وجد کی حالت میں وہ ہمیشہ حق اللہ کے نعرے بلند کیا کرتے تھے سوتے میں بھی انکا ورد جاری رہتا اور حق اللہ، حق اللہ، کی مدھم آواز ابھرتی رہتی تھی لیکن اس وقت میاں صاحب کی زوردار حق اللہ کی آواز اتنی تیز تھی کہ میں ہڑبڑا کر اٹھ گیا پلٹ کر دیکھا تو میاں صاحب چارپائی پر بیٹھے نظر آئے ان کا چہرہ زیادہ تر پرسکون رہتا تھا اس وقت غیظ و غضب کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا کپکپاتی ہوئی انگلیاں تسبیح کے دانوں پر بڑی تیزی سے چل رہی تھیں اور انگاروں کی مانند

allurdupdfnovels.blogspot.com

دہکتی ہوئی آنکھیں سامنے جھونپڑی کے دروازے پر مرکوز تھیں۔
میں خاموش بیٹھا میاں صاحب کے چہرے کو تکتا رہا جلال کی حالت میں پہلے بھی کبھی میں نے ان سے مخاطب ہونے کی ہمت نہیں کی تھی کچھ دیر تک میاں صاحب اسی حالت سے دو چار رہے پھر اچانک انہوں نے نظریں گھما کر میری سمت دیکھا اور کرخت آواز میں بولے مردود نا ہنجار خدا نے چاہا تو تیرا انجام بڑا عبرتناک ہوگا۔
میں بری طرح سٹپٹا گیا میاں صاحب کے غصے کی وجہ میری سمجھ میں نہیں آسکی تھی آج سے پیشتر انہوں نے کبھی اس انداز میں مجھ سے کوئی بات نہیں کہی تھی ہمیشہ اولاد کی طرح مجھ سے شفقت محبت سے پیش آتے تھے چنانچہ میرا بوکھلا جانا یقینی بات تھی ابھی میں حیرت سے دو چار تھا کہ میاں صاحب کے ہونٹوں کو دوبارہ جنبش ہوئی وہ اسی جلالی حالت میں بولے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

آمیرے پاس آمیں تجھے بتاؤں گا کہ تیری حقیقت کیا ہے اتنی جلدی اپنی اوقات بھول گیا۔

میاں صاحب کا دوسرا جملہ سن کر میں پسینے میں ہانپتا کانپتا اٹھا اور ان کے سامنے دوزانو ہو گیا لیکن میاں صاحب کی نظریں بدستور اسی جانب جمی ہوئی تھیں جہاں میں پہلے بیٹھا تھا ان کی پلکوں کو ایک معمولی سی جنبش بھی نہیں ہوئی ان کے ہاتھ بڑی تیزی سے کانپ رہے تھے پورا چہرہ مارے غصے کے اتنی شدت سے جھٹکے کھا رہا تھا جیسے اس میں برقی رو دوڑ رہی ہو میں نے ڈرتے ڈرتے زبان کھولی۔

میاں صاحب اگر مجھ سے کوئی بھول ہو گئی ہے تو میں اس کے لئے معافی چاہتا ہوں۔

مظلوم کی آہ کبھی خالی نہیں جائے گی تیرا اقتدار اب وقتی ہے میاں صاحب میری سمت متوجہ ہوئے بغیر کہتے رہے میرے پاس مدد کے

allurdupdfnovels.blogspot.com

لئے مت آنا نابکار! میرے پاس نہ آنا۔

میری سمجھ میں خاک نہیں آ رہا تھا کہ میاں صاحب یہ باتیں مجھ سے کیوں کہہ رہے ہیں میں حیرت واستعجاب کی کیفیت سے دو چار کھڑا پھٹی نظروں سے میاں صاحب کو دیکھتا رہا میرے دل میں خیال آیا کہ کہیں میاں صاحب کو میرے دل کا بھید تو نہیں معلوم ہو گیا جو مجھے سرزنش کر رہے تھے خوف اور دہشت کی لہر اٹھی تو میں سر تا پا لرز اٹھا میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے میں نے آگے بڑھ کر میاں صاحب کے قدم تھام لئے اور گڑگڑا کر بولا۔

میاں صاحب خدا کے لئے مجھے بددعا نہ دیجئے حالات نے منزل کا نشان مجھ سے چھین لیا ہے میں مجبور اور بے بس ہو گیا ہوں میرے والدین کی بے چین روحیں مجھے اس بات کا احساس دلاتی رہتی ہیں کہ ان پر ظلم توڑے گئے ہیں میری بہن کی کربناک چیخیں مجھ سے اپنا حق

allurdupdfnovels.blogspot.com

مانگ رہی ہیں میاں صاحب مجھ پر بڑے ظلم ہوئے ہیں مگر آپ خدا کے لئے مجھے اپنی عنایتوں سے محروم نہ کیجئے۔

میں روتا رہا اور گڑگڑاتا رہا مجھ پر رقت کا عالم طاری تھا نظریں نیچی کئے اور میاں صاحب کے قدم تھامے میں نہ جانے کیا کیا کہتا رہا مجھے ہوش نہیں تھا دوبارہ میں اس وقت چونکا جب میں نے میاں صاحب کے شفیق ہاتھوں کو اپنے سر پر محسوس کیا گھبرا کر نظریں اوپر کیں تو میاں صاحب مجھے محبت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے اب نہ ان کے چہرے پر وہ پہلی جیسی سرخی تھی نہ آنکھوں سے حقارت اور نفرت جھلک رہی تھی وہ بے حد پرسکون نظر آ رہے تھے مجھے رحم طلب اور ڈبڈبائی ہوئی نظروں سے اپنی متوجہ پایا تو بڑی حلاوت سے مخاطب ہوئے۔

کیا بات ہے شاہد علی تم رو کیوں رہے ہو۔؟

میاں صاحب آپ جو چاہیں مجھے سزا دے لیں لیکن خدارا مجھے اپنے

allurdupdfnovels.blogspot.com

قدموں سے دور نہ کریں نہیں تو میں برباد ہو جاؤں گا مجھے آپ کی بد دعا کی نہیں دعاؤں کی ضرورت ہے میاں صاحب مجھے معاف کر دیجئے۔

شاہد علی کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو میاں صاحب نے بڑی محبت سے میرے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا میں اور بھلا تمہارے لئے بد دعا کروں گا۔

لیکن ابھی تو آپ!

او وا چانک میاں صاحب نے دروازے کی طرف تکتے ہوئے جواب دیا تم غلط سمجھے شاہد............وہ باتیں تمہارے لئے نہیں تھیں۔

جی میرا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا اگر میاں صاحب نے وہ باتیں مجھ سے نہیں کہی تھیں؟ تو پھر کس سے کہی تھیں کیا وہ کسی اور سے مخاطب تھے؟ مگر اس وقت وہاں ہمارے سوا کوئی اور تو موجود نہیں تھا میں ابھی ان باتوں پر غور کر ہی رہا تھا کہ میاں صاحب نے کہا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

ابھی تم ان باتوں کو نہیں سمجھ سکو گے رفتہ رفتہ سب جان جاؤ گے جلد بازی اچھی چیز نہیں صبر کرو، جاؤ اب سو رہو رات زیادہ ہو گئی ہے۔

میں خاموشی سے اٹھا اور آنسو پونچھتا اپنے بستر پر جا کر لیٹ رہا میاں صاحب کی محبت آمیز گفتگو نے میرے دل کا خوف دور کر دیا تھا لیکن میں بدستور یہی سوچ رہا تھا کہ آخر وہ کون تھا جسے میاں صاحب اتنی حقارت سے سرزنش کر رہے تھے کافی دیر تک میں اس بات پر غور کرتا رہا پھر میری آنکھ لگ گئی مگر دوسرے روز وہ بات میری سمجھ میں آ گئی جس نے مجھے گزشتہ رات پریشان کر رکھا تھا۔

حسب دستور اس روز بھی صبح ہی سے میاں صاحب کے حجرے کے سامنے عقیدت اور ضرورت مندوں کا ہجوم جمع ہونا شروع ہو گیا تھا اور میاں صاحب ان کی تسلی تشفی اور خیر و برکت کے کاموں میں مصروف تھے میں ہمیشہ کی طرح میاں صاحب کے قریب زمین پر بیٹھا ان کے

allurdupdfnovels.blogspot.com

پاؤں آہستہ آہستہ دبا رہا تھا کہ باہر سے تیز تیز چہ میگوئیاں کی آوازیں ابھرنی شروع ہوئیں میاں صاحب جو کچھ دیر پیشتر تک پرسکون بیٹھے تھے یک لخت سنجیدہ ہو گئے مجھے مخاطب کر کے بولے۔

شاہد علی جاؤ اس مردود کو اندر بلا لاؤ وہ باز نہیں آیا حالانکہ میں نے اسے کل رات یہاں آنے کے لئے منع کیا تھا جاؤ اسے لے آؤ اس کے پاس وقت کم ہے وہ مجھ سے ملنے کے لئے انتظار کی زحمت برداشت نہیں کرسکتا میں بھی اسی کا منتظر تھا۔

میاں صاحب نے ہر چند کے بلانے والے کے بارے میں مجھے کوئی اشارہ نہیں دیا تھا پھر بھی میں خاموشی سے اٹھا اور باہر آ گیا جہاں عقیدت مندوں کا ہجوم تھا باہر نکلتے ہی میری نظر سب سے پہلے جس شخص پر پڑی وہ پولیس کا کوئی ایس پی تھا باوردی ہونے کی وجہ سے میں نے اس کے عہدے کو جان لیا تھا ایس پی کے ساتھ دو سپاہی بھی

allurdupdfnovels.blogspot.com

موجود تھے معاً میرے ذہن میں میاں صاحب کی رات والی کیفیت
ابھری تو میں کچھ سوچ کر ایس پی کے قریب گیا اور بولا۔
کیا آپ میاں صاحب سے ملاقات کی غرض سے تشریف لائے ہیں
ہوں ایس پی کے چہرے سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ بڑی سخت گیر طبیعت
کا مالک ہے مجھے سر سے پاؤں تک گھورتے ہوئے بولا تم کون ہو؟
میں میاں صاحب کا ایک ادنیٰ خادم ہوں جناب۔
جاؤ میاں صاحب کو اطلاع کر دو کہ ایس پی آپ سے ملنا چاہتے ہیں
کیا آپ کچھ دیر انتظار نہیں کر سکتے میں نے دبی زبان میں دریافت کیا
تو ایس پی درشت لہجے میں بولا۔
بکومت! جو کچھ کہا جا رہا ہے وہ کرو میاں صاحب سے کہنا مجھے جلدی
ہے ذرا جلدی وقت دے دیں۔
بہتر ہے میں نے ایس پی پر ایک نظر ڈالی اور کہا تشریف لے چلیے

allurdupdfnovels.blogspot.com

میاں صاحب کو آپ سے مل کر خوشی ہو گی۔

سپاہیوں نے ایس پی کے ساتھ آگے بڑھنے کی کوشش کی تو میں نے انہیں منع کر دیا اور صرف ایس پی کو ساتھ لئے اندر داخل ہوا میاں صاحب کی نظریں دروازے ہی کی سمت تھیں ایس پی نے نظریں چار ہوتے ہی جلدی سے میاں صاحب کو سلام کیا پھر آگے بڑھ کر بڑے انکسار کے ساتھ ان کے سامنے فرش پر بچھی ہوئی میلی دری پر بیٹھ گیا میاں صاحب کی نظریں برابر اسی کے چہرے پر مرکوز تھیں میں سامنے سے ہٹ کر میاں صاحب کے دائیں جانب کھڑا ہو گیا میرا دل گواہی دے رہا تھا کہ آج کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے۔

میاں صاحب ایس پی نے کچھ توقف کے بعد کہا میں آپ کی خدمت میں بڑی امیدیں لے کر حاضر ہوا ہوں۔

کہو کیا کہنا ہے میاں صاحب نے سرد مہری سے جواب دیا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

ایس پی صاحب نے میری طرف نظریں اٹھائیں میں بھانپ گیا کہ وہ میاں صاحب سے تخلیے میں کوئی راز کی بات کہنا چاہتا ہے اس لئے میری موجودگی اسے پسند نہیں میں نظریں جھکا کر جانے کے ارادے سے آگے بڑھا تو میاں صاحب نے ہاتھ کے اشارے سے مجھے منع کر دیا اور ایس پی سے خشک لہجے میں بولے۔

یہ میرے بھروسے کا آدمی ہے تم جو کچھ کہنا چاہتے ہو اس کی موجودگی میں بھی کہہ سکتے ہو۔

ایس پی نے سر تسلیم خم کر دیا اور میاں صاحب سے متوجہ ہو کر سرگوشی کے لہجے میں کہا۔

حضور میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے حق میں بہتری کی دعا کریں۔

پریشانی کیا درپیش ہے۔ تمہیں۔ میاں صاحب کا لہجہ ابھی تک سپاٹ تھا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں ایک چکر میں پھنس گیا ہوں ایس پی نے رکتے رکتے کہا پھر کچھ سوچ کر بولا بات دراصل یہ ہے میاں صاحب کہ کچھ افراد زبردستی مجھے ایک بے بنیاد الزام میں پھنسانا چاہتے ہیں۔

اگر الزام بے بنیاد ہے تو پھر تمہیں خطرہ کس بات کا ہے میاں صاحب نے بے نیازی سے کہا۔

بات کچھ ایسی ہے میاں صاحب کہ مجھے آپ کے حضور آنا پڑا مجھے یقین ہے کہ اگر آپ میرے حق میں دعا کریں تو میں ہر مصیبت سے چھٹکارا حاصل کر سکتا ہوں میں تمام عمر آپ کا غلام بنا رہوں گا میاں صاحب۔

میرا غلام میاں صاحب کا چہرہ اچانک سرخ ہو گیا نفرت سے ایس پی کو گھور کر بولے جو شخص ہوس کا غلام ہو وہ کسی اور کی غلامی کیا کرے گا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں نے محسوس کیا کہ میاں صاحب کا جواب سن کر ایس پی مظاہر کے چہرے کر رنگ فق ہو گیا تھا لیکن فوراً ہی اس نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

میاں صاحب انسان غلطیوں کا پتلا ہے آپ اگر چاہیں تو خدا سے میری غلطی معاف کرانے کی سفارش کر سکتے ہیں۔

میں اور تجھ جیسے شیطان کی سفارش کروں گا میاں صاحب نے غصے سے لرزتے ہوئے جواب دیا اگر خیریت چاہتا ہے تو چلا جا میرے سامنے سے نابکار مردود۔

ایس پی کو غالباً میاں صاحب سے اس جواب کی امید نہیں تھی ایک ثانئے کے لئے وہ خالی خالی نظروں سے میاں صاحب کو تکتا رہا پھر اسے اپنی سبکی کا احساس ہوا تو قدرے سخت لہجے میں بولا۔

میاں جی تم اگر میرا کام کر دو تو میں تمہیں منہ مانگی قیمت دے سکتا ہوں

allurdupdfnovels.blogspot.com

تو مجھے معاوضہ دے گا ذلیل ،میاں صاحب اچانک جلالی کیفیت میں آ کر بولے کیا تیرا یہ خیال ہے کہ میں تیرے اقتدار سے متاثر ہو کر تیری بدمعاشیوں میں تیرا ہاتھ بٹاؤں گا جا دفع ہو جا۔

تم بکتے ہو،ایس پی بھی جھلا کر غصے میں اٹھ کھڑا ہوا اور دانت پیس کر بولا میں صرف یہی دیکھنے آیا تھا کہ تم کچے عقیدے کے بھولے بھالے اور معصوم لوگوں کو کس طرح لوٹ رہے ہو لیکن اب تمہارا یہ بزنس نہیں چلے گا میں آج ہی تمہارے وارنٹ گرفتاری جاری کراتا ہوں پھر دیکھتا ہوں کہ تم کتنے پہنچے ہوئے اور خود اپنے بچاؤ کے لئے کیا کرتے ہو۔

کم بخت تو مجھے آزمانے آیا تھا تو بھول گیا میں نے رات ہی تجھے یہاں آنے سے منع کیا تھا رات میں ذرا دیر سے پہنچا کاش میں پہلے پہنچ جاتا دیکھنا چاہتا ہے کہ میں تیرے بارے میں کیا جانتا ہوں لے دیکھ کہ تیرے یہاں آنے کا اصل مقصد کیا ہے میاں صاحب سرتاپا تھر

allurdupdfnovels.blogspot.com

تھراتے ہوئے بولے پھر انہوں نے سیدھا ہاتھ اٹھایا اور شہادت والی انگلی سے بائیں جانب اشارہ کیا اور کڑک کر ایس پی سے کہا ادھر دیکھ بدقماش وہ ہے تیرے آنے کا سبب۔

ایس پی کی ساتھ میری نظر میں بھی سمت اٹھ گئی جدھر میاں صاحب نے انگلی سے اشارہ کیا تھا دوسرے ہی لمحے میری آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں جو کچھ میری آنکھوں نے دیکھا وہ بڑا نا قابل یقین تھا ہو سکتا ہے کہ آپ میری اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کریں لیکن جو کچھ میں نے دیکھا وہ خواب نہیں بلکہ حقیقت تھی جس طرف سے میاں صاحب نے شہادت کی انگلی کی تھی وہاں کچے فرش پر ایک نوخیز حسینہ لیٹی نظر آ رہی تھی لیکن ایک روندی ہوئی لاش کی صورت میں اس کا جسم برف کی سل کی مانند سفید پڑا ہوا تھا جسم کے کپڑے جن پر جگہ جگہ خون کے دھبے جمے ہوئے تھے اس بری طرح پھٹے ہوئے تھے کہ ان سے

allurdupdfnovels.blogspot.com

ستر پوشی بھی نہیں ہو رہی تھی اس کے برہنہ سینے اور عریاں رانوں پر جا بجا تیز ناخنوں کے کھروچنے صاف دکھائی دے رہے تھے اور گالوں پر دانت کے زخم نظر آرہے تھے آنکھیں اس طرح کھلی ہوئی تھیں جیسے اسے خود بھی اپنی حالت پر سکتہ ہو رہا ہو برف کی طرح سفید چہرے پر معصومیت ہی معصومیت پھیلی ہوئی تھی میں نے لاش پر سے نظر ہٹا کر ایس پی کی طرف دیکھا تو وہ ہکا بکا کھڑا نوخیز حسینہ کی لاش کو سہمی ہوئی نظروں سے دیکھے جا رہا تھا اس کے چہرے پر خوف و دہشت کی پرچھائیاں لرز رہی تھیں حجرے میں موت کا سناٹا طاری تھا اچانک میاں صاحب کی آواز سناٹے کا سینہ چیرتی ہوئی ابھری۔

وحشی درندے تیرا نامہ اعمال اس کی زبانی بیان کرواؤں میں اس حیا کی پتلی کی زبان سے تجھے تیری کمینگی کی داستان سنوانے کی طاقت بھی رکھتا ہوں تیرا گناہ تیرے سامنے ہے اب اور کیا دیکھنا چاہتا ہے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

ایس پی میاں صاحب کی آواز سن کر یوں چونکا جیسے کوئی بھیانک خواب دیکھتے دیکھتے ڈر کر جاگ اٹھا ہو۔ اس نے میاں صاحب کی طرف خوف زدہ نظروں سے دیکھا پھر کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن میاں صاحب نے اسے اس کا موقع نہیں دیا اور جلالی حالت میں بولے۔

جا چلا جا یہاں سے مردود تو نے اسے پامال کیا خدا تجھے پامال کرے گا۔

ایس پی نے جواب میں نظریں نیچی کر لیں ایک لمحے تک وہ کسی بت کی طرح اپنی جگہ کھڑا رہا پھر تیزی سے پلٹا اور لمبے لمبے قدم اٹھاتا حجرے سے باہر نکل گیا میں نے اس کے جانے کے بعد دوسری بار اس لڑکی کی لاش کو دیکھنے کے لئے نظریں گھمائیں تو وہ وہاں موجود نہیں تھی ٹھیک اسی لمحے باہر گولی چلنے کا دھماکہ ہوا اور میاں صاحب ٹھہری ہوئی آواز میں بولے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

وہ اپنی سزا کو پہنچ گیا۔

میں تیزی سے لپک کر باہر گیا تو دیکھا کہ ایس پی خون میں لت پت پتھروں میں اوندھا پڑا تھا دیکھتے ہی دیکھتے لوگوں کا ہجوم جمع ہو گیا میرے دریافت کرنے پر میاں صاحب کے ایک عقیدت مند نے بتایا کہ ایس پی جس وقت حجرے سے باہر نکلا اس کے چہرے پر الجھن اور پریشانی کے گہرے تاثرات نمایاں تھے اپنے ساتھ آنے والے سپاہیوں کے قریب پہنچ کر اس نے ان دونوں کو کچھ ہدایت دی پھر ہولسٹر سے پستول نکال کر نال کنپٹی سے لگائی اور لبلبی دبا دی میں معلومات کر کے واپس حجرے میں گیا تو دیکھا کہ میاں صاحب ہاتھ اٹھائے دعا کرنے میں مشغول تھے ان کے چہرے پر اس وقت غیظ و غضب کے بجائے نور کی کرنیں نچھاور ہو رہی تھیں۔ میں آہستہ سے آگے بڑھ کر میاں صاحب کے قریب بیٹھ گیا اور ان کے پاؤں

allurdupdfnovels.blogspot.com

دبانے لگا میاں صاحب نے ہاتھ پھیلائے اور آنکھیں بند کئے کسی کے حق میں دعا مانگنے میں مصروف تھے۔

اس واقعے کے بعد مجھے اپنے ذہن کے کسی گمشدہ کونے میں موجود اپنے نفس کی خباثت کو نکالنا پڑا میں نے خود کو عبادت میں مشغول کیا اور اپنی ساری توجہ میاں صاحب کی خدمت میں اور وظائف پر صرف کردی میں بہرصورت میاں صاحب کی نظر میں ایک سچے عقیدت مند کی صورت میں آنا چاہتا تھا۔

جس روز ایس پی والا حادثہ پیش آیا اس روز کے بعد سے میاں صاحب کی مہربانیاں میرے ضمن میں بڑھنی شروع ہو گئیں اب انہوں نے مجھے چھوٹے چھوٹے وظیفے بتانے شروع کر دیئے تھے دو ماہ کے اندر اندر میں بہت سارے عملیات کا عامل بن گیا پھر رفتہ رفتہ میاں صاحب کی عنایتیں اور بڑھیں تو میں نے ان کی ہدایت پر چلے کھینچنے

allurdupdfnovels.blogspot.com

شروع کر دیئے آٹھ ماہ تک میاں صاحب نے مجھے دن رات چلوں اور جالی جمالی وظیفوں میں ایسا مشغول رکھا کہ مجھے خود اپنی ذات تک کا ہوش باقی نہ رہا پھر جب مجھے ذرا سکون ملا تو میں نے محسوس کیا کہ میرے اندر بھی میاں صاحب جیسی کچھ صفات آچکی ہیں اب وہ اپنے چھوٹے موٹے ضرورت مندوں کو میرے حوالے کر دیا کرتے تھے اور میں ان لوگوں کو حسب حیثیت اپنی روحانی قوتوں سے فیض پہنچایا کرتا تھا مگر جو سچ پوچھے تو میں اب بھی مطمئن نہ تھا مجھے کسی کسی وقت یہی فکر لاحق ہو جاتی کہ کس طرح میاں صاحب سے روحوں کو بلانے کا عمل سیکھ لوں کئی بار یہ سوچ کر میاں صاحب کے سامنے گیا کہ ان سے مدعا بیان کر دوں لیکن ہر بار میری ہمت جواب دے جاتی بعد میں مجھے اپنی کم ہمتی پر غصہ بھی آتا لیکن نہ جانے کیوں روحوں کو قبضے میں کرنے اور انہیں طلب کرنے کا عمل دریافت کرنے کے سلسلے میں

allurdupdfnovels.blogspot.com

میاں صاحب کے روبرو میری زبان ہمیشہ گنگ ہو جایا کرتی تھی۔

اس طرح چار سال گزر گئے۔

چار سال، میں میاں صاحب کے قریب اور ان کی ہدایات کی روشنی میں علوم روحانی سیکھتا رہا مجھے یاد نہیں رہا کہ میں نے مشکل ترین چلے کھینچے میں کس قدر وقت صرف کیا مجھے اتنا یاد ہے کہ میں پہاڑی کے سنسان گوشوں میں تن تنہا رات رات بھر اپنا عمل جاری رکھتا درشہوار میرے لئے کھانا لاتی تھی اور ابوالحسن میری نگداشت کرتے میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ میں نے اپنی خواہشوں اور جذبوں کو بھلا دیا تھا لیکن درشہوار کے حسن و جمال میں کچھ ایسا اثر تھا کہ اس کی طرف میں نگاہیں اٹھاتے ہوئے جھجکتا تھا ابوالحسن مجھے اپنے خاندان کا ہی کوئی فرد سمجھتے تھے پہاڑی پر بسنے والے تمام اجنہ میرے باب میں اب بہت زیادہ بے تپاک ہو گئے تھے میاں صاحب کی صحت گرنے لگی

allurdupdfnovels.blogspot.com

تھی چار سالوں میں اکبر کئی بار میرے پاس آیا اور میرے روز بدلتے ہوئے حلیئے اور لمبی داڑھی کو دیکھ دیکھ کر حیران رہ گیا میرے لہجے اور انداز میں تبدیلی آ گئی تھی میں قمیض اور پاجامے میں ملبوس بہت سادہ اور بڑی پاکباز زندگی گزار رہا تھا اکبر میرا دوست تھا اور وہ مجھے کشاں کشاں ملنے آ جاتا تھا مگر میں اکبر سے ملنا نہیں چاہتا تھا اکبر کے آنے سے مجھے اپنا ماضی یاد آ جاتا تھا اس کی صحبتوں سے مظالم اور ناانصافی کے وہ تمام سلسلے مل جاتے تھے جن سے میں گریز کر کے یہاں آیا تھا میں پہاڑی سے نیچے نہیں دیکھنا چاہتا تھا کہ وہاں مجھے اندھیرے نظر آتے تھے انسان جو ہمیشہ ایک ساتھ رہنے پر اصرار کرتے ہیں لوگ کہتے ہیں وہ غول پسند ہیں مگر یہی ساتھ رہنے والے لوگ ایک دوسرے کے دشمن ہیں ان میں انتشار ہے اور ان کے نفس پراگندہ ہیں میاں صاحب سے ملنے جو ضرورت مند آتے تھے وہ اپنے ساتھ

allurdupdfnovels.blogspot.com

بھیانک داستانیں لئے آتے تھے ایسی لرزہ خیز کہانیاں جنہیں سن کر میں کانپ کانپ جاتا تھا ہر شخص دوسرے پر ظلم کر رہا تھا بعض اوقات میرا جی چاہتا تھا کہ میں ظالموں کو عبرتناک سزائیں دوں مجھ سے وہ غریب اور معذور لوگ نہیں دیکھے جاتے تھے جنہیں آسودہ حال اور طاقتور لوگوں نے پیس ڈالا تھا جس کی شکایت سنیئے وہ ایک داستان غم لئے ہوئے آتا تھا ان لوگوں سے انسانیت کے شرمناک واقعات سن کر اس دنیا سے میرا دل اچاٹ ہو گیا اور میں زیادہ انہماک سے اپنی عبادت اور ریاضت میں غرق ہو گیا اب میں تھا اور مختلف وظائف تھے میری راتیں تھیں اور میری ریاضت تھی میاں صاحب تھے اور میری خدمت تھی میرے اس انہماک کا مل کا نتیجہ یہ نکلا کہ ارادت مندوں کا ایک ہجوم میرے گرد بھی جمع ہونے لگا میری زبان میں بھی کچھ ایسی تاثیر پیدا ہو گئی کہ میری دعائیں قبول ہونے لگیں میاں

allurdupdfnovels.blogspot.com

صاحب اس بات پر بہت خوش تھے میں عموماً چھوٹے میاں صاحب کے نام سے پکارا جانے لگا میں عرفان و آگہی کی منزلوں سے گزر رہا تھا میری نظر میں میاں صاحب کا مرتبہ اور بلند ہو رہا تھا۔

ہر ماہ کے آخر میں بدھ کے روز صبح سویرے میاں صاحب کے حجرے کے باہر ایک نشست جمتی تھی یہ سلسلہ اس وقت سے جاری تھا جب میں یہاں آیا تھا اس میں میاں صاحب ایک عالم شخص کی حیثیت سے داخل ہوتے اس نشست میں ہر مذہب کے عالم و فاضل اشخاص آتے اور وحدت الوجود فلسفہ حیات اور تصوف پر بڑی آزادنہ گفتگو کرتے عام طور پر ان کی گفتگو بہت سادہ انداز میں ہوتی تھی صرف ایک نوجوان طالب علم تھا جو بڑا ذہین اور فطین معلوم ہوتا تھا گفتگو میں اس کا لہجہ کس قدر گستاخی کا ہو جاتا مگر میاں صاحب مسکراتے رہتے اور اسے خوش اخلاقی اور شیریں بیانی سے سمجھاتے کہ وہ فوراً ہی

allurdupdfnovels.blogspot.com

معذرت کرنے لگتا مجھے یہ طالب علم جس کا نام سلیم تھا بہت پسند تھا وہ
میرا بھی بڑا لحاظ کرتا تھا ویسے اس کا رجحان کچھ الحاد کی جانب زیادہ تھا
انہی لوگوں میں ایک بڑا پنڈت بھی تھا جس کا سر گھٹا ہوا اور لباس خاص
ہندو پنڈتوں جیسا تھا وہ سنسکرت اور ہندوستان کی قدیم زبانوں کا ماہر
تھا اتنا بڑا پنڈت نہ جانے کیسے میاں صاحب کے پاس ہر ماہ آخری
بدھ کو اس مناظرے میں شریک ہونے آجاتا تھا میاں صاحب اسے
بڑی قدر و منزلت سے بٹھاتے مگر مجھے وہ شخص بالکل اچھا نہ لگتا تھا میں
نے ہمیشہ اس کی نظروں میں کینہ دیکھا وہ طنز کرتا تھا اور بڑے
خوبصورت انداز میں میاں صاحب اور ان کے مسلک کو ہدف بناتا تھا
ابوالحسن نے مجھے بتایا کہ یہ پنڈت ایک دن عام ضرورت مند کے
روپ میں میاں صاحب سے ملنے آیا وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ میاں
صاحب جن کی دور دور دھوم ہے اصل میں کیا ہیں جب وہ ضرورت

allurdupdfnovels.blogspot.com

مندوں کی بھیڑ میں بیٹھ گیا تو اسے میاں صاحب نے فوراً اندر بلا لیا بڑی عزت سے بٹھایا، انہوں نے اس سے کہا۔

پنڈت جی۔ آپ نے کیسے زحمت کی؟

پنڈت میاں صاحب کی اس ادا پر بہت جز بز ہوا اور سنبھل کر بولا میں نے آپ کے متعلق بہت کچھ سنا ہے مگر جو سنا ہے اس پر مجھے یقین نہیں میری نظر میں میرے عقیدے زیادہ پختہ اور حق کے قریب ہیں آپ نے مجھے پہچان لیا، میں سمجھتا ہوں یہ کوئی بڑی بات نہیں یہ دو تین تماشے تو عام آدمی بھی جانتے ہیں یقیناً آپ نے اس میں کوئی ریاضت کی ہوگی میں تو آپ سے فلسفہ حق پر کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں ممکن ہے میں آپ سے کچھ حاصل کر سکوں یا ممکن ہے میں آپ کو کچھ سمجھا سکوں۔

پنڈت کی بات سن کر میاں صاحب مسکرائے اور انہوں نے کہا ٹھیک

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہے اونکارناتھ جی آپ یہاں آیا کیجئے مجھے آپ سے گفتگو کر کے بڑی خوشی ہو گی۔

پنڈت چلا گیا اور پھر ہر ماہ کے آخری بدھ کو اس قسم کی نشست کی طرح پڑ گئی مختلف عقائد کے لوگ اس میں شریک ہونے لگے مگر پنڈت اونکارناتھ صرف وہ واحد شخص ہے جو مسلسل پانچ چھ سال سے یہاں آ رہا ہے گو اس کے اطوار میں اب پہلی جیسی ناشائستگی نہیں ہے تاہم اب بھی وہ میاں صاحب کو قائل کرنے یا انہیں زیر کرنے کا ارادہ ذہن میں رکھتا ہے اس پنڈت کو بھی کچھ غیر معمولی ماورائی اور روحانی قوتیں حاصل ہیں اور اس کا شمار ہندو مذہب کے بڑے عالموں میں ہوتا ہے ابوالحسن کی زبانی پنڈت اونکارناتھ کے بارے میں یہ تفصیل سن کر مجھے اس سے شدید نفرت ہو گئی تھی اور شاید وہ بھی اس بات سے واقف تھا کہ میں اسے اچھی نظر سے نہیں دیکھتا ہم دونوں میں ایک

allurdupdfnovels.blogspot.com

طرح کا تناؤ تھا میں اب ہر اس شخص کے خلاف تھا جو میاں صاحب کے علم و فضل کو شک کی نظروں سے دیکھتا تھا بہر حال میاں صاحب کی ایما تھی پنڈت آتا رہا، اس کے ہونٹوں پر لطیف مسکراہٹ کھیلتی رہتی تھی اس نے میاں صاحب کو اشتعال دلانے کی بارہا کوشش کی۔ اور ہر بار میاں صاحب نے صبر و سکون کے ساتھ اس کی بات سنی وہ اسے بچوں کی طرح سمجھاتے رہے ایک دو بار پنڈت اونکار ناتھ نے اپنے چیلوں پر جادو کر کے عام ضرورت مندوں کی شکل میں میاں صاحب کے پاس علاج کے لئے بھیجا میاں صاحب انہیں پہچان گئے اور انہوں نے ان چیلوں کو یہ کہہ کر رخصت کر دیا کہ اونکار ناتھ سے میرا سلام کہنا اور کہنا کہ اس تکلف کی کیا ضرورت تھی۔

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

غرضیکہ پنڈت اونکار ناتھ کی ایک نہ چل سکی مجھے حیرت تھی کہ میاں صاحب اس کی مسلسل گستاخیوں کے باوجود اسے یہاں آنے سے کیوں نہیں روکتے اور اب جب کہ ان کی صحت گرنے لگی تھی یہ مناسب نہیں تھا کہ وہ اس قسم کی نشستوں میں حصہ لیں میاں صاحب اب زیادہ تر پلنگ پر پڑے پڑے لوگوں سے ملتے اور ان کی مدد کرتے تھے بہت سے لوگوں کو میں نمٹا دیا کرتا تھا چھ سات سال کی اس رفاقت میں میاں صاحب کے ان گنت کرشمے میری نظر سے گزرے لیکن ایک روز ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس سے میری عقل دنگ رہ گئی اور میں یہ سوچنے لگا کہ میاں صاحب اسی دنیا کے کوئی آدمی ہیں یا ان کا تعلق کسی اور مخلوق سے ہے مجھے یقین ہو گیا تھا کہ میاں صاحب کو قطب کا درجہ مل چکا ہے۔

اس رات میں میاں صاحب کے پاؤں دبا رہا تھا وہ آنکھیں بند کئے

allurdupdfnovels.blogspot.com

لیئے تھے لیکن ان کے ہونٹ برابر ہل رہے تھے یہ بات کوئی ایسی تعجب خیز نہیں تھی اس لئے کہ جب تک میاں صاحب پوری نیند نہ سوجاتے ان کے ہونٹ کسی نہ کسی وظیفے کے ورد میں متحرک رہتے تھے میں میاں صاحب کے چہرے کو دیکھ رہا تھا جو بہت کمزور ہو چکا تھا ان کی آنکھوں کے گرد حلقے پڑنے لگے تھے اور جبڑے کی ہڈیاں ابھر آئی تھی جسمانی طور پر وہ اس درجہ لاغر ہو چکے تھے کہ بظاہر ہڈیوں کا پنجر نظر آتے تھے ان دنوں انہوں نے کھانا پینا چھوڑ رکھا تھا چوبیس گھنٹوں میں بمشکل آدھی روٹی حلق کے نیچے اتر پاتی تھی لیکن ان کی آواز میں اب بھی وہی پہلی جیسی گھن گرج باقی تھی میں اپنے کام میں مصروف تھا کہ اچانک میاں صاحب نے آنکھیں کھول دیں اور میری طرف دیکھنے لگے اس وقت ان کی آنکھوں میں پہلی بار میں نے بے چینی دیکھی تھی چند ثانئے تک وہ مجھے گھورتے رہے پھر بولے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

شاہد علی ۔ مجھے اس وقت ایک ضروری کام سے دور جانا ہے ہو سکتا ہے کہ میں صبح دیر سے واپس لوٹوں تم اس کا خیال رکھنا کہ کسی کو میری غیر موجودگی کا علم نہ ہونے پائے ۔

فوری طور پر میرے ذہن میں یہی خیال ابھرا کہ غالباً میاں صاحب کا ذہن بہک چکا ہے جو وہ ایسی باتیں کہہ رہے ہیں لیکن میں نے خود پر قابو پاتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔

میاں صاحب آپ کچھ دنوں کے لئے عقیدت مندوں سے ملنا ترک کر دیں آپ کو صرف آرام کی ضرورت ہے ۔

آرام کا وقت بھی قریب آنے والا ہے شاہد میاں ۔ میاں صاحب نے سرد آہ بھر کر کہا پھر سنجیدگی سے بولے اس وقت جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے غور سے سنو تمہیں اس بات کا سختی سے خیال رکھنا ہو گا کہ کوئی شخص میری غیر موجودگی سے باخبر نہ ہونے پائے ۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

لیکن اتنی رات گئے آپ جائیں گے کہاں۔؟

مجھے ایک دوسرے شہر میں جانا ہے ایک ضرورت مند نے مجھے یاد کیا ہے۔

دوسرے شہر۔ میں نے قدرے حیرت سے دریافت کیا لیکن آپ اتنا لمبا سفر کیسے کریں گے۔؟

خدا کا حکم ہو تو ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے شاہد علی تم اب جا کر سو جاؤ اور جو کچھ میں نے کہا ہے اس کا خیال رکھنا۔

میاں صاحب نے مجھے ہدایت کی پھر بڑی مشکل سے ہانپتے کانپتے اٹھ بیٹھے۔

میرے دل کو میاں صاحب کی حالت محسوس کر کے شدید دھچکا لگا ایک طرف تو یہ خیال مجھے پریشان کر رہا تھا کہ میاں صاحب غالباً اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھے ہیں دوسری طرف یہ فکر لاحق تھی کہ اگر خدانخواستہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

میاں صاحب خدا کو پیارے ہو گئے تو میں نے جو کچھ نہیں حاصل کیا ہے وہ کس طرح حاصل کر سکوں گا میاں صاحب کی بے چارگی پر میری آنکھیں بھر آئیں تو میں نے جلدی سے نظریں نیچی کر لیں۔

شاہد علی جو خدا کو منظور ہو وہ ہمیشہ پورا ہو کر رہتا ہے تمہیں مایوس نہیں ہونا چاہیے میرے بیٹے۔

میں نے میاں صاحب کا ہاتھ اپنے سر پر محسوس کیا تو میں بے اختیار پھوٹ پڑا۔ میری آنکھیں بھیگ گئیں میں نظریں جھکائے میاں صاحب سے نہ جانے کیا کیا کہتا رہا پھر میں نے کچھ دیر بعد نظریں اٹھائیں تو جیسے مجھ پر اچانک سکتہ طاری ہو گیا میں پھٹی پھٹی نظروں سے میاں صاحب کے پلنگ کو دیکھنے لگا جو اب خالی پڑا تھا میں نے تیزی سے نظریں دوڑا کر حجرے میں چاروں طرف دیکھا لیکن میاں صاحب کا کہیں نام و نشان نہ تھا بوکھلاہٹ میں اٹھ کر میں جلدی سے

allurdupdfnovels.blogspot.com

باہر آ گیا اور ادھر اُدھر نظریں دوڑائیں مگر میاں صاحب مجھے دور دور تک کہیں نظر نہ آئے خدا جانے ان کو زمین کھا گئی تھی یا آسمان نگل گیا تھا میں حیرت و استعجاب میں ڈوبا کچھ دیر باہر کھڑا رہا پھر سہمے سہمے انداز میں اندر جا کر لیٹا رہا میرے اعصاب پر میاں صاحب کی اس اچانک گمشدگی کا اتنا گہرا اثر پڑا تھا کہ میں بڑی دیر تک جاگتا رہا کب میرے اوپر نیند کا غلبہ طاری ہوا اور کب میری آنکھ لگی مجھے اس کا کوئی احساس نہیں ہو سکا۔

صبح میری آنکھ کھلی تو رات کے واقعات دوبارہ میرے ذہن پر اجاگر ہو گئے میاں صاحب کا پلنگ ابھی تک خالی پڑا تھا میں ڈرتے ڈرتے اٹھا دروازے پر آ گیا صبح کی نماز بھی میں نے جس پریشانی کے عالم میں ادا کی وہ بھی کچھ میرا ہی دل جانتا تھا میاں صاحب کا خیال بری طرح میرے دل و دماغ پر پھیلا ہوا تھا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

ساڑھے سات بجے سے میاں صاحب کے عقیدت مندوں اور ضرورت مندوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا میں میاں صاحب کی ہدایت پر آنے والوں کو یہ کہہ کر ٹالتا رہا کہ آج میاں صاحب کا جی اچھا نہیں ہے اس لئے وہ کسی سے نہ مل سکیں گے کچھ لوگ تو خاموشی سے افسوس کا اظہار کر کے چلے گئے کچھ نے میاں صاحب کو ایک نظر دیکھنا چاہا بعض افراد ایسے تھے جو میاں صاحب کی خدمت کی آرزو میں وہیں حجرے کے باہر دھرنا دے کر بیٹھ گئے لیکن میں نے انہیں بھی حجرے کے قریب نہیں آنے دیا اور حجرے کے دروازے پر کھڑا رہا کبھی کبھی میں یوں ہی پلٹ کر اندر کی سمت بھی دیکھ لیا کرتا تھا دس بجے کے قریب تو میری پریشانی دوچند ہو گئی۔ میاں صاحب کی خدمت کا شوق رکھنے والے دس بارہ آدمی ابھی تک حجرے کے آس پاس بیٹھے تھے لوگوں کے آنے جانے کا سلسلہ جاری تھا میں ہر آنے والے کو

allurdupdfnovels.blogspot.com

کیوں اپنا وقت برباد کررہی ہو، کہہ جو دیا کہ میاں صاحب کا جی اچھا نہیں وہ آج کسی سے ملاقات نہیں کریں گے۔

لیکن انہیں مجھ سے ملنا ہوگا، بڑھیا تنک کر بولی یہ میری بہو کی زندگی اور موت کا سوال ہے انہیں میرا دکھڑا سننا پڑے گا۔

اچھی زبردستی ہے میں نے چڑ کر کہا جب میاں صاحب خود ہی بیمار پڑے ہیں تو وہ تمہاری بہو کی تیمارداری کیا کریں گے۔

بیٹا۔ بڑھیا اچانک گڑگڑا کر بولی مجھے بس دو باتیں کر لینے دو میاں صاحب سے میرے دل کو تسلی ہو جائے گی میں جھلا کر بڑھیا کو کوئی سخت جواب دینا چاہتا تھا کہ اندر سے میاں صاحب کی آواز ابھری۔

شاہد علی اس بے چاری کو آنے دو میرے پاس میں جانتا ہوں اس کی ضرورت بہت اہم ہے۔

میں نے پلٹ کر دیکھا تو میاں صاحب اپنے پلنگ پر لیٹے ہوئے تھے

allurdupdfnovels.blogspot.com

وہ کب اور کس راستے سے واپس آئے یہ بات میرے فرشتوں کے علم میں بھی نہ آسکی میں خوشی اور حیرت کے ملے جلے اثرات کے زیر اثر میاں صاحب کو دیکھتا رہا پھر میں نے بڑھیا کو اندر جانے کی اجازت دے دی میاں صاحب نے اس کا دکھڑا سن کر اس کی بہو کے حق میں دعا کی تو وہ انہیں گود پھیلا کر دعائیں دیتی ہوئی الٹے قدموں واپس چلی گئی بڑھیا کے جانے کے بعد میاں صاحب دوسرے لوگوں سے بھی ملتے رہے اور میں بت بنا کھڑا میاں صاحب کو دیکھتا رہا مجھے حیرت تھی کہ میاں صاحب کیسے غائب ہوئے اور کس طرح دوبارہ واپس آگئے جب کہ ان کے اندر اٹھنے بیٹھنے کی بھی سکت نہیں تھی آخر یہ سب کیا اسرار تھا؟

مغرب تک میاں صاحب نے ملاقات کا سلسلہ جاری رکھا پھر جب میاں صاحب کے سارے ملاقاتی رخصت ہوگئے تو انہوں نے

allurdupdfnovels.blogspot.com

اشارے سے مجھے اپنے قریب بلایا اور نقاہت میں ڈوبی ہوئی آواز میں گویا ہوئے۔

شاہد علی مجھے خیال ہے کہ تمہیں میری وجہ سے پریشان ہونا پڑا لیکن میرا جانا ضروری تھا اگر میں وہاں نہ جاتا تو خدا کا ایک نیک بندہ حشر کے روز میرا دامن گیر ہوتا اس نے مجھے سچے دل سے یاد کیا تھا اس لئے میں جانے پر مجبور ہو گیا۔

لیکن میں نے ڈرتے ڈرتے سوال کر ہی ڈالا آخر آپ اچانک غائب کیسے ہو گئے تھے۔؟

حکم الٰہی میاں صاحب نے مختصر سا جواب دیا۔

کیا آپ کے دوست اجنہ آپ کو لے گئے تھے میں نے تجسس کے جذبے سے مجبور ہو کر دوسرا سوال کیا۔

وقت کا انتظار کرو شاہد علی کچھ راز ایسے ہوتے ہیں جو وقت سے پہلے

allurdupdfnovels.blogspot.com

کبھی آشکار نہیں ہوتے۔

گو اب میں میاں صاحب کے جواب سے میری تشفی نہیں ہو سکی لیکن میں نے مزید اصرار نہیں کیا اور اپنے کاموں میں مصروف ہو گیا عشاء کی نماز کے بعد جب میں معمول کے مطابق میاں صاحب کے پاؤں دبانے بیٹھا تو میاں صاحب خلاف توقع آج بھی مجھے کچھ بے چین نظر آرہے تھے کچھ دیر تک تو میں خاموش رہا لیکن پھر میں نے پوچھ ہی لیا۔

ایک بات پوچھو میاں صاحب؟

کہو۔

کیا آپ کو آج پھر کہیں جانا ہے۔

نہیں۔ میاں صاحب نے مختصر سا جواب دیا پھر آنکھیں بند کر لیں بڑی دیر تک وہ آنکھیں بند کئے لیٹے رہے پھر دوبارہ آنکھیں کھول کر

allurdupdfnovels.blogspot.com

مجھے گھورنے لگے مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ مجھ سے کچھ کہنا چاہتے ہوں میرا اندازہ غلط نہیں ثابت ہوا کچھ دیر تک مجھے دیکھتے رہنے کے بعد میاں صاحب نے کہا۔

شاہد علی آج میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔؟

حکم دیجئے میاں صاحب میں نے بڑی سعادت مندی سے جواب دیا تو میاں صاحب بولے۔

یہ دنیا ایسی گتھی ہے شاہد علی جس کو سلجھانے کی کوشش ہر کوئی کرتا ہے لیکن کم لوگ اسے سلجھا پاتے ہیں زیادہ تر خود الجھ کر رہ جاتے ہیں کامیاب وہی ہوتا ہے جو ایک سرا پکڑ کر دوسرے سرے تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے درمیان سے شروع کرنے والے کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا میاں صاحب میں نے آہستگی سے کہا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

ساری مسرتیں عارضی ہیں جو تلخیوں میں سکون تلاش کرتے ہیں وہ بہتر زندگی گزارتے ہیں۔

میاں صاحب اپنی دھن میں کہتے رہے سیاہ چیز پر سفیدی کے دھبے پڑتے ہیں تو سیاہی کا حسن ماند پڑ جاتا ہے لیکن سفید چیز پر سیاہی آ جائے تو پھر سیاہی کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔

میاں صاحب میں اب بھی نہیں سمجھا کہ آپ کی باتوں کا مقصد کیا ہے میں نے مدھم آواز میں کہا تو میاں صاحب میرے چہرے سے نظر ہٹا کر حجرے کی چھت کو تکتے رہے ان کی آنکھوں میں بے چینی کا رنگ گہرا ہوتا جا رہا تھا کچھ دیر تک وہ چھت کو گھورتے رہے اور پھر ایک آہ بھر کر بولے۔

شاہد علی سب سے مہلک نشہ طاقت اور دولت کا ہوتا ہے جو غرور کرتا ہے وہ ایک نسبتاً کم پائیدار چیز کی جانب راغب ہے وقت بہت کاری

allurdupdfnovels.blogspot.com

چیز ہے وقت ایک طوفان ہے جس کی لپیٹ میں آنے سے کوئی نہیں بچتا انسان اور جانوروں میں یہی فرق ہے کہ انسان سوچنے کی سمجھنے کی قوت رکھتا ہے اور جانور اس سے محروم ہے لیکن اگر انسان ہی فہم و ادراک کا دامن چھوڑ دیں تو پھر وہ جانوروں سے زیادہ بدترین ہو جاتے ہیں انسان کو ہر حال میں خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے شاہد علی۔ قناعت میں راحت ہے جو دولت میں نہیں۔

میاں صاحب آج خلافِ معمول کچھ عجیب و غریب باتیں کر رہے تھے فلسفہ زندگی پر وہ بڑی دیر تک یوں ہی نہ جانے کیا کیا کہتے رہے پھر یونہی میری آنکھوں سے آنکھیں چار کر کے بولے۔

کیا تم روحوں کو قبضے میں کرنے کا عمل سیکھنے کے لئے بہت زیادہ بے چین ہو۔؟

جی۔ جی ہاں میں میاں صاحب کے اس اچانک سوال پر قدرے ہو

allurdupdfnovels.blogspot.com

کھلا گیا۔

مگر شاہد میاں یہ ایک صبر آزما عمل ہے میاں صاحب کا لہجہ دوبارہ نرم پڑ گیا کچھ سوچ کر بولے میں خود بھی چاہتا ہوں میرے بچے کو جو کچھ میرے پاس ہے وہ تمہیں بخش دوں میری تمنا ہے کہ میرے بعد تم ضرورت مندوں کی خدمت کرو لیکن۔

لیکن کیا میاں صاحب میں نے میاں صاحب کو خاموش ہوتا دیکھ کر تیزی سے سوال کیا۔

کچھ نہیں میرے بیٹے کچھ نہیں...... انسان کی ہر تمنا اگر پوری ہو جائے تو پھر زندگی میں تغیرات نام کی کوئی چیز باقی نہ رہے حالات کے دھارے کا رخ سوائے خدا کے اور کوئی نہیں موڑ سکتا۔

آپ زیادہ دیر گفتگو نہ کریں میاں صاحب آپ کو سکون اور آرام کی ضرورت ہے میں نے رواداری کا اظہار کیا تو میاں صاحب کی بے

allurdupdfnovels.blogspot.com

چینی اور بڑھ گئی کچھ دیر تک مجھے سپاٹ نظروں سے تکتے رہے پھر ایک سرد آہ بھر کر بولے۔

شاہد علی اب میرا حال کچھ ٹھیک نہیں کب مجھے یہاں سے جانا پڑے سب کچھ جو کچھ بھی میرے پاس ہے وہ تمہارا ہے لیکن میری خواہش تھی کہ تم روحوں کو طلب کرنے کی خواہش دل سے نکال دو۔

میاں صاحب میں دھڑکتے دل سے بولا کیا آپ کو مجھ پر اعتماد نہیں ہے۔

اعتماد! میاں صاحب نے مضطرب ہو کر کہا خدا نہ کرے میرے اعتماد کو ٹھیس پہنچے۔

میاں صاحب زیادہ بات کرنے کی وجہ سے ہانپنے لگے تھے کچھ دیر وہ خاموش رہے ان کی آنکھوں میں گہرے غور و فکر کے تاثرات جھلک رہے تھے نہ جانے وہ کن خیالوں میں کھوئے ہوئے تھے پھر مجھے

allurdupdfnovels.blogspot.com

مخاطب کر کے کہا۔

شاہد علی میری زندگی کا سفر اب اختتام کو پہنچنے والا ہے مجھے خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بندوں کی خدمت کے قابل سمجھا لیکن اب یہ سعادت مجھ سے بہت جلد چھن جائے گی۔

خدا کے لئے ایسی باتیں نہ کیجئے میں جلدی سے بولا آپ کا دم لوگوں کے لئے باعث رحمت ہے۔

ظاہر داری کی باتیں مت کرو شاہد علی۔ میرے دل کو تکلیف ہوتی ہے میاں صاحب بولے پھر مجھے بازو تھام کر اٹھالیا اور اپنے قریب پلنگ پر بٹھاتے ہوئے کہا شاہد علی آج کی رات تمہارے لئے بھاری ہے آج رات سے تمہیں آیت کریمہ کا ختم پڑھنا ہے اس کے ساتھ میں تمہیں ایک وظیفہ بتاؤں گا جس کو تمیں راتوں میں پچاس ہزار بار پڑھنے کے بعد تمہاری زبان میں ایسی تاثیر پیدا ہو جائے گی کہ تم جس

allurdupdfnovels.blogspot.com

روح کو چاہو گے بلا لو گے اور وہ روح تمہارا حکم ماننے کے لئے پابند ہو گی اتنا ضرور یاد رکھنا مجھے یقین ہے تم انہیں جائز حکم دو گے۔

آپ جیسا کہیں گے میں ویسا ہی کروں گا میاں صاحب میں نے اس وقت بڑی عقیدت سے کہا۔

اگر تم نے آیت کریمہ کا ختم اور وظیفے کا وردان راتوں میں مکمل کر لیا تو پھر تم بہت کچھ حاصل کر لو گے اب جا کر وضو کرو اور پھر نماز شروع کر دو ہر روز فجر کی نماز سے پہلے تمہیں اپنا وظیفہ ختم کرنا ہے۔

کیا میں یہ سب کچھ کر لوں گا میاں صاحب میں نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔

خدا پر بھروسا رکھو شاہد علی۔ وہ جسے نواز دے اور جسے چاہے اپنی دی ہوئی نعمتوں کو چھین کر ذلیل و خوار کر دے۔

میں نے میاں صاحب کی ہدایت پر اٹھ کر جلدی سے وضو کیا میاں

allurdupdfnovels.blogspot.com

صاحب کی غلطی پر ابوالحسن آ گئے میاں صاحب نے انہیں اشارہ کیا اور وہ مجھے پہاڑی کے ایک سنسان گوشے کی طرف لے گئے میں نے اضطراب کے عالم میں اپنا وظیفہ شروع کر دیا مجھے فجر سے پہلے تمام عمل ختم کرنا تھا اور یہ وقت اتنے بڑے وظیفے کے لئے بہت کم تھا بہر حال میں نے خدا کا نام لیا اور ساری فکریں ذہن سے نکال کر اپنے وظیفے میں ڈوب گیا شروع شروع میں مجھے شدید تکان اور اکتاہٹ ہوئی میرے اعصاب تکرار ورد سے جواب دینے لگے کئی بار میری زبان میں لکنت پیدا ہوئی اور مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے میرے منہ کو سی دیا ہو مگر رات گئے میں نے خود پر قابو پا لیا میرے دل و دماغ پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہونے لگی ایک مست کر دینے والا نشہ پھر مجھے کچھ ہوش نہ رہا میری زبان از خود شفیق انداز میں وظیفے کا ورد کرنے لگی مجھ پر وجد کی سی کیفیت طاری تھی میں مراقبے میں تھا کہ فجر کی اذان پر

allurdupdfnovels.blogspot.com

مجھے ہوش آیا رات کیسے گزری اسکا مجھے احساس ہی نہیں ہو سکا۔

میں نے پہلی رات کامیابی سے مکمل کرلی پھر کئی راتیں اور گزر گئیں یہاں تک کہ اٹھارہ راتیں گزر گئیں اٹھارویں دن اکبر میرے پاس آیا اس کی بہن کی شادی تھی اس نے مجھے اپنے ساتھ لے جانا چاہا اور میں نے میاں صاحب پر بات ٹال دی اکبر سیدھا میاں صاحب کے پاس گیا اور ان سے اجازت مانگی کہ وہ مجھے اپنی بہن کی شادی میں دو ایک دن کے لئے پہاڑی سے لے جانا چاہتا ہے میاں صاحب نے انکار کردیا اور اکبر سے کہا شاہد میاں بارہ روز بعد تمہارے ساتھ چند گھنٹوں کے لئے جا سکتے ہیں تم اپنی بہن کی شادی ملتوی کردو۔

ظاہر ہے کہ میاں صاحب کا ارشاد حکم کا درجہ رکھتا تھا اکبر کی بہن کی شادی میری وجہ سے ملتوی ہوگئی میں یہاں سے باہر نہیں جانا چاہتا تھا مگر یہ اکبر کا معاملہ تھا میاں صاحب نے خود اس کی اجازت دے دی

allurdupdfnovels.blogspot.com

تھی۔

بقیہ بارہ راتوں میں میں ابوالحسن کی رہنمائی میں اپنا وظیفہ مکمل کرتا رہا تاوقت تک وہ رات آ گئی جب مجھے یہ کام ختم کرنا تھا اس رات مجھ پر اضطراب کی کیفیت طاری تھی میں جلد سے جلد اس جگہ پر پہنچ جانا چاہتا تھا جہاں میں اپنا وظیفہ پڑھ رہا تھا آج رات میں وہ وظیفہ مکمل کرنے والا تھا جس سے خلا میں بھٹکتی ہوئی روحیں میرے اشارے پر میرے قریب آ جائیں اپنے اس عمل کی کامیابی کا جب مجھے خیال آیا تو سب سے پہلے میرے ذہن میں نہ جانے کیوں وہ دوشیزہ آئی جسے میاں صاحب عموماً طاب کرتے تھے اور جو دنیا کی حسین ترین منتخب دوشیزاؤں میں سے یقیناً ایک ہوگی میں نے اس کا خیال آنے اور اپنے نفس کی اس شرارت پر خود کو بہت سرزنش کی میں نے اپنے گالوں پر دو تین طمانچے مارے اور یہ سوچا کہ میں یہ وظیفہ نامکمل چھوڑ دوں کہیں

allurdupdfnovels.blogspot.com

ایسا نہ ہو کہ میں اس غیر معمولی قوت وصلاحیت کا متحمل نہ ہو پاؤں۔

مگر ابوالحسن مجھے لینے آ گئے اور میں ان کے پیچھے کسی ارادے کے بغیر چل پڑا میں نے حسب معمول اپنا وظیفہ پورے استغراق اور توجہ سے مکمل کیا فجر کی نماز پر ابوالحسن مجھے خوشی خوشی میاں صاحب کے پاس لے گئے جنہوں نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہنے لگے۔

خدا تم پر اپنی رحمتیں نازل کرے شاہد علی تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔

میاں صاحب کا اشارہ پا کر میں نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے پھر دعا ختم کرنے کے بعد میں اٹھا اور میاں صاحب کے ہاتھوں کو بوسہ دے کر بیٹھ گیا اندرونی طور پر مجھے اپنے اندر ایک نئی اور پراسرار قوت جنم لیتی محسوس ہو رہی تھی۔

شاہد علی اب تمہارا مستقبل خود تمہارے ہاتھ میں ہے تم چاہو تو اسے

allurdupdfnovels.blogspot.com

سنوار لو چاہے برباد کرلو۔ میاں صاحب نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے بڑی شفقت سے کہا میری ایک نصیحت یاد رکھنا بیٹے! کسی چیز پر غرور نہ کرنا کبھی بھی نہیں تم میرا اعتماد ہو، اسے ٹھیس نہ پہنچانا نفس پر غالب ہی رہنا نفس دھوکا ہے خدا تمہارے ساتھ رہے۔

میاں صاحب۔ میں نے میاں صاحب کے خاموش ہونے پر آہستہ سے پوچھا میں آپ کے طفیل جو کچھ حاصل کیا اس کا میں تصور بھی نہیں کرسکتا تھا مگر ایک بات مجھے اور بتا دیجئے۔

پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو۔

اس روز رات کو آپ کہاں چلے گئے تھے۔

قبل از وقت سب کچھ جان لینے کی کوشش مت کرو۔

شاہد علی وقت سب کچھ تمہیں بتا دے گا میاں صاحب نے یہ جملہ بڑی بے چینی سے ادا کیا پھر ایک سرد آہ بھر کر بولے خدا کی یہی مرضی تھی کہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں تم کو وہ سب کچھ دے دوں جو اس نے مجھے دیا تھا اب تم جانو اور تمہارا کام

کیا آپ میری خضر منزلت سے منہ پھیر لیں گے میں نے میاں صاحب کے پاؤں دباتے ہوئے کہا۔

یہ بھی تمہاری مرضی پر ہے شاہد علی اگر تم نے کبھی مجھے یاد کیا تو میں تمہارے پاس آنے کی کوشش کروں گا۔

اس کے بعد میاں صاحب مجھے بڑی دیر تک بہت سارے وظیفے بتاتے رہے اور بڑی کارآمد نصیحتیں کرتے رہے میں بڑی سنجیدگی سے بیٹھا ان کی ایک ایک بات کو ذہن نشین کرتا رہا باہر پو پھٹ ہی تھی اور رات کا اندھیرا صبح کے نور کے سامنے سسکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا اچانک میاں صاحب نے ساری جان سے کپکپا کر بڑی رقت بھری آواز میں کہا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

ابھی نہیں مجھے شام تک کی مہلت اور درکار ہے۔

میں سمجھا نہیں میاں صاحب۔ میں نے میاں صاحب کا منہ حیرت سے تکتے ہوئے کہا ان کے جملے کا مطلب میری سمجھ سے بالاتر تھا۔

وقت بہت کم ہے شاہد علی۔ میری باتیں غور سے سنتے رہو۔

میاں صاحب نے ایک بار پھر مجھے نصیحتیں شروع کر دیں اور لوگوں کے دکھ درد اور پریشانیاں دور کرنے کے لیے قرآنی وظائف بتاتے رہے گفتگو کرتے وقت ان پر اچانک کپکپاہٹ طاری ہو جاتی لیکن پھر دوبارہ گفتگو شروع کر دیتے میں محسوس کر رہا تھا کہ میاں صاحب کی نقاہت میں بڑی تیزی سے اضافہ ہوتا جا رہا تھا لیکن چہرے پر اس وقت بے تحاشا نور برس رہا تھا سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی عادت کے مطابق اس وقت بھی تسبیح کے دانوں پر تیز تیز گردش کر رہی تھی وقت بڑی تیزی سے گزر رہا تھا میاں صاحب بلا تکان مجھ سے

allurdupdfnovels.blogspot.com

باتیں کئے جا رہے تھے اور زندگی کے نشیب و فراز سے آگاہ کر رہے تھے جب باہر ان کے عقیدت مندوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا تو میاں صاحب نے کہا۔

شاہد علی مجھے سہارا دے کر باہر لے چلو آج میں خود چل کر اپنے عقیدت مندوں کے سامنے جانا چاہتا ہوں۔

میاں صاحب کی حالت اس قابل نہ تھی کہ وہ ایک قدم بھی چل سکتے میں نے انہیں سمجھانے کی بہت کوشش کی لیکن جب ان کا اصرار زیادہ ہوا تو میں نے انہیں سہارا دے کر کھڑا کیا اور ان کا سارا بوجھ خود پر لے لیا عقیدت مندوں نے میاں صاحب کو حجرے سے باہر آتے دیکھا تو آگے بڑھ کر ان کے قریب آ گئے میاں صاحب اپنا لرزتا ہاتھ اٹھا کر ان کے سلام کا جواب دیتے رہے پھر مجھ سے مخاطب ہوئے شاہد علی تم اکبر کے پاس جاؤ وہ تمہارا انتظار کر رہا ہو گا اس کی بہن کی

allurdupdfnovels.blogspot.com

شادی ہے اور میں نے اس سے وعدہ کیا ہے۔

مگر میں آپ کو اس حالت میں چھوڑ کر.........میں ابھی اپنا جملہ پورا نہ کر پایا تھا کہ میاں صاحب گرج کر بولے۔

وعدہ کیا ہے جاؤ میں شام تک تمہارا ضرور انتظار کروں گا عصر سے پہلے آ جانا، جاؤ خدا حافظ۔

میں بادل نخواستہ اٹھ کر بوجھل قدموں سے پہاڑی سے نیچے اترنے لگا کوئی سات سال بعد میں شہر کی طرف جا رہا تھا اس بستی کی طرف جہاں انسان رہتے تھے یہ سارا ماحول مجھے اجنبی لگ رہا تھا خود میں بھی پہچانا نہیں جاتا تھا میری داڑھی کے بال بہت بڑھ چکے تھے مگر آبادی کے سارے لوگ مجھے پہچانتے تھے اس لئے کہ انہوں نے مجھے پہاڑی کے اوپر بارہا میاں صاحب کے ساتھ دیکھا تھا چنانچہ میرے نیچے اترتے ہی بہت سے لوگ میرے قریب آ گئے اور مجھے سواری کی

allurdupdfnovels.blogspot.com

پیش کش کی میں نے نفی میں سر ہلا دیا مگر ایک پرانے تانگے والے کا اصرار دیکھ کر مجھے اس کے تانگے میں بیٹھنا ہی پڑا تانگا چلا تو اس کے پیچھے ایک ہجوم چلا۔

لوگ اشتیاق اور وارفتگی سے میرے تانگے کے پیچھے دوڑ رہے تھے کوئی میرا ہاتھ چومتا تو کوئی سلام کرتا کوئی اپنے بچے کا سر آگے کر دیتا کہ میں اس پر ہاتھ پھیروں کوئی میری جوتیوں کو چھونے کی کوشش کرتا تانگے کی رفتار لوگوں کے اژدہام کی وجہ سے بہت کم ہو گئی تھی تانگا میری جانی پہچانی سڑکوں سے گزر رہا تھا اور میں اپنی نظروں سے بدلتے ہوئے بازار اور مکانات دیکھ رہا تھا بہت کچھ بدل چکا تھا۔

مگر ایک جگہ میری نظر ٹھہر گئی اس عمارت بیرسٹر راشد حسین کی عالی شان کوٹھی مجھے نظر آئی بیرسٹر راشد حسین کا مکان نظر آتے ہی میں خود پر قابو نہ رکھ سکا میں نے اشتعال انگیز نظروں سے بالکونی کی طرف

allurdupdfnovels.blogspot.com

دیکھا جہاں کوئی نوجوان لڑکی میرے تانگے اور اس کے پیچھے دوڑنے والے ہجوم کو دیکھ رہی تھی مجھے یہ اندازہ لگانے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی کہ یہ لڑکی بیرسٹر راشد حسین کی ہے اور اسکا نام ثمینہ ہے وہ اپنی بہن سے بہت مختلف تھی میں نے نظریں اٹھا کر اوپر دیکھا تو اس لڑکی سے میری آنکھیں چار ہوگئیں اور وہ خوف زدہ ہو کر وہاں سے بھاگ گئی نہ جانے کیوں میرا جی چاہا کہ میں تانگے سے اتر پڑوں اور اس عمارت کو آگ لگا دوں مگر میں نے جلد ہی ایک عمل پڑھا اور اپنے منتشر ذہن کو کسی نہ کسی طرح مطمئن کر لیا۔

اکبر کی بہن کی شادی میں میری شرکت رسمی سی رہی میں نے میاں صاحب کی ابتر حالت کا تذکرہ کر کے اس سے معذرت چاہ لی اور اس کی بہن کو دعائیں دیتا اور دولہا کے گلے میں پھولوں کا ہار ڈالتا ہوا ظہر کے فوراً بعد پہاڑی پر پہنچ گیا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میاں صاحب اپنے عقیدت مندوں میں گھرے ہوئے تھے مجھے دیکھتے ہی سب نے میرے لئے راستہ بنایا اور میں تیز قدموں سے میاں صاحب کے پاس پہنچ گیا۔

تم آ گئے شاہد علی ،میاں صاحب نے لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا میں تمہارا منتظر تھا آؤ میرے قریب بیٹھ جاؤ ،تم صحیح وقت پر پہنچ گئے۔

میں معذرت خواہانہ انداز میں ان کے قریب بیٹھ گیا انہوں نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور ہجوم کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

جب مجمع پر گہری خاموشی طاری ہوگئی اور خاصی دیر گزر گئی لوگ میاں صاحب کے ارشادات عالی سننے کے لئے پوری طرح متوجہ ہو گئے تو وہ بدقت تمام یوں مخاطب ہوئے۔

میرے عزیزو! خدا تمہیں اپنی رحمتوں سے نوازے میں اب تم سے رخصت ہوتا ہوں میرا زمانہ ختم ہوا ہر شخص جانے کے لئے آتا ہے سو

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں بھی چلا جاؤں مجھے اجازت دو اور اگر مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہو تو معاف کر دو۔

میاں صاحب کا جملہ ختم ہوا تو عقیدت مندوں میں کہرام مچ گیا لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے میری حالت بھی غیر ہو گئی میاں صاحب نے ہاتھ اٹھا کر لوگوں کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور پھر بولے۔

میرے بعد شاہد علی تم لوگوں کی ضرورتوں کا خیال رکھیں گے خدا انہیں حق کی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

آمین، آمین، لوگوں نے میاں صاحب کی تائید کی۔

اس کے بعد میاں صاحب کے جسم پر شدید کپکپی طاری ہو گئی انہوں نے بمشکل تمام لوگوں کو خدا حافظ کہا اور مجھے اشارہ کیا کہ میں انہیں اندر لے جاؤں مگر انہیں وہاں سے اٹھانے والوں میں اکیلا میں ہی نہیں تھا ابو الحسن اور ان کے ساتھیوں کو میں نے دیکھا وہ میاں

allurdupdfnovels.blogspot.com

صاحب کو اٹھا کر حجرے میں لے آئے اور چارپائی پر پورے احترام کے ساتھ لٹا دیا باہر ایک ماتم بپا تھا عقیدت مندوں کی صفوں میں کہرام مچا ہوا تھا لوگوں نے دہاڑیں مار مار کر رونا اور پچھاڑیں کھانا شروع کر دیں میں میاں صاحب کے جسم پر چادر ڈال کر باہر آ گیا اور روتے روتے لوگوں کو ہاتھ کے اشارے سے صبر کی تلقین کی کچھ لوگوں نے آگے بڑھ کر دیوانوں کی طرح میرے ہاتھوں سے آنکھوں کو رگڑنا شروع کر دیا میرے ہاتھ آنسوؤں میں نہا گئے اور جب میں انہیں حوصلہ رکھنے اور صبر کی تلقین کرنے کے بعد دوبارہ حجرے میں داخل ہوا تو میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی میاں صاحب کی چارپائی خالی پڑی تھی وہاں مکمل خاموشی تھی اور صرف طوطے بین کر رہے تھے۔

ان میں ایک طوطا وہی تھا جس کی آواز انسانوں جیسی تھی اور جسے میاں صاحب برا بھلا کہتے رہتے تھے اس کی حالت عجیب تھی وہ پنجرے

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں بری طرح پھڑ پھڑا رہا تھا میں نے اس کو تسلی دینا چاہی وہ میرے اشارے پر خاموش ہو گیا مگر میں نے اس کی ڈبڈبائی آنکھیں دیکھیں تو مجھے اس پر رحم آ گیا میاں صاحب سب کو اداس کر گئے تھے حجرے کے باہر جو ہجوم تھا اس کی سسکیوں کی آواز مجھے حجرے میں سنائی دے رہی تھی مجھے اس وقت بے حد تنہائی محسوس ہوئی اور میں حجرے کے باہر آ گیا جہاں لوگوں کے اژدھام نے بڑھ کر میرے ہاتھ چومنے شروع کر دیئے اس وقت ایک عجیب احساس سربلندی و افتخار نے میرے ذہن کو آسودہ کیا۔

میں نے اپنے سامنے کھڑے ہوئے مضطرب لوگوں کو دیکھا مجھے ان سب میں اپنا قد بلند معلوم ہوا میرا جی چاہا کہ میں اب سب کو اپنی آغوش میں لے لوں میں ان کا سایہ بن جاؤں میں نے اپنے لئے لوگوں کی نگاہوں میں حسرتیں اور عقیدتیں دیکھیں میں بہت دیر تک

allurdupdfnovels.blogspot.com

خاموش ان کے سامنے کھڑا رہا شام ہونے لگی تھی سو میں نے انہیں وہاں سے جانے کی تلقین کی۔

تھوڑی دیر میں پہاڑی کا سارا علاقہ انسانوں سے خالی ہو گیا میں دیر تک انہیں وہاں سے اترتے ہوئے دیکھتا رہا پھر وہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے اور میں وہاں تنہا رہ گیا میرا ذہن اس وقت بڑا منتشر تھا یہ تو ایک بہت بڑا کام تھا اتنے بہت سے ناآسودہ لوگوں کو مطمئن کرنا میاں صاحب جیسے جلیل القدر بزرگ کی جگہ سنبھالنا اور عبادت و ریاضت میں پورا اترنا میں اپنے عزائم کو پختہ کر رہا تھا تھوڑی دیر پہلے شہر میں بیرسٹر ارشد حسین کی لڑکی ثمینہ کو دیکھ کر جن احساسات نے مجھے مشتعل کیا تھا میں ان پر قابو پانا چاہتا تھا میں نے سوچا مجھے ماضی کو بھلا دینا چاہیے میاں صاحب کی زندگی میرے لئے شمع ہدایت ہے مجھے ان کے نقش قدم پر چلنا چاہیے ایک پاک باز صاف اور اعلیٰ و ارفع

allurdupdfnovels.blogspot.com

زندگی میری منتظر ہے مجھے آخرت میں اپنے لئے ایک پرسکون جگہ بنانی ہے تو اس دنیا میں نفس کو آلائشوں سے پاک رکھنا ہوگا میں ایک عزم لئے کر اتھا نیکیوں اور صداقتوں کا عزم اور میں نے دیکھا جنون کا ایک پورا پرا موجود ہے ابوالحسن ان سب میں آگے ہیں میں نے ان کی نگاہوں میں بھی اپنے لئے وارفتگی اور عقیدت دیکھی ابوالحسن نے میرے قریب آکر میرے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور گلوگیر آواز میں کہنے لگا خدا آپ کو میاں صاحب جیسی بزرگیاں عطا کرے ہم سب آپ کے ساتھ ہیں میاں صاحب نے ہمیں یہی حکم دیا تھا۔

مغرب کی نماز ہم سب نے ساتھ پڑھی شام کو ابوالحسن مجھے اپنے گھر کی طرف لے گئے جہاں ان کی نوجوان لڑکی درشہوار نے بڑھ کر میری پذیرائی کی درشہوار کے حسن و جمال کے بارے میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں مجھے اس دوشیزہ سے ایک خاص انس تھا اور وہ بھی میرا بے حد

allurdupdfnovels.blogspot.com

خیال رکھتی تھی اس شام درشہوار نے میری خاطر مدارت میں زیادہ سرگرمی دکھائی ابوالحسن کا لہجہ بھی بدل چکا تھا میں نے اس تندہی و مستعدی کو میاں صاحب کے عہدہ جلیلہ پر خود کو متمکن ہونے کا سبب سمجھا ابوالحسن کا گھر میرے لئے ایک ایسا گھر تھا جہاں مجھے کوئی اجنبیت محسوس نہ ہوتی تھی یہاں آ کر اور درشہوار کی توجہ پا کر میاں صاحب کی عدم موجودگی کا غم مجھے کچھ کم ہوتا نظر آتا۔

میاں صاحب کے وصال کے بعد میں نے ان کی جگہ سنبھال لی اور پوری توجہ اور انہماک سے میاں صاحب کے اس مشن کو جاری رکھا جو انہوں نے مجھے سونپا تھا میرے شب و روز عبادت و ریاضت میں گزرنے لگے اب عبادت میں مجھے لطف آنے لگا تھا کوئی تمام دلجمعی اور استغراق کامل سے عبادت کرے تو اسے اپنا جسم اور اس کی گرانی محسوس نہیں ہوتی جسم بے وزن ہو جاتا ہے اور لطافتیں فرد کا احاطہ کر

allurdupdfnovels.blogspot.com

لیتی ہیں میں نے عبادت کے نئے نئے تجربے کئے میں نے اپنے نفس کو مارنے کے لئے غذا کی مقدار کم سے کم کر دی اور روزے رکھنے لگا صبح سے شام تک میرے حجرے کے سامنے عقیدت مندوں کا ایک ہجوم جمع رہتا میں ہر شخص کی بات توجہ سے سنتا اور اس کے دکھ درد کو دور کرنے کے لئے دعا کرتا شام ہوتے ہی میں ابوالحسن کی طرف چلا جاتا جہاں درشہوار میرے سامنے ہلکی غذا رکھ دیتی عشاء کے وقت میں حجرے میں آ جاتا اور عبادت میں مصروف ہو جاتا میں بعض اوقات رات رات بھر عبادت کرتا رہتا اگر سو جاتا تو طوطے علی الصبح مجھے بیدار کر دیتے اپنی اس عبادت سے مجھ پر عرفان و ادراک کے دروازے وا ہوئے میری بصارت اور وسیع ہو گئی اور میرا ذہن غیر معمولی باتوں کا ادراک کرنے لگا میں لمحوں میں فرد کے باطن میں پہنچ سکتا تھا بشرطیکہ میں ایسا چاہوں جیسے جیسے مجھے روحانی طاقتیں اور

allurdupdfnovels.blogspot.com

بصیرتیں ملتی گئیں میرے اندر انہیں اور حاصل کرنے کی خود غرضی بھی بڑھتی گئی میں نے عبادت میں خود کو اور وقف کیا اور روحانی علوم کا مطالعہ شروع کر دیا وظائف اور بطور خاص اسم اعظم میں خود کو بہت مصروف کیا لیکن میں نے اب تک روحوں کو طلب نہیں کیا تھا میاں صاحب نے مجھے ہدایت کی تھی کہ بلا ضرورت روحوں کو زحمت دینا مناسب نہیں عجیب بات تھی کہ مجھے میاں صاحب سے سب سے زیادہ روحوں کو طلب اور انہیں قبضے میں کرنے کا عمل سیکھنے کا اشتیاق تھا جب میں نے اسے سیکھ لیا تو کبھی اس بات کی کوشش نہیں کی کہ میں بھی روحوں کا اجلاس طلب کروں مجھے معلوم تھا کہ ایک نو وارد کو روحوں کی طلبی میں بڑی دقت پیش آتی ہے میں اس وقت سے بھی گزر سکتا تھا مگر مجھے روحوں کی طلبی کی ضرورت ہی نہیں پڑی میں تو خود سے بے نیاز ہو گیا تھا میں اب ایک ایسا فرد تھا جس کا اس دنیا سے اتنا تعلق ہو کہ وہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں بتا تا رہتا وہ جب بھی آتا میں اس سے بے تکلفی کے ساتھ پیش آتا ہم گھنٹوں بیٹھے ایک دوسرے سے مذاکرہ و مباحثہ کرتے رہتے۔

ایک دن اکبر بہت اداس و دل گیر میرے پاس آیا میں نے اس سے اداسی کا سبب پوچھا تو وہ ٹالنے لگا میں جان گیا کہ اس کے ساتھ کاروبار میں کسی نے دھوکا کیا ہے اور اکبر کو غیر معمولی خسارہ اٹھانا پڑا ہے میں نے اس سے کہا۔

تم اتنی چھوٹی سی بات سے اداس ہو جس نے تمہارے ساتھ دھوکا کیا ہے اسے درگزر کرو اسی میں تمہاری عظمت ہے اور جاؤ جا کر نئے سرے سے نئی امنگ سے کام کرو۔

اکبر میری باتیں سن کر بہت حیران ہوا اور اس نے کہا ہاں شاہد ایک شخص نے میرے ساتھ بڑا دھوکا کیا ہے تم کہتے ہو تو میں بھول جاتا ہوں لیکن میں ان دنوں بہت نقصان میں آگیا ہوں تم میرے لئے

allurdupdfnovels.blogspot.com

دعا کرو۔

ہاں ہاں تم جاؤ۔ میں نے مسکرا کر کہا اور محنت سے کام کرو مجھے یقین ہے کہ تم بہت سرخرو ہو گئے۔

اکبر چلا گیا تو مجھے خیال آیا کہ میں نے اپنے اس عزیز دوست اور محسن کے لئے کچھ کیا ہی نہیں جب کہ میں بہت کچھ کر سکتا تھا میں نے اسی وقت ابوالحسن کو طلب کیا اور انہیں اکبر کے بارے میں بتایا۔

ابوالحسن نے کہا میں اکبر کو جانتا ہوں آپ بے فکر رہیں میں اس کے لئے کوئی انتظام کئے دیتا ہوں۔

مجھے اکبر کے معاملے سے خاصی دلچسپی ہے میرا خیال ہے کہ میں نے حق دوستی ادا نہیں کیا میں خود کو شرمسار محسوس کرتا ہوں میں نے کہا۔

نہیں نہیں، آپ کو فرصت بھی کہاں ملی اکبر میاں کے متعلق سوچنے کی بہر حال میں ابھی اس کی تلافی کئے دیتا ہوں مجھے معلوم ہے کہ اکبر

allurdupdfnovels.blogspot.com

میاں دیانتدار اور شریف آدمی ہیں تمہیں ان کی مدد کرنی چاہیے ابو الحسن نے نیاز مندی سے کہا۔

مجھے نہیں معلوم کہ ابوالحسن نے اکبر کے سلسلے میں کیا کیا مجھے اس امر کے جاننے کی ضرورت بھی نہیں تھی ایک ہفتے بعد اکبر آیا تو وہ بے حد مسرور تھا اسکا روپیا اسے حیرت انگیز طور پر واپس مل گیا اور ایک سودے میں اسے مزید آمدنی ہوگئی تھی اکبر مجھ سے یہ کہہ رہا تھا یقینا یہ تمہاری کرامت ہے ورنہ ناممکن تھا کہ میرا روپیہ واپس مل جاتا۔

میں نے اسے کچھ نہیں کہا بس محنت اور دیانتداری سے کام کرنے کی تلقین کی ابوالحسن کی توجہ سے اکبر دو تین ماہ میں خاصا مالدار بن گیا وہ بار بار میرے پاس آتا اور اپنی خوشحالی کے واقعات سناتا اور میں سنتا اور مسکراتا رہتا اور وہ بچوں کی طرح مجھے دیکھتا رہتا جب میں لوگوں سے ان کے دکھ درد پوچھتا اور وہ میری درازی عمر کی دعائیں کرتے تو

allurdupdfnovels.blogspot.com

اکبر کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے وہ گھنٹوں میرے پہلو میں بیٹھا خاموش مجھے لوگوں سے ہمکلام ہوتے دیکھتا رہتا شام ہوتے ہی وہ چلا جاتا اس نے بارہا اصرار کیا کہ وہ رات کو یہاں ٹھہر جائے مگر میں نے اسے اس کی اجازت نہیں دی اس نے ایک دو بار درشہوار کو دیکھنے کی تمنا کا اظہار کیا اور میں نے اسے ٹال دیا میرا خیال تھا کہ درشہوار کو دیکھنے کی تاب اس میں نہ تھی کیونکہ وہ باہر کی دنیا کا آدمی تھا وہ اپنے نفس کو اپنے ساتھ لئے آتا تھا اور میں اپنے اس بے قابو گھوڑے کی لگامیں تھامنے پر قادر تھا۔

میاں صاحب کی طرح میں بھی ہر ماہ کے آخری بدھ کو نشست جمایا کرتا تھا جس میں علم کے جویا مختلف مذاہب اور فرقوں کے لوگ شریک ہوتے نوجوان سلیم جو مجھے اپنی بے لاگ گفتگو کی وجہ سے زیادہ پسند تھا اب بھی الحاد کی طرف مائل تھا ایک طرف کونے میں بیٹھے ابو

allurdupdfnovels.blogspot.com

الحسن ایک بزرگ کی شکل میں نشست میں حصہ لیتے تھے اونکار ناتھ بھی
آتا تھا وہی اس کی گستاخی کا انداز وہی اس کا طنز آمیز گفتگو تھی وہی اس
کے لہجے کی ناشائستگی تھی اور وہی اس کے غضبناک تیور تھے وہ مجھے
پہلے ہی سے ناپسند تھا اور میاں صاحب کے وصال کے بعد میں نے
اسے ان نشستوں میں آنے کی اجازت صرف اس وجہ سے دی تھی کہ
میاں صاحب کی منشا یہی تھی ورنہ اس پنڈت کی زبان درازی اور
اشتعال انگیز گفتگو اب کچھ زیادہ ہی ہو گئی تھی میں ایک بات خاص طور
سے محسوس کر رہا تھا کہ پنڈت اونکار ناتھ اب کچھ اور ہی طرح بڑھ
چڑھ کر گفتگو کرتا تھا علمی مباحث میں اس کا انداز بعض اوقات ایسا جار
حانہ ہو جاتا کہ دوسرے حاضرین بھی محسوس کرتے سلیم سے اس کی
نوک جھوک خاصی رہتی نشست کے دوسرے شرکا کے خیال میں اونکار
ناتھ متعصب قسم کا پنڈت تھا جو میاں صاحب کو زیر کرنے کی ہر ممکن

allurdupdfnovels.blogspot.com

کوشش کر چکا تھا لیکن میاں صاحب مسکرا کر اس کی ہر گستاخی کو ٹال جاتے تھے میں نے بھی یہی وتیرہ اختیار کیا میں اونکار ناتھ کی زہریلی باتوں کو سنتا اور مسکراتا رہتا مجھے معلوم تھا کہ یہ بات اسے اور مشتعل کر دیتی تھی وہ کچھ بدحواس سا ہو جاتا مگر وہ اتنا بے ادب اور بے قابو نہیں تھا کہ زبان اور لہجے کے زہر کے سوا اپنے کسی اور شدید تاثر کا بھی اظہار کر دیتا وہ اپنی تمام بدحواسیوں کے باوجود خود کو قابو میں رکھنا جانتا تھا اور اپنی گزشتہ بدکلامیوں پر معذرت خواہ بھی ہو جاتا تھا غالباً یہی وجہ تھی کہ ہم سب نشست میں اس کی گستاخیوں کو برداشت کر لیتے تھے مگر مجھے ایسا معلوم ہوتا کہ جلد ہی اونکار ناتھ سے کوئی بڑی تلخی ہونے والی ہے میں اس سے بچنا چاہتا تھا برداشت میں عظمت ہے مجھے یہ قول یاد تھا کہ جس نے غصے کو روکا قیامت میں خدا اس کے عذاب کو روکے گا اور میں نے یہ بھی سنا تھا کہ پہلوان وہ ہے جو اپنے نفس کو قابو

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں رکھے اور مجھے یہ تربیت دی گئی تھی کہ سب سے بڑا گھونٹ جو مسلمان پیتا ہے وہ غصے کا گھونٹ ہے چنانچہ میں اونکار ناتھ کو معاف کر دیتا تھا۔

لیکن ایک دن حد ہو گئی گزشتہ نشست کے کوئی پانچ روز بعد پنڈت اونکار ناتھ نے میرے علم و فضل اور روحانی طاقت کی آزمائش کے لئے ایک آدمی بھیجا وہ شخص شکل و صورت سے بے حد پریشان نظر آرہا تھا وہ تیزی سے حجرے میں داخل ہوا اور میرے قریب آکر میرے پیر پکڑ لیئے اور دھاڑیں مار مار کر رونے لگا میں کسی اور الجھن میں مبتلا تھا ورشہوار نے مجھے آکر بتایا تھا کہ اس کے باپ ابوالحسن کی طبیعت ناساز ہے بہر حال میں نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا روتے کیوں ہو بھائی مایوسی کفر ہے مجھے بتاؤ کہ تم پر کیا مصیبت پڑی ہے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میاں صاحب میں لٹ گیا ہوں برباد ہو گیا ہوں، نو وارد نے رقت انگیز آواز میں کہا اگر آپ نے میری مدد نہ کی تو میں برباد ہو جاؤں گا۔

اللہ پر بھروسا رکھو۔ میں نے اسے تسلی دی مجھے بتاؤ کہ ماجرا کیا ہے۔

میاں صاحب میرے پڑوس میں ایک سنگدل اور جابر آدمی رہتا ہے اس نے مجھے ہمیشہ ستایا ہے اور کل رات تو اس نے میری عزت اور آبرو پر ڈاکا ڈال دیا اس نے میری جوان بیوی اور بچے کو اغوا کر لیا ہے میں ساری رات انہیں ڈھونڈتا رہا ہوں اور اب مایوس ہو کر آپ کے پاس آیا ہوں میری مدد کیجئے میاں صاحب میرے بیوی بچوں کو واپس دلا دیجئے، نہ جانے وہ ظالم شخص ان کے ساتھ کیسا سلوک کرے۔

مجھے اس مظلوم شخص کی کہانی سن کر اس پر بڑا ترس آیا میں نے پہلے اسے تسلی دی اور پھر اصل صورت حال جاننے کے لئے گردن جھکا کر مراقبے میں چلا گیا اور پلک جھپکتے میں اصل بات سے آگاہ ہو گیا جب

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں نے دوبارہ آنکھیں کھولیں اور سر اٹھا کر دیکھا تو نووارد شخص کی آنکھوں میں آنسو تھے اور بہت خوف زدہ نظر آرہا تھا مجھے بہت دنوں بعد شدید غصہ آیا تھا میں نے خود کو قابو میں رکھنا چاہا ابوالحسن موجود نہیں تھے نہیں تو وہ مجھے قابو میں کر لیتے درشہوار نے میری جو یہ حالت دیکھی تو اچانک میرے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا پہلی بار مجھے درشہوار کی یہ بات اچھی نہ لگی مگر میں نے خود کو کسی قدر سرد محسوس کیا اور میں نے اپنے غصے کو دباتے ہوئے اس شخص سے کہا۔

مردود اونکار ناتھ سے کہنا بزرگوں سے مذاق کرنا اور انہیں چھیڑنا اچھا نہیں ہوتا۔

نووارد حیرت سے میرا منہ تکنے لگا رحم میاں صاحب وہ گڑگڑانے لگا میں بے قصور ہوں اونکار ناتھ جی نے زبردستی مجھے اس کام کے لئے اکسایا تھا انہوں نے مجھے دھمکی دی تھی کہ اگر میں ان کی ہدایت پر عمل

allurdupdfnovels.blogspot.com

نہ کیا تو وہ مجھے تباہ کر دیں گے میں مجبور تھا میاں صاحب خدا کے لئے مجھے معاف کر دیجئے۔

تو جھوٹ بکتا ہے نابکار کیا تو نے پنڈت سے یہاں آنے کا معاوضہ وصول نہیں کیا بد بخت جا اور اب اپنے ان مفلوج پیروں سے لڑھکتا ہوا جا اور کہنا او نکارناتھ سے کہ وہ تجھے اچھا کر دے۔

میں نے بہت چاہا کہ صبر و تحمل سے کام لوں اور ضبط کے دامن کو ہاتھ سے نہ جانے دوں لیکن اس وقت میری کیفیت میں بڑا غضب تھا درشہوار بھی کھڑی کانپ رہی تھی اس کی نگاہوں میں التجا تھی کہ میں صبر و تحمل سے کام لوں مگر میں نے ایک جلالی وظیفہ پڑھا میرے پھونک مارتے ہی نو وارد فرش پر لوٹنے لگا اس کے دونوں پاؤں اکڑ گئے پھر میں نے نوجوان فرقان جن کو حکم دیا کہ وہ اسے پہاڑی سے نیچے پھینک آئے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

رات کو میں ورشبوار کے ہاں ابوالحسن کو دیکھنے اور حسب معمول کھانا کھانے گیا تو میں نے اس واقعے کا تذکرہ ان سے کیا انہوں نے ایک بار پھر مجھے یہی مشورہ دیا کہ میں پنڈت اونکار ناتھ سے محتاط رہوں دبی زبان میں ابوالحسن نے مجھے یہ باور کرانے کی بھی کوشش کی کہ میں نے پنڈت کے کارندے کو سزا دے کر برا کیا اس لئے کہ میاں صاحب کی رفاقت نے مجھے جو کچھ بخشا تھا وہ لوگوں کی تکلیفیں دور کرنے کے لئے تھا نہ کہ انہیں تکلیفیں پہنچانے کے لئے ابوالحسن کے کہنے پر مجھے خود بھی غلطی کا احساس ہوا اور میں نے آئندہ کسی ایسے مرحلے پر خود کو متحمل اور مضبوط رکھنے کا عزم کر لیا اونکار ناتھ کے کارندے کا واقعہ شہر بھر میں مشہور ہو گیا کہ میاں صاحب کی بددعا کے سبب ایک شخص مفلوج ہو گیا وہ رو رو کر ہر شخص سے یہی کہتا پھرتا تھا جاؤ میاں صاحب سے میری غلطی معاف کرا دو اس واقعے کا کچھ ایسا زور

allurdupdfnovels.blogspot.com

بندھا کہ دور دور سے لوگ پہاڑی پر جمع ہونے لگے اور میرے لئے انہیں وقت دینا مشکل ہو گیا خدا نے میری زبان میں ایسی تاثیر دی تھی کہ میں جس کے لئے جو دعا مانگتا وہ پوری ہو جاتی۔

مہینے کے آخری بدھ کو حسب معمول اپھر نشست جمی میرا خیال تھا کہ اونکارناتھ اب اس نشست میں شریک نہ ہو گا مگر وہ اتنا غیرت مند نہیں تھا بڑی ڈھٹائی سے آ کر بیٹھ گیا میں نے اس کے سلام کا جواب دیا اور ہم لوگ رسمی تمہید کے بعد مباحثے میں مصروف ہو گئے اس دن بحث کا محور کچھ یوں تھا علم کے ذریعے فضائے بسیط کی مخفی قوتوں کا عرفان کہاں تک ممکن ہے پنڈت اونکارناتھ نے اپنے مذہب کی رو سے ایک موثر تقریر کی اس نے کہا ہمارے پاس سب کچھ آ سکتا ہے بشرطیکہ ہم اپنے اعصاب کو ان قوتوں کے جاننے کے سخت مرحلوں کا متحمل بنالیں کائنات کی بے شمار انوکھی چیزیں ہمارے قبضہ وقدرت

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں آسکتی ہیں اس کے لئے ارادے کی پختگی اور صحیح علم کے حصول کی شدت اور ذہن کی یکسوئی شرط ہے۔

نوجوان سلیم جو عموماً اونکار ناتھ پر جملے پھینکنے کا عادی تھا کہنے لگا پنڈت جی آپ نے مختلف مباحث میں علوم روحانی کے متعلق بڑے دعوے کئے ہیں لیکن ابھی تک آپ نے ان کا کوئی عملی مظاہرہ پیش نہیں کیا۔

پنڈت نے برا منہ بنا کر کہا اس کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی میں نے اپنی ریاضت کے سبب بہت کچھ حاصل کیا ہے میرا خیال ہے کہ اگر میں تمہارے سامنے اس کا مظاہرہ کروں تو تم یہاں بیٹھ نہ سکو گے اور تم کیا میں یہی بات یہاں پر موجود ہر شخص کے لئے کہہ سکتا ہوں۔

سارے حاضرین نے اونکار ناتھ کی اس بات پر میری طرف دیکھا اس دن ابوالحسن کی آنکھوں میں بھی سرخی آگئی تھی میں نے ضبط کا رویہ اختیار کیا اور مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس سے پہلے پنڈت

allurdupdfnovels.blogspot.com

جی اس پہاڑی پر ہونے والے غیر معمولی مظاہرے سے خود بھی خاصے لطف اندوز ہو چکے ہیں کیا انہیں واقعات یاد دلانا ضروری ہیں؟

نہیں نہیں۔ پنڈت نے سنبھل کر کہا انہیں یاد دلانے کی ضرورت نہیں میاں صاحب کے پاس میں اس لئے آتا تھا کہ جو کچھ میرے پاس نہیں ہے ان سے سیکھوں مجھے شبہ تھا کہ میاں صاحب کے پاس کچھ بھی نہیں ہے وہ محض شعبدہ باز ہیں مگر وہ ایک بڑے بزرگ تھے انہیں میں نے کئی بار پرکھا اور ہر بار وہ میری آزمائش میں پورے اترے مگر میں ان سے کچھ نہ سیکھ سکا اس لئے کہ میرے اور ان کے طریقہ کار میں بڑا تضاد ہے مگر میاں صاحب کے جانے کے بعد میں نہیں سمجھتا کہ علوم روحانی میں کم از کم اس علاقے کے اندر کوئی شخص اتنی مستند باتیں کر سکے جتنی میں سلیم میاں! اس نے سلیم کو مخاطب

allurdupdfnovels.blogspot.com

کرتے ہوئے کہا میاں صاحب کی بات اور تھی ان میں بڑی برداشت تھی انہوں نے ایک عمر کے بعد کچھ حاصل کیا تھا میں تمہیں کل اپنی جگہ سونپ دوں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم نے واقعی میری جگہ سنبھال لی۔

مجھے معلوم تھا کہ وہ یہ طنزیہ گفتگو سلیم کو ڈھال بنا کر کس کے لئے کر رہا ہے بہت دیر تک وہ دیوتا رہا اور سلیم اسے چھیڑتا رہا ابوالحسن مجھے آنکھوں آنکھوں میں صبر وضبط کی تلقین کرتے رہے مگر تلخی بڑھتی گئی پنڈت اونکار ناتھ میری مستقل مسکراہٹ اور خاموش رویے سے غالباً یہ سمجھا کہ میرے دفاع میں یہی رویہ میرے لئے مناسب ہے چنانچہ وہ اور تیز ہو گیا اور اس نے میری ذات پر براہ راست حملے شروع کر دیئے یہاں تک کہ ابوالحسن میں تاب ضبط نہ رہی اور انہوں نے اونکار ناتھ کو مخاطب کر کے کہا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

پنڈت جی بہت ہو چکا۔ آپ کو مہذب لوگوں میں بیٹھنا نہیں آتا آپ ہمارے میاں صاحب کو مستقل ہدف بنا رہے ہیں یہ بات ہم سب لوگوں کے لئے ناقابل برداشت ہے ہم یہاں اس لئے جمع نہیں ہوتے کہ ایک دوسرے پر ذاتی نوعیت کے حملے کریں میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ اپنے رویے پر نظر ثانی کریں بصورت دیگر میاں صاحب کے عتاب سے آپ بچ سکیں گے اور نہ ہم آپ کو بچا سکیں گے۔

پنڈت اونکار ناتھ کا اس بات پر برافروختہ ہونا لازم تھا۔ اس نے قہر آلود نظروں سے ابوالحسن کو دیکھا اور نہایت اشتعال انگیز لہجے میں کہنے لگا میں کوئی چیلنج نہیں کر رہا میں نے اگر ایسی کوئی بات کی ہے تو میں معذرت خواہ ہوں تاہم میں میاں صاحب کے عتاب کو بخوشی قبول کروں گا میاں صاحب کا عتاب یقیناً میرے لئے لطف کا باعث

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہو گا۔

مگر میں میاں صاحب کے کسی عتاب کے عمل سے پہلے آپ کو یہ مشورہ دوں گا کہ آپ روحانی طور پر پہلے سے اپنا دفاع کر لیں سلیم نے پنڈت سے نوکیلے انداز میں کہا۔

میں اپنا دفاع کرنا جانتا ہوں سلیم میاں میں یہاں کبھی تنہا نہیں آیا میرے ساتھ میرا علم میری ریاضت آتی ہے میرے ساتھ ماورائی طاقتیں آتی ہیں میں ہمیشہ مسلح رہتا ہوں اور میں اس بات کا منتظر ہوں کہ میاں صاحب مجھے اپنے عتاب سے نوازیں پنڈت نے دلیری سے جواب دیا۔

خوب۔ سلیم نے کہا میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اپنی ماورائی طاقتوں کا کوئی جلوہ ہمیں بھی دکھائیں ہم نے آج تک بخشیں سنی ہیں روحانی قوتوں کا عملی مظاہرہ نہیں دیکھا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں اس دوران خاموش رہا ابوالحسن اور سلیم بولتے رہے ان کی گفتگو سے پنڈت اونکارناتھ کا اشتعال کم نہیں ہوا اور بڑھ گیا مجھے معلوم تھا وہ مجھ سے اس قدر ناراض کیوں ہے مجھے یہ بھی علم تھا کہ آج وہ خطرناک ارادوں سے اس پہاڑی پر آیا ہے مگر چونکہ وہ میرے علاقے میں تھا اور میرے مہمان کی حیثیت رکھتا تھا اس لئے میں نے اس کی باتوں سے حتیٰ الامکان درگزر کیا اور اس سے بڑے سپاٹ لہجے میں کہا

پنڈت جی تلخ ہونے کی ضرورت نہیں آپ آج تو بہت ناراض معلوم ہوتے ہیں چھوڑیئے بھی۔

تلخیاں تو خود بخود پیدا ہوگئی ہیں شاہد میاں۔ ان لوگوں نے مجھے چیلنج کیا ہے میں چاہوں گا کہ آپ میری ان گستاخیوں پر مجھے سزا دیں پنڈت نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

میرا خیال ہے یہ دوستوں کی محفل ہے اس میں آپس میں ایسی باتیں

allurdupdfnovels.blogspot.com

مناسب نہیں ہم لوگ ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں ہمیں بزرگوں کا طرز عمل اختیار کرنا چاہیے کچھ سیکھنا چاہیے کچھ سکھانا چاہیے میں نے بظاہر نرمی سے کہا لیکن میرے اندر ایک طوفان برپا تھا اور میں ابھی اسی لمحے پنڈت کو پہاڑی سے نیچے پھینک دینا چاہتا تھا۔

سلیم میاں۔ پنڈت نے طنطنے سے کہا میاں صاحب نے مجھے معاف کر دیا مگر میں تمہیں اپنی روحانی طاقتوں کا مظاہرہ ضرور دکھاؤں گا ادھر دیکھو اس نے مشرقی جانب حاضرین کی توجہ مبذول کرائی اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کچھ پڑھ کر زور زور سے جھٹکا سامنے کی طرف دیکھتے ہی دیکھتے دھواں پھیل گیا پنڈت کی نظروں میں خون ہی خون تھا وہ کچھ پڑھتا جاتا تھا اور زور زور سے ہاتھ جھٹک رہا تھا ہم سب اس کے پراسرار عمل کو حیرت سے دیکھ رہے تھے یہاں تک کہ وہ دھواں سمٹنے لگا اور پوری پہاڑی کربناک چیخوں سے گونجنے لگی اور

allurdupdfnovels.blogspot.com

دھوئیں نے مختلف قسم کی عجیب و غریب شکلیں اختیار کر لیں ہم نے اپنے سامنے ان گنت چھوٹے چھوٹے قد کے انسان نما جانور یا جانور نما انسان دیکھے جو پنڈت کے اشاروں پر ناچنے اور چیخنے چلانے لگے ان کے دانت بڑے بڑے تھے اور شکلیں ایک دوسرے سے مختلف لیکن بہت مضحکہ خیز تھیں جب اس مخلوق کا رقص شروع ہو گیا تو پنڈت نے میری طرف افتخار کی نظروں سے دیکھا میرے چہرے پر اعتماد اور میرے لبوں پر مسکراہٹ دیکھ کر یقیناً اسے اچنبھا ہوا ہو گا تمام حاضرین نے بھی میری طرف دیکھا اور مجھے مسکراتا دیکھ کر بہت مطمئن ہوئے سلیم جو وحشت زندہ انداز میں یہ خوف ناک منظر دیکھ رہا تھا اس نے بھی سراسیمہ ہو کر مجھے دیکھا اور میں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے مطمئن کر دیا۔

سلیم میاں۔ یہ سب میرے اشارے کے منتظر ہیں میں نے برسوں کی

allurdupdfnovels.blogspot.com

پتہ کے بعد انہیں حاصل کیا ہے تم نے میری طاقت کا اندازہ لگایا میرا خیال ہے اب مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں کیا تم اور اس تماشے کو دیکھنا چاہتے ہو یا میں اس ہجوم کو فضاؤں میں غائب ہونے کا اشارہ کروں یا میں اپنی تپیا کے کچھ اور مظاہرے کروں۔

سلیم نے کہا ٹھیک ہے پنڈت جی میں نے دیکھ لیا کہ تم نے کیا حاصل کیا ہے میں تمہارے اس تماشے سے یقیناً متاثر ہوا میں اس کی کوئی سائنسی توجیہہ کرنے کی کوشش کروں گا اور اس کے بعد تمہیں کچھ بتا سکوں گا میں مادے کے غلبے کا قائل ہوں تمہارا مظاہرہ دلچسپ ہے اور حیران کن بھی میں اس کا مادی جواز ضرور تلاش کروں گا۔

ابوالحسن اور سارے حاضرین کی نظریں مجھ پر تھیں کہ میں اس کے جواب میں کیا کرتا ہوں مگر میں خاموش رہا میں چاہتا تو پنڈت اونکار ناتھ کو اپنے جلالی وظیفوں کا مظاہرہ کر کے حیرت زدہ کر دیتا یا میں

allurdupdfnovels.blogspot.com

پہاڑی بسنے والے جنوں کو حکم دیتا کہ وہ میرے سامنے صف بستہ کھڑے ہو جائیں اور اپنا اظہار اونکار ناتھ پر کر دیں مگر میں نے اس مرحلے پر یہ مناسب خیال نہیں کیا میں نے غیر معمولی برداشت کا ثبوت دیا پنڈت کے اشارے پر وہ مخلوق غائب ہو گئی تھی پنڈت سر بلند و سرشار نظر آتا تھا شام کے قریب یہ نشست برخاست ہو گئی اور میں نے عصر کے بعد خود کو عبادت میں غرق کر دیا۔

شام تک میں سجدے میں پڑا رہا مغرب کی نماز میں نے اپنے ساتھی اجنہ کے ساتھ پڑھی اور ابوالحسن کے گھر پہنچ گیا درشہوار مجھ سے بہت بے جھجک ہوتی جا رہی تھی ابوالحسن بعض اوقات اسے تنبیہ کرتے کہ وہ میرا ادب کرنے میں مسلسل کوتاہیاں کر رہی ہے بہت دیر تک ہم تینوں پنڈت اونکار ناتھ کے مظاہرے پر گفتگو کرتے رہے ابوالحسن میری قوت برداشت پر بہت خوش نظر آتے تھے لیکن نہ جانے کیوں

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں شام ہی سے مضطرب اور بے اطمینان سا تھا میں نے عبادت میں پناہ چاہی میں نے مراقبے میں اپنے آپ کو مصروف کیا میں رات کو عشاء کے بعد دیر تک ورشہوار کے ساتھ خلاف معمول چہل قدمی کرتا رہا وہ میری ہر طرح دلجوئی کرتی رہی ہم دونوں غیر متعلق گفتگو کرتے رہے ادھر اُدھر کی آخر میں نے اسے چھوڑا اور میں اپنے حجرے میں واپس آ گیا طوطوں نے شور مچانا شروع کر دیا تھا میں ان کے پنجروں میں پانی ڈالا اور پنجرے تھپکاتا ہوا چارپائی پر دراز ہو گیا میں سوچ رہا تھا اپنے متعلق اپنی زندگی کے متعلق، میاں صاحب کے بارے میں اور راونکارنا تھ کے سلسلے میں اچانک مجھے خیال آیا کہ میں نے اب تک روحوں کی طلبی کا وظیفہ نہیں آزمایا ہے مجھے روحوں کو طلب کرنا چاہیے لیکن میاں صاحب کے ارشاد کے مطابق روحوں کی طلبی کوئی آسان کام نہ تھا ایک نو وارد کو شروع میں بہت سے مراحل سے گزرنا

allurdupdfnovels.blogspot.com

پڑتا ہے میاں صاحب نے مجھ سے کہا تھا کہ ابتدا میں مجھے اس کام میں بڑی تکلیف ہو گی روحیں آسانی سے قابو نہیں آتیں وہ اپنے قدیم جسموں میں آنے سے گھبراتی ہیں اور عالم بالا میں رہنا پسند کرتی ہیں ہاں چند بے قرار و بے چین روحیں اس دنیائے فانی کے گرد چکر لگاتی رہتی ہیں جن کا تعلق اس دنیا سے کسی جذباتی اور روحانی سبب سے ہوتا ہے روحوں کو بلانے کے عمل میں پورا انہماک درکار ہوتا ہے اس کے لئے خوشبوؤں اور خاص قسم کے وظائف کی ضرورت پڑتی ہے تخلئے میں یہ کام مکمل سکون اور کامل توجہ سے انجام دیا جا سکتا ہے شروع شروع میں روحیں مہیب شکلوں میں آ کر عامل کو خوفزدہ کرتی ہیں اور عامل کو اس کے ارادے سے باز رکھنے کی پوری کوشش کرتی ہیں خوف کا غلبہ عمل میں ناکامی کا سبب بن جاتا ہے۔

میں نے اس رات روحوں کی طلبی کا عمل کرنے کا ارادہ کر لیا۔ جو وظیفہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

مجھے میاں صاحب نے بتایا تھا مجھے یاد تھا میں نے میاں صاحب کی خوشبوؤں کو تلاش کیا ایک تھالی میں کوئلے دہکائے اور خوشبوؤں کو اس پر چھڑکنا شروع کر دیا میں نے طوطوں کو ہاتھ کے اشارے سے مکمل خاموش رہنے کی ہدایت کی اور خشوع وخضوع سے اپنے وظیفے کا ورد شروع کر دیا مجھے یاد ہے کہ وہ ایک پرسکون رات تھی چاند تمام تر تابانی سے چمک رہا تھا پرندے اپنے پنجروں میں خاموش تھے میں

خوشبوؤں کے دھوئیں کے درمیان ایک جلالی وظیفہ پڑھ رہا تھا جیسے جیسے وقت گزرتا گیا مجھے احساس ہوا جیسے کمرے میں اندھیرا چھانے لگا ہے جیسے باہر ایک زبردست طوفان ساری پہاڑی کو تہ وبالا کر رہا ہو حجرے کی بند کھڑکی کے پٹ اچانک کھل گئے اور روشنی کا وہ واحد چراغ تیز طوفانی ہوا سے بجھ گیا میں نے دوبارہ چراغ جلانے کی کوشش نہیں کی۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

روح زندہ جاوید ہے روح تو جسم کے زندان میں مقید رہتی ہے جب جسم ختم ہو جاتا ہے تو روح ابد کی وسعتوں میں گم ہو جاتی ہے سچ تو یہ ہے کہ روح کی زندگی اس وقت شروع ہوتی ہے جب مادی جسم اپنی سرگرمی ختم کر دیتا ہے میں اس وقت سخت روحانی کشمکش میں مبتلا تھا روحوں کے متعلق میں نے میاں صاحب سے اور آخری نشستوں میں بحث کی تھی میں نے میاں صاحب کے پاس روحوں کو آتے ہوئے بھی دیکھا تھا اور مجھے معلوم تھا کہ روحانیت میں سب سے مشکل کام اس دنیا سے عالم بالا میں رہنے والی روحوں میں تعلق پیدا کرنا ہے رات گزر رہی تھی اور مجھے کامیابی ہوتی نظر نہیں آتی تھی میں بڑے انہماک سے وظیفے کے ورد میں مشغول تھا میری آنکھیں اندر کو دھنس گئی تھیں اور مجھے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ معمول سے زیادہ چمکدار اور سرخ ہو گئی ہوں۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

پھر اچانک طوطوں نے اپنے پنجروں میں پھڑ پھڑانا شروع کر دیا حجرے میں پر اسرار قسم کی آوازیں در آنے لگیں اندھیرا بڑھ گیا اور چنگاریاں سی میرے اردگرد منڈلانے لگیں میں ان سے بالکل خوفزدہ نہیں ہوا بلکہ محتاط انداز میں اپنے عمل کو جاری رکھا پھر مجھے کسی کے رونے کی آواز سنائی دی جیسے کہیں ماتم ہو رہا ہو دردناک چیخوں نے میری سماعت کو تباہ کر تا تو یہ ساری محنت اکارت جاتی۔

روحیں اپنی مرضی سے نہیں بلائی جاتیں ہم اپنے علم کے زور سے انہیں حاضر ہونے پر مجبور کر دیتے ہیں یہ علم کی طاقت ہے جو ارواح کو پھر اجسام کی دنیا سے تعلق پیدا کرنے پر مجبور کر دیتی ہے میاں صاحب نے مجھے بتایا تھا کہ روحوں میں انسانوں کی طرح مختلف مزاج اور طبیعت کی روحیں ہوتی ہیں نیک و بد شریف و ذلیل اس وقت میں جس روح کو طلب کرنا چاہتا تھا وہ وہی روح تھی جو میاں صاحب کے

allurdupdfnovels.blogspot.com

پاس ایک دوشیزہ کی شکل میں آتی تھی جس کا نام الماس تھا حالانکہ میں
سب سے پہلے اپنی والدہ کی روح سے بات کرنا چاہتا تھا مگر میں نے
روحوں کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے الماس کو پہلے
طلب کرنے کا ارادہ کیا لیکن الماس جو میاں صاحب کے ایک
اشارے پر حاضر ہو جاتی تھی مجھے بڑے سخت امتحان میں ڈالے
ہوئے تھی میری حالت غیر ہو گئی تھی دھوئیں کے سفید بادل عجیب
عجیب شکلیں اختیار کر کے مجھے وظیفے میں ناکام بنانے کی سعی کر رہے
تھے جب تیز ہوا کے جھکڑ طوفان آگ کے شعلے اور دھوئیں کے
مرغولے مجھے آزما چکے تو میں نے محسوس کیا کہ سارا حجرہ لرز رہا ہے
طوطوں کی آواز نکالنے کی اجازت نہیں تھی لیکن ان کی پھڑ پھڑاہٹ
اور بے چینی بتا رہی تھی کہ وہ اس صورت حال سے بہت زیادہ خوف
زدہ ہیں میں اپنا وظیفہ مکمل کر چکا تھا میں نے بڑے اعتماد کے ساتھ

allurdupdfnovels.blogspot.com

اپنے ہاتھ بلند کیے اور چھت کی طرف گھور کر کہا اے مقدس روح اب حاضر ہو جاؤ میں میاں صاحب کا نمائندہ ہوں اور انہوں نے مجھے تمہیں بلانے پر آمادگی ظاہر کی ہے اب آ جاؤ اے پاک سیرت دو شیزہ مجھے تم سے ضروری کام ہے الماس اب آ جاؤ۔

میری آواز کے جواب میں کامل سکوت رہا طوطے بھی اب خاموش ہو چکے تھے ہوا کا زور ختم ہو چکا تھا میں نے تھالی میں رکھے کوئلوں پر پھر خوشبو ڈالی اور چراغ جلا کر الماس کو آواز دیتا رہا چند لمحوں بعد حجرے میں خوشبو ہی خوشبو پھیل گئی اور دھوئیں کا ایک ہیولا میرے سامنے لہراتے لہراتے الماس کی شکل اختیار کر گیا وہی الماس جن کا حسن بے نظیر تھا آنکھیں جس کی نشیلی اور انداز جس کے شاہانہ تھے وہ میرے سامنے آ کر جھک گئی۔

میں نے میاں صاحب والے لہجے میں اس سے کہا اے روح الماس

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں تجھے اس حجرے میں خوش آمدید کہتا ہوں۔

الماس نے جھک کر مجھے جواب دیا۔

میں نے اپنی بات جاری رکھی دوشیزہ الماس جیسا کہ تجھے معلوم ہوگا

کہ میں اس علاقے میں میاں صاحب کا جانشین مقرر کیا گیا ہوں

میاں صاحب نے مجھے روحوں کی طلبی کا سب سے مشکل وظیفہ بھی بتا

دیا ہے میں سب سے پہلے اپنی ماں کی روح کو زحمت دینا چاہتا تھا ان

کا انتقال میری عدم موجودگی میں ہوا تھا میں انہیں دیکھ بھی نہیں سکا، مگر

میں نے پہلے تجھے طلب کیا اس لئے کہ تو میاں صاحب کے طریقہ کار

سے واقف ہے اور میں میاں صاحب کے نقشِ قدم پر چلنے کی سعی کرتا

ہوں کیا تجھے معلوم ہے کہ تجھے یہاں کس لئے طلب کیا گیا ہے۔؟

ہاں مجھے سب معلوم رہتا ہے آپ مجھ سے باتیں کرنا چاہتے اور

روحوں کے متعلق کچھ حقائق جاننے کے لئے مضطرب ہیں۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

بے شک یہ صحیح ہے تیری زبان شیریں اور تیرا انداز دلنشین ہے تو اپنی زبان سے روحوں کے متعلق کچھ بتا۔

دوشیزہ روح کچھ دیر خاموش رہی پھر اس نے گہری سانس لے کر کہا جسم کی قید سے آزاد ہونے والی تمام روحوں کا اپنا ایک عالم ہے وہ جسم جو ازل سے اب تک پیدا کیے گئے اپنے اختتام کے بعد روح سے جدا ہو جاتے ہیں اور وہ تمام روحیں ابدی حیثیت رکھتی ہیں وہ عالم ارواح میں قیام پذیر ہیں جسم روح کا زندان ہے روح کی بہت سی غیر معمولی صلاحیتیں جسم کے قید خانے میں دب جاتی ہیں جب جسم کو شکست ہو جاتی ہے تو روح کو اس کا صحیح مقام ملتا ہے پھر روح میں ماورائی چیزوں کو سمجھنے کی حیرت انگیز قوتیں پیدا ہو جاتی ہیں روح کی حس ادراک جسم سے اس کے انتقال کے بعد ہزار گنا بڑھ جاتی ہے لیکن یہ تمام روحیں دنیائے رنگ و بو سے بے نیاز ہوتی ہیں صرف کوئی گہری

allurdupdfnovels.blogspot.com

جذباتی وابستگی ہی انہیں عموماً اجسام کی دنیا میں لے جاتی ہے روحیں شکل وصورت رکھتی ہیں اور ضروری نہیں کہ ان کی شکلیں ان کے سابق جسموں کے مطابق ہوں ہاں جب انہیں کوئی اجسام کی دنیا میں طلب کرتا ہے تو وہ اپنی شناخت کے لئے اپنی قدیم اشکال میں نظر آجاتی ہیں کیونکہ وہ اس تبدیلی پر قادر ہوتی ہیں روح پر زمان ومکاں کی تغیرات اثر انداز نہیں ہوتے لیکن وہ اجسام کی دنیا سے علیحدہ ہو کر بھی اپنی پہلی زندگی کا گہرا اثر قبول کئے ہوتی ہیں زبان انداز عادات، واطوار اور دوسری خصوصیات میں ان کا امتیاز محض اس وجہ سے ہے کہ وہ عالم ارواح میں آنے سے پہلے مختلف علاقوں، فرقوں اور ذہنوں کے لوگوں میں تھیں اس لئے نیک وبد روحیں عالم ارواح میں موجود ہیں روحیں آسانی سے قابو میں نہیں آتیں کیونکہ جسم کی دنیا میں آمد انہیں پسند نہیں ہوتی صرف علم وفضل ہی انہیں قابو میں کرتا ہے بہت کم

allurdupdfnovels.blogspot.com

لوگوں کو یہ فضیلت حاصل ہوتی ہے کہ وہ روحوں کو طلب کریں اور ان پر قدرت حاصل کر سکیں اس اعتبار سے آپ عام بزرگوں اور عاملوں سے یقیناً افضل ہیں۔

میں دوشیزہ کی اس تقریر دل پزیر کو سنتا رہا مجھے عالم ارواح کے متعلق تمام حقائق پہلے سے معلوم تھے لیکن الماس کے لہجے میں شاہانہ تمکنت تھی اس کے ہاں ایک وقار تھا یقیناً وہ پہلے کسی شریف اور اعلیٰ خاندان میں پیدا ہونے والے جسم میں مقید ہوگی میں اس سے گفتگو کرتے رہنا چاہتا تھا مجھے اس روح سے گفتگو کر کے جو سکون قلبی حاصل ہوا وہ بیان سے باہر ہے میں اس سے نہ جانے کیا کیا پوچھتا رہا اور وہ کسی زندہ جسم کسی خوب صورت دوشیزہ کے نرم و گداز لہجے میں مجھ سے باتیں کرتی رہی پھر میں نے پوچھا اے نیک دوشیزہ الماس کیا میرے حکم پر تو میری ہر خواہش پوری کرنے پر قادر ہے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

الماس نے جواب دیا ہاں مگر روحوں کی بھی معینہ ومقرر وصلاحیتیں ہیں گو وہ زندہ انسانوں سے بہت زیادہ ہیں تاہم مجھے آپ کا ہر حکم بجا لانے میں مسرت ہوگی میں اس وقت تک آپ کے احکام کی بجا آوری کرتی رہوں گی جب تک دوسری ماورائی طاقتیں میرے آڑے نہ آئیں۔

دوسری ماروائی طاقتور سے تمہاری کیا مراد ہے میں نے تشویش سے پوچھا۔

دوسروں کا علم وفضل دوسری طاقتور روحیں اور کائنات میں خالق کائنات کے پیدا کئے ہوئے ان گنت مظاہر کسی وقت بھی مجھے آپ کے حکم سے باز رکھ سکتے ہیں۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ میں نے بڑبڑاتے ہوئے کہا مجھے معلوم ہے اس کائنات میں ہماری حیثیت کچھ نہیں ہم جو کچھ ہیں نہ ہونے کے برابر

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہیں الماس۔ امیں نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اصل میں میں نے تمہیں اس لئے طلب کیا تھا کہ میں اپنے ماں باپ اور بہن کی روح سے ملنا چاہتا ہوں کیا تم اس کا انتظام کر دو گی۔؟

یہ آپ کا حکم ہے الماس نے جواب دیا میں چند ساعتوں بعد انہیں تلاش کر کے آپ کے پاس لے آتی ہوں یہ کہہ کر وہ دھوئیں میں تبدیل ہوئی اور غائب ہو گئی میں نے درمیان کا وقفہ بڑے اضطراب میں گزارا میں اسی طرح بیٹھا رہا مجھے معلوم تھا کہ الماس کو زیادہ دیر نہیں ہو گی یہی ہوا ابھی الماس میرے باپ کی روح کے ساتھ تھوڑی دیر میں آ گئی اپنے باپ کو اپنے سامنے دیکھ کر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے کوئی اور ہوتا تو مرے ہوئے باپ کو اس حالت میں دیکھ کر لرز جاتا لیکن مجھے کوئی حیرت نہ ہوئی۔

میں بے اختیار ہو کر انہیں پکارنے لگا وہ مجھے عجیب حلئے میں نظر آئے

allurdupdfnovels.blogspot.com

پریشان پریشان خاموش خاموش جب انہوں نے مجھے دیکھا تو ان کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی میں نے انہیں سلام کیا اور اپنی روحانی ترقی کے بارے میں بتایا اس پر وہ بہت مسرور ہوئے انہیں دیکھ کر مجھے بیرسٹر راشد حسین یاد آگیا جس کی وجہ سے ہمارا پورا گھر تباہ ہو گیا تھا میں نے ان کے سامنے بیرسٹر راشد حسین کا تذکرہ کیا تو انہوں نے مجھے درگزر کرنے کی تلقین کی اور مجھے دعائیں دیتے ہوئے رخصت ہو گئے میں نے انہیں زیادہ دیر روک کر زحمت نہیں دی میں تو ان کا چہرہ دیکھنا چاہتا تھا میں نے ان کی صورت دیکھ لی یہی بات میرے لئے غنیمت ہے۔

پھر میری ماں میرے پاس آئی اس کا انداز وہی والہانہ تھا اسے دیکھ کر مجھے بہت رونا آیا میری ہچکیاں بندھ گئیں میرا جی چاہا میں اس سے گلے مل کر بہت روؤں میں اپنی زندگی ختم کر لوں اور اپنی ماں کے پاس

allurdupdfnovels.blogspot.com

چلا جاؤں مگر میری ماں نے مجھے تلقین کی کہ عالم ارواح سے زیادہ بے بس انسانوں کو میری ضرورت ہے وہ بھی میری اس کامیابی پر بہت نازاں تھی اپنی ماں کو دیکھ کر میری کیفیت بدل گئی مجھے الماس کی موجودگی کا خیال بھی نہ رہا میں بالکل بچہ بن گیا میں نے ماں سے کہا اماں تمہیں دیکھ کر میرے زخم تازہ ہو گئے ہیں ہم لوگوں کے ساتھ بڑا ظالم ہوا ہے میں اس کا بدلہ ضرور لوں گا۔

میری ماں نے بے تابی سے اپنے منہ پر انگلی رکھی اور کہنے لگی نہیں منو......... منو میرے بچپن کا نام تھا۔ میری جان اب بدلے لینے کی ضرورت نہیں خدا نے اس کے بدلے تمہیں فضیلت کے اس راستے پر ڈال دیا یہی بہت ہے تم ہمارے گناہوں کو بخشوانے کا سبب بن گئے ہو خدمت میں عظمت ہے منو۔ انسانوں کی خدمت کئے جاؤ اسی میں بڑائی ہے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں نے اشتیاق سے کہا ماں میں تمہیں گاہے گاہے زحمت دیا کروں گا۔

میری ماں نے مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ مجھ سے گاہے گاہے ملنے آیا کرے گی اس کے بعد وہ بھی رخصت ہو گئی۔

مگر جب میری بہن آئی تو میری قوت برداشت جواب دے گئی اس کا حال ابتر تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد بھی اسے سکون نہیں ملا اس کے چہرے پر آج بھی ماضی کی تلخ یادوں کا سایہ لرز رہا تھا مجھے پلکیں جھپکائے بغیر وہ یوں گھورتی رہی جیسے مجھے پہچاننے کی کوشش کر رہی ہو اس کا لباس تار تار تھا جیسے اسے کسی نے نوچا کھسوٹا ہو اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے وہ مجسم احتجاج تھی اور اسی لباس میں تھی جب غنڈوں نے اس پر حملہ کیا تھا۔

میری پیاری بہنو۔ میں نے روتے ہوئے کہا یہ میں ہوں تمہارا بھائی

allurdupdfnovels.blogspot.com

قسمت نے یہی فیصلہ کر دیا تھا کہ ہم دونوں جب ملیں تو اس طرح ملیں میں شاہد ہوں زمانے نے مجھے اور تمہیں دونوں کو عزت سے رہنے نہیں دیا تمہیں اس حالت میں دیکھ کر تو میرا دل پھٹا جا رہا ہے میں تمہاری روح کو ضرور سکون پہنچاؤں گا مجھے بتاؤ وہ کون درندے تھے جنہوں نے تمہیں داغدار کیا مجھے بتاؤ میں اس سارے محلے کو جلا دوں گا غصے اور رقت سے میری آواز بھرا گئی۔

میری بہن نے اپنی تباہی کی ایک دلگداز داستان ہچکیوں کے درمیان سنائی جو مجھے کسی قدر اکبر کی زبانی معلوم ہو چکی تھی میں یہ شرمناک واقعہ یہاں نہیں لکھ سکتا بس میرا یہ خونی رودادسن کر اپنے حجرے میں بیٹھنا مشکل ہو گیا میں نے اپنی بہن کو یہ کہہ کر رخصت کیا کہ اب جب تک میں تمہارے اوپر بری نگاہ رکھنے والوں سے انتقام نہیں لوں گا اس وقت تک تمہیں پھر یہاں نہیں بلاؤں گا اب میں سرخرو ہو کر ہی

allurdupdfnovels.blogspot.com

تمہیں بلاؤں گا۔

اور میری بہن بھی چلی گئی چند لمحوں میں میں اپنے والدین سے مل لیا الماس بھی رخصت ہوگئی میں حجرے میں بیٹھا رہا پوری رات میں نے یونہی گزاری میرے اندر زبردست کشمکش جاری تھی میری عقل اور میرا علم مجھے برداشت اور ضبط کی تلقین کرتا تھا اور میرا دل عقل اور علم کی نفی وہ ساری رات میں نے کرب میں گزار دی اپنے والدین اور بہن سے مل کر مجھے احساس ہوا کہ میں جس بنیادی مقصد کے لئے میاں صاحب کی اس پہاڑی میں داخل ہوا تھا وہ تو بھول ہی گیا۔

میں نے اپنا محاسبہ کیا میں شاہد علی ایک شخص جو اپنی عمر کا بڑا حصہ گزار چکا تھا جس نے اپنی زندگی کے بہترین دن جیل میں گزار دیئے تھے جس کے ساتھ کتوں کا سا برتاؤ کیا گیا تھا اس نے اپنی زندگی میں کیا حاصل کیا کچھ بھی تو نہیں مجھے خود کو کیا ملا میں سوچتا رہا میں نے خود پر

allurdupdfnovels.blogspot.com

خود کو قربان کر دیا میں نے نفس کشی کی اور تجرد کی صبر آزما زندگی اختیار کی میں دوسروں کے کام آتا رہا خود میں نے اپنے لئے کیا کیا میرا نفس بغاوت پر آمادہ تھا علی الصباح طوطوں نے مجھے اٹھایا کہ فجر کا وقت ہو چکا ہے میں نے نماز پڑھی نماز کے بعد میرے مشتعل جذبات کسی قدر سرد ہوئے میں سجدے میں پڑا رہا تا کہ ابوالحسن نے میرے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر مجھے نہیں اٹھایا، ابوالحسن نے میری سرخ آنکھیں دیکھ کر میرا حال پوچھا۔

ابوالحسن میں اپنی زندگی کی سخت ترین کشمکش میں مبتلا ہوں تم نے میری قدم قدم پر رہنمائی کی ہے مجھے مشورہ دو کہ میں کیا کروں میں نے ایک بچے کی طرح کہا۔

آپ، آپ ایک بڑے بزرگ ہیں میں آپ کا غلام ہوں میں اب آپ کو کیا مشورہ دے سکتا ہوں بزرگوں کو مشورہ نہیں دیئے جاتے ان

allurdupdfnovels.blogspot.com

سے مشورے لئے جاتے ہیں لیکن مجھے بتایئے آپ کو کیا پریشانی ہے
ابوالحسن رات ہم نے اپنے مرحوم والدین اور بہن کی روحوں کو زحمت
دی تھی انہیں دیکھ کر ہماری قوت برداشت جواب دے گئی ہے ہم پر
بہت ظلم ہوا ہے ابوالحسن کسی نے برے وقت میں ہمارا ساتھ نہیں دیا
میرا دل بیرسٹر راشد حسین اور ان ظالموں سے جنہوں نے میری معصوم
بہن کو تباہ کیا انتقام لینے کو چاہتا ہے مگر مجھے معلوم ہے یہ سب غلط ہے
خدا انصاف کے لئے موجود ہے پر ایک کشمکش جاری ہے مجھے اس
وقت تک سکون نہیں ملے گا جب تک میں انہیں ختم نہ کر ڈالوں ابوالحسن
ہماری رہنمائی کرو۔

ابوالحسن نے وہی کہا جو وہ کہہ سکتے تھے درشہوار نے آ کر میرے ذہن
کے فساد کو روکنا چاہا اس نے مجھے عظمت و فضیلت کے حوالے دیئے
مجھے اپنا اعلیٰ مقام یاد دلایا اس نے مجھے بتایا کہ میرے پاس کیسی کیسی

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

طاقتیں موجود ہیں جن میرے غلام ہیں روحیں میرے قبضے میں ہیں میری زبان میں تاثیر ہے میں نے آخرت میں اپنے لئے بہت کچھ کما لیا ہے در شہوار نے مجھ سے بے پناہ لگاؤ کا اظہار کیا ایسے لگاؤ کا اظہار جو اس نے اب تک مجھ سے نہیں کیا تھا اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے میں اس کی یہ حالت حیرت سے دیکھتا رہا اور میرے دل میں نامعلوم سے جذبے بیدار ہوئے میں نے در شہوار کو پوری طرح دیکھا وہ حسین وجمیل لڑکی حور شمائل بت طناز، زہرہ جمال پری پیکر دوشیزہ میرے لئے رو رہی تھی میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا وری میں نے جذبات بھرے لہجے میں کہا وری میرے پاس سے چلی جاؤ میرا نفس مجھے ورغلا رہا ہے میں تمہارے زہد شکن حسن سے متاثر ہو رہا ہوں چلی جاؤ تم بہت حسین ہو میری فضیلت سے زیادہ برتر تمہارا حسن ہے۔

میرے ان کلمات پر در شہوار کے چہرے پر کئی رنگ آئے اس نے

allurdupdfnovels.blogspot.com

میرے ہاتھ کو بوسہ دیا اور وہاں سے چلی گئی جب وہ چلی گئی تو میں پھر تنہا رہ گیا اور مجھ پر اپنے سرکش جذبات کا غلبہ ہو گیا جو گزشتہ رات سے مجھے پریشان کئے ہوئے تھے۔ دن چڑھنے لگا تھا اور لوگوں کی آمد پہاڑی پر شروع ہو چکی تھی مگر میں نے آج ان سب سے ملنے سے انکار کر دیا ابوالحسن نے مجھے آ کر سمجھایا جنوں کا ایک پورا غول میری عیادت کو آیا میں نے ان سب کو اپنے حجرے سے باہر نکال دیا لوگ شام تک میرے انتظار میں بیٹھے رہے میں حجرے سے باہر نہیں گیا یقیناً وہ سب میری اس اچانک تبدیلی پر حیران ہوں گے ابوالحسن نے بڑی مشکل سے انہیں رخصت کیا عقیدت مند مجھے ایک نظر دیکھ لینے کے لئے ابوالحسن سے لڑنے لگے اندر میں باہر کی تمام آوازیں سن رہا تھا پورا دن میں نے تنہائی میں گزارا اور ان خیالات میں جو رات سے میرے ذہن پر حاوی آ گئے تھے۔

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں شام کو ابوالحسن کی قیام گاہ پر نہیں گیا میں نے مغرب اور عشاء کی نماز بہت دنوں بعد تنہائی میں ادا کی رات ہوئی تو میں نے ایک فیصلہ کر لیا تھا وہی فیصلہ جو میری عمر کا کوئی شخص بھی ایسے حالات میں کرتا میں نے اپنے انتقام کے لئے ذہن میں دلیلیں تراش لی تھیں جب تک میں ان ظالموں کو ان کے کیے کی سزا نہیں دوں گا میری عبادتوں میں خلل آتا رہے گا میں نے طے کر لیا تھا کہ ان لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے بعد میں کامل سکون سے عبادت میں لگ جاؤں گا اور اگر یہ کوئی گناہ ہے تو میں اپنے خدا سے باقی تمام زندگی اس کی معافی چاہنے میں گزاروں گا رات کو میں نے وہی جلالی وظیفہ پڑھا جس سے الماس آ جاتی تھی کل کی طرح مجھے الماس کو بلانے میں کوئی پریشانی نہیں اٹھانا پڑی بہت آسانی سے میں نے الماس کو طلب کر لیا اس نے آتے ہی مجھ سے پوچھا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میرے لئے کیا حکم ہے۔؟

مجھے بیرسٹر راشد حسین کے بارے میں بتاؤ۔

الماس ایک لمحے کے لئے خاموش ہوئی بیرسٹر راشد حسین آسودہ زندگی گزار رہا ہے اس کی دو لڑکیاں اور دو بیویاں ہیں ایک لڑکی سمندر کے پار اپنے شوہر کے ساتھ ہے اس کا نام رشیدہ ہے دوسری لڑکی ثمینہ زیر تعلیم ہے رشیدہ دو بچوں کی ماں بن چکی ہے اور اپنے گھر میں بہت خوش ہے راشد حسین ایک عیاش طبع اور ظالم شخص ہے۔

بس بس میں نے اس کی بات کاٹ کر کہا رشیدہ کو سمندر پار سے اس شہر میں بلا لو۔

اس میں وقت درکار ہوگا الماس نے کہا۔

ٹھیک ہے الماس۔ میں اس خاندان کو تباہ حال دیکھنا چاہتا ہوں میں انہیں سزا دینا چاہتا ہوں بیرسٹر راشد حسین کو اس کی بداعمالیوں کی سزا

allurdupdfnovels.blogspot.com

یہ سزا طویل اور بہت شدید ہونی چاہیے میں نے غصے میں کہا۔

الماس کے چہرے پر ابھرنے والا اضطراب اس بات کی غمازی کر رہا تھا کہ اسے میرے حکم پر حیرت ہوئی ہے وہ گنگ سی کھڑی مجھے تکتی رہی میں نے اسے دوبارہ مخاطب کیا۔

سنا تم نے۔؟

میں سن چکی ہوں اے نیک بزرگ الماس نے اداسی سے جواب دیا میں نے دیکھا کہ اس کے حسین چہرے پر ہزاروں پریشان تاثرات ابھر آئے ہیں۔

یہ سزا ثمینہ سے شروع کی جائے ثمینہ کی عمر وہی ہے جو میری بہن کی تھی میں چاہتا ہوں کہ بیرسٹر راشد حسین اپنی رسوائی کا تماشا خود اپنی آنکھوں سے دیکھے۔

میں آپ کے حکم کی تابع ہوں الماس نے غمزدہ لہجے میں کہا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

روح الماس کو رخصت کرنے کے بعد میں سو گیا فجر کے بعد ورشہوار میرا ناشتہ لے کر آئی اس نے میرا حال پوچھا تو میں نے کسی قدر مطمئن لہجے میں کہا۔

وری ہم نے تمہارا کہا نہیں مانا ہم نے اپنے علم و فضل کا بھی کہا نہیں مانا اس لئے کہ ہم اگر جبر کر لیتے تو ہمیشہ ہمارے سینے پر بوجھ رہتا۔

ورشہوار نے خاموشی سے سر جھکا لیا جیسے اسے میرے اس جملے سے تکلیف پہنچی ہو آج اس نے کچھ نہیں کہا۔ ناشتے کے برتن لے کر خاموش خاموش چلی گئی میں نے صبح سے شام تک لوگوں سے ملاقات کی اور ہشاش بشاش رہا شام کو میں ابوالحسن کے گھر بھی گیا رات کو میں نے الماس کو طلب کیا اس نے مجھے بتایا کہ بیرسٹر راشد حسین کی لڑکی ثمینہ اپنا ذہنی توازن کھو چکی ہے میں نے اسے جلد ہی دوسرے کسی حکم کے بغیر رخصت کر دیا اور رات کو پھر میں اطمینان سے سویا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

کئی دن گزر گئے رات کو الماس میرے پاس آتی رہی اور ثمینہ کا احوال بیان کرتی رہی لیکن دلچسپ بات کا پتا تو مجھے اپنے دوست اکبر سے چلا اکبر اس دن کچھ گھبرایا اور پریشان نظر آ رہا تھا۔

میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو اکبر نے افسوسناک لہجے میں کہا۔

آج میری ان گناہ گار آنکھوں نے جو منظر دیکھا ہے اس نے مجھے پریشان کر دیا ہے سچ ہے کہ خدا کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے اس کے یہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔

کیا کوئی خاص واقعہ پیش آیا ہے میں نے سرسری طور پر دریافت کیا تو اکبر بولا۔

شاہد میاں آج میں نے بیرسٹر راشد حسین کی چھوٹی لڑکی ثمینہ کو دیکھا تھا۔

اکبر کی زبانی ثمینہ کا نام سن کر میں پوری توجہ سے اس کی بات سننے لگا

allurdupdfnovels.blogspot.com

اکبر نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔

خدا دشمن کو بھی ایسی ذلت اور رسوائی نصیب نہ کرے جیسی آج راشد حسین کو ہوئی ہے۔

ذرا تفصیل سے بتاؤ کہ اصل معاملہ کیا ہے میں نے اکبر کو کریدتے ہوئے پوچھا۔

ثمینہ کا ذہنی توازن خراب ہو گیا ہے آج اس پر دیوانگی کا اتنا شدید دورہ پڑا کہ وہ اپنے کپڑے تار تار کر کے سڑک پر نکل آئی ہزاروں آدمیوں نے اسے سڑک پر کھڑے ہو کر واہی تباہی بکتے دیکھا راشد حسین بڑی مشکلوں سے اسے گھر لے جانے میں کامیاب ہو سکا پورے شہر میں بس اسی ایک بات کا چرچا ہو رہا ہے راشد حسین گھر میں منہ چھپائے اپنی رسوائی پر آنسو بہا رہا ہے اکبر نے اتنا کہہ کر ایک ٹھنڈی سانس لی پھر بولا اس نے تمہارے خاندان والوں کے ساتھ جو ظلم کیا تھا اب وہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

اس کے آگے آ رہا ہے۔

اکبر کی زبانی ملنے والی اس اطلاع پر مجھے جتنی خوشی ہوئی اس کا اندازہ میرے سوا کوئی اور نہیں لگا سکتا لیکن میں نے دیدہ دانستہ اپنے چہرے سے خوشی کا اظہار نہیں ہونے دیا مجھے اکبر کی طبیعت کا بخوبی علم تھا اگر اسے معلوم ہو جاتا کہ راشد حسین پر وہ افتاد میری وجہ سے پڑی ہے وہ تو یقیناً میرے سر ہو کر یہی کہتا میں اپنا عتاب واپس لے لوں میں خاموش ہی رہا۔

خدا کسی دشمن کی بھی نوجوان لڑکی کو اس طرح سربازار رسوا نہ کرے اکبر نے ثمینہ کے سلسلے میں اپنی ہمدردی کا اظہار کیا تو میں چپ نہ رہ سکا بمشکل تمام اپنا غصہ ضبط کر کے بولا۔

کیا تمہیں میری مرحوم بہن سے کوئی ہمدردی نہیں ہے جس پر آفت راشد حسین کے ہی سبب آئی تھی وہ بھی تو اسی طرح رسوا ہوئی تھی بلکہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

اس سے زیادہ۔

وہ صرف تمہاری نہیں میری بھی بہن تھی شاہد میاں خدا کسی کو بھی اس قدر رسوا نہ کرے۔

اس خیال سے کہ کہیں اکبر اپنی ہمدردی کے جذبے کے تحت ثمینہ کے سلسلے میں مجھ سے کسی مدد کی درخواست نہ کر بیٹھے میں نے گفتگو کا رخ بدل دیا اکبر خاصی دیر تک بیٹھا اِدھر اُدھر کی باتیں کرتا رہا مجھے اپنے کاروبار کے بارے میں بتاتا رہا جو روز بروز ترقی کر رہا تھا مگر جب بھی وہ ثمینہ کا ذکر چھیڑتا میں اسے دوسری باتوں میں الجھا دیتا اکبر چلا گیا تو میں نے سکون کا سانس لیا مجھے ابھی رشیدہ اور اس کے شوہر کا انجام دیکھنا تھا۔

رات کو جب میں نے الماس کو طلب کیا تو اس نے مجھے بتایا کہ بیرسٹر راشد حسین تمام بڑے ڈاکٹروں اور عاملوں کو دکھا چکا ہے لیکن کوئی

allurdupdfnovels.blogspot.com

افاقہ نہیں ہوا میں اپنی اس طاقت پر جس قدر بھی خوش ہوتا کم تھا مجھے معلوم تھا کہ اس علاقے میں کوئی شخص ایسا نہیں جو ثمینہ کے ذہنی توازن کو درست کر سکے یہ میری فضیلت کی تصدیق تھی روزانہ میں الماس سے ثمینہ کا احوال سنتا رہا۔

لیکن ایک شب مجھے الماس نے بتایا کہ ثمینہ درست ہو چکی ہے۔

ثمینہ ٹھیک ہو چکی ہے میں نے حیرت سے پوچھا یہ کس طرح ممکن ہوا۔

اسے ایک پنڈت نے ٹھیک کر دیا ہے اس کے پاس غیر معمولی طاقتیں ہیں وہ اپنے مذہب کا ایک پہنچا ہوا عالم ہے اس کے پاس بہت سے منتر اور روحوں کے ابتلا کا توڑ ہے الماس نے بے نیازی سے جواب دیا۔

وہ کون سا پنڈت ہے؟ اس کا کیا نام ہے؟ میں نے تشویشناک انداز

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں پوچھا۔

اس کا نام اونکار ناتھ ہے۔

اونکار ناتھ میں اچھل کر کھڑا ہو گیا اونکار ناتھ نے اسے درست کر دیا

نہیں، نہیں وہ ایک معمولی پنڈت ہے اسے جادو منتر آتا ہے الماس کیا

یہ صحیح ہے۔

میں جو کچھ کہہ رہی ہوں درست ہے جب سب لوگ ناکام ہو چکے تو

بیرسٹر راشد حسین نے اسے ثمینہ کو دکھایا اور اس نے اس کا توڑ کر لیا۔

کیا اب تم کچھ نہیں کر سکتیں میں نے بے زاری سے کہا۔

یقیناً میں سب کچھ کر سکتی ہوں مگر اونکار ناتھ پھر اس کا توڑ کر دے گا اور

یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک آپ ہی کوئی قدم نہ

اٹھائیں مجھے معلوم ہے کہ آپ جو چاہیں کر سکتے ہیں۔

تم جا سکتی ہو۔ میں نے اسے حکم دیا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

پنڈت اونکار ناتھ میرے ذہن پر اس بری طرح چھایا کہ میں اس رات کچھ سوچ ہی نہ سکا اونکار ناتھ نے ایک بار پھر مجھے چیلنج کیا تھا۔ مجھے اسے بتانا ہی ہو گا کہ میاں صاحب نے مجھے کیا بخشا ہے میں کیا ہوں یہ پنڈت تو گریبان تک آرہا ہے اب درگزر کرنے اور برداشت کرنے کا وقت گیا اگر یہی صورت رہی تو یہ پنڈت سر پر چڑھتا آئے گا میں نے فجر کے بعد ایک اور وظیفہ شروع کیا جب تک پہاڑی پر لوگ جمع نہیں ہو گئے میں یہی ورد کرتا رہا میرا ناشتہ درشہوار رکھ کر چلی گئی تھی کوئی سات بجے میں حجرے سے باہر آیا مجھے یقین تھا کہ ثمینہ پھر اپنا ذہنی توازن کھو چکی ہو گی اور اونکار ناتھ آج شام یا کل صبح تک میری مدد لینے ضرور آئے گا اس کا مجھے یقین تھا۔

پہاڑی پر حسب معمول لوگوں کا ہجوم تھا میں جب حجرے سے باہر آیا تو روزانہ آنے والے دو عقیدت مند رحیم خان اور شمشیر علی نے بے تابانہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

سب سے پہلے اٹھ کر میرے ہاتھوں کو بوسہ دیا تھوڑی دیر پہلے جس مجمعے میں ہلکی ہلکی سرگوشیوں کی آوازیں ابھر رہی تھیں اب وہاں میری آمد کے بعد مکمل خاموشی تھی میں نے ایک طائرانہ نظر مجمع پر ڈالی جتنی نگاہیں جو میری سمت اٹھی ہوئی تھیں جھک گئیں میں نے اپنے لئے یہ عقیدتیں دیکھ کر دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا اور دعا مانگی اے کائنات کے خالق اے خدا! کوئی شبہ نہیں جسے تو چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت دے۔ اے میرے پروردگار میرے قلب کو اپنے نور سے منور رکھ مجھے راستی کی توفیق دے اور ان مصیبت زدہ لوگوں کے دکھ درد دور کر یہ لوگ میرے پاس بڑی امیدیں لے کر آئے ہیں اپنے دل میں یہ دعا مانگ کر جب میں ایک موڑھے پر بیٹھ گیا تو رحیم خان اور شمشیر علی نے روزانہ کے مطابق حاضرین کو صبر و تحمل کی تلقین کی میاں صاحب کے زمانے سے ان دونوں نے از خود یہ کام سنبھال لیا

allurdupdfnovels.blogspot.com

تھا مجمعے میں خاموشی سکون اور نظم برقرار رکھنے کا کام انہی کا تھا بہت کم

ایسا ہوا تھا کہ انہوں نے ناغہ کیا ہو ان کی عدم موجودگی میں ابوالحسن یہ

کام کرتے تھے ویسے ابوالحسن عام طور پر ان لوگوں کے سامنے ہی

رہتے کسی کو معلوم نہیں تھا کہ ابوالحسن ایک بزرگ جن ہیں اور صرف ابو

الحسن ہی نہیں اس پہاڑی پر بسنے والے بہت سے جن مجمعے میں شامل

ہو جاتے رحیم خان اور شمشیر علی کے رویے سے آج تک کسی کو شکایت

نہیں ہوئی تھی شام کو یہ دونوں عام لوگوں کے ساتھ واپس چلے جاتے

آنے والوں میں اکثریت ان لوگوں کی تھی جو صرف عبادت کرنے

یہاں جمع ہو جاتے یہ سب میرے اشارے کے منتظر رہتے اور ہزار

بہانے میری خدمت کے ڈھونڈتے میاں صاحب کے منع کرنے

کے بعد کہیں یہ لوگ باز آئے تھے ورنہ ان میں کوئی پھول لے کر آتا

کوئی نذرانے کوئی چڑھاوے کوئی ان کی ضرورت کی کوئی چیز۔ میاں

allurdupdfnovels.blogspot.com

صاحب کے وصال کے بعد ان لوگوں نے یہ سلسلہ میرے ساتھ بھی شروع کیا مگر میں نے سختی سے منع کر دیا کہ یہ پہاڑی نذرانے پھول اور تحفے تحائف کی جگہ نہیں ہے صرف محبتیں کافی ہیں صرف عقیدتیں بہت ہیں سو میں نے وہ آنکھیں دیکھی ہیں جن میں میرے لئے فنا ہونے کی آمادگی موجود ہوتی اور میں نے وہ چہرے دیکھے ہیں جو میرے چہرے کے تاثرات سے چمک پاتے یا مرجھا جاتے میرے یہ لوگ میرے لئے جیتے مرتے تھے کون اس دنیا میں کسی سے اتنا رابطہ رکھتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میری تخلیق ان لوگوں کے لئے ہوئی ہے جب میں ان ستم رسیدہ لوگوں کے ساتھ بیٹھتا تو ان کا ہو جاتا اور مجھے محسوس ہوتا کہ میں ایک عظیم مقصد کی خاطر زندگی گزار رہا ہوں میرے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھتے تو روتی ہوئی بوڑھی عورتوں کو قرار آجاتا غمزدہ اور مظلوم چہروں پر مسرت کی لہر دوڑ جاتی۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں اس دن صبح سے شام تک ان لوگوں کی روداد غم سنتا رہا اس دن مجھے شدت سے کسی کا انتظار تھا اتنی مصروفیت کے بعد بھی میں اونکار ناتھ کو بھلانے میں کامیاب نہ ہوسکا، مجھے یقین تھا کہ اونکار ناتھ کو جب ثمینہ کا ذہنی توازن بگڑ جانے کی خبر ملے گی اور جب وہ اپنے جنتر منتر میں ناکام ہو جائے گا تو میرے پاس مدد لینے ضرور آئے گا مگر عصر گزر گئی، شام ہو گئی، اور پہاڑی انسانوں سے خالی ہو گئی اونکار ناتھ نہیں آیا اس بات نے مجھے تشویش میں ڈال دیا مغرب کے وقت میں ابوالحسن کی طرف نکل گیا نماز مغرب میں نے پہاڑی کے اجنہ کے ساتھ پڑھی وہ حسب معمول میرے قریب جمع ہو گئے لیکن اس دن میں نے ان سے کوئی بات نہیں کی میں سیدھا ابوالحسن کے گھر آ گیا اور ایک پلنگ پر دراز ہو گیا در شہوار میری یہ حالت دیکھ کر دوڑی دوڑی میرے پاس آئی۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے۔؟ اس نے محبتوں کے ساتھ پوچھا۔

ہاں دری طبیعت ٹھیک ہے لیکن بس ذرا جی نہیں لگ رہا میں نے نیم دلی سے جواب دیا۔

کیا بات ہے؟ آپ نے دوپہر کا کھانا بھی نہیں کھایا وہ میرے سر کے قریب بیٹھ گئی آپ مجھے بھی نہیں بتائیں گے۔؟

اس کا جملہ نہ جانے کیوں مجھے اچھا لگا ایسے جملے یقیناً میرے لئے فرحت کا باعث ہوتے تھے میں نے اسے معنی خیز نظروں سے دیکھا میرے اس انہماک پر اس کی پلکیں جھک گئیں میں نے اس کا نرم و نازک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

دری! بعض اوقات جی چاہتا ہے کہ اپنے نفس کی تمام تر سازشوں سے تمہیں آگاہ کر دوں میں سوچتا ہوں کہ کاش میں ایک عام آدمی ہی ہوتا غالباً اس فضیلت کا متحمل نہیں ہو پا رہا ہوں میاں صاحب نے

allurdupdfnovels.blogspot.com

جس سے مجھے نواز دیا ہے میرے اندر کوئی کھوٹ ضرور ہے۔

نہیں۔نہیں۔آپ ان دنوں الجھنوں میں گرفتار ہیں ایسے آزمائشی لمحے ضرور آتے ہیں آپ مجھے سب کچھ بتا دیا کیجئے کسی کو بتانا ضروری ہوتا ہے آپ ایک جلیل القدر بزرگ ہیں آپ کے اندر کوئی کھوٹ نہیں کھوٹ تو باہر کی دنیا میں ہے وہی شیطانی قوتیں نیک لوگوں کو پریشان کرتی رہتی ہیں درشموار نے میرے ہاتھ پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

دری تمہاری قربت میں گداز اور تمہاری گفتگو میں شیرنی ہے مجھے ایک ایسے شخص کی ضرورت شدت سے محسوس ہوتی ہے جو میرے اندر کے فساد پر مجھے ٹوک سکے یہ بھی لوگ میری عزت کرتے ہیں مجھے ان لوگوں میں اپنے قد کی طوالت سے اکثر بڑی الجھن ہوتی ہے میں تنہائی محسوس کرنے لگتا ہوں تم دری مجھے چھوٹے میاں صاحب نہ سمجھا

allurdupdfnovels.blogspot.com

کروا کبر میرا دوست تھا مگر وہ بھی عملاً مجھ سے بچھڑ گیا اس کے انداز میں بھی میرے لئے قدر و منزلت آ گئی تم بھی وہی کرتی ہو اس عزت و تکریم آداب اور حفظ مراتب سے میرا دم گھٹنے لگتا ہے میں نے ورشہوار سے جذباتی لہجے میں کہا در ی کم از کم میں تم سے اس برتاؤ کا طالب نہیں ہوں۔

میں نے محسوس کیا کہ ورشہوار کا چہرہ میری اس جذباتی گفتگو سے سرخ ہو گیا ہے اس کے ہاتھ میں ایک جنبش ہوئی اور میں نے تتلیوں کی تمام حسرتوں کے ساتھ اس کی آنکھوں میں دیکھا وہاں مجھے ایک سمندر نظر آیا میں نے اس کی جھلملائی آنکھوں میں صرف اپنا چہرہ دیکھا میرے لئے یہ لذت بالکل نئی تھی مجھ پر ایک عجیب سا کیف طاری تھا دری کی اس کیفیت میں بات ہی کچھ اور تھی پھر اچانک مجھے نہ جانے کیا خیال آیا میں نے ورشہوار کا ہاتھ چھوڑ دیا اور اس طلسمی فضا کے سحر کو

allurdupdfnovels.blogspot.com

ختم کرنے کے لئے میں ورشہوار سے قہوہ طلب کیا وہ مسکراتی ہوئی رخصت ہو گئی اور میں سوچنے لگا کہیں میں کسی لغزش کا مرتکب تو نہیں ہو رہا مجھے زیادہ سوچنے کا موقع نہیں ملا ابوالحسن آ گئے آتے ہی انہوں نے میری مزاج پرسی کی اور میری بدلی ہوئی حالت پر تشویش کا اظہار کیا ابوالحسن نے بہت دبے دبے لہجے میں میری گزشتہ روز کی گوشہ نشینی کی شکایت کی میں بہت سکون سے ابوالحسن کی باتیں سنتا رہا اس لئے کہ وہ میرے اتالیق بھی تھے علم و فضل میں میرا مرتبہ بلند ہو جانے کے بعد بھی ہم دونوں کے درمیان میں ماضی کے متعلق کی وضعداری موجود تھی جب ابوالحسن اپنے تجربوں کی روشنی میں مجھے اپنے پند و نصائح سے نواز چکے تو میں نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔

یہ سچ ہے کہ خدا نے میرے ساتھ فیاضی سے کام لیا ہے لیکن میں ابھی تک اپنے ذہن کے اس شر کو دبا نہیں سکا جس کا تذکرہ میں نے پہلے

allurdupdfnovels.blogspot.com

بھی آپ سے کیا ہے جب سے میں نے اپنے مرحوم والدین اور بہن کی روحوں سے ملاقات کی ہے میں بہت مضطرب رہا ہوں میں نے انہیں آزردہ خاطر دیکھا ہے ابوالحسن میں نے اپنی بہن کے آنسوؤں کو دیکھا ہے میں ان ظالموں کو بھلانے کی طاقت اپنے اندر نہیں پاتا جنہوں نے میرا گھر برباد کیا ہے ابوالحسن میں بہت مجبور ہوں۔

لیکن معاف کر دینے میں جو سکون اور سر بلندی ہے وہ سزا دینے میں نہیں۔ آپ درگزر کر دیجئے یہ آپ کے منصب کے مطابق نہیں ابو الحسن نے کہا۔

مجھے معلوم ہے لیکن میری یکسوئی ختم ہو گئی ہے میں پر سکون رہ کر عبادت و ریاضت میں خود کو مصروف کرنا چاہتا ہوں مگر میں کیا کروں کہ میری بہن کی صورت مجھے چاروں طرف گھورتی نظر آتی ہے اس پہاڑی کا کوئی ایسا گوشہ نہیں جہاں وہ موجود نہ ہو۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میری باتوں سے ابوالحسن کے چہرے پر تشویش کے تاثرات ہر لمحے گہرے ہوتے جا رہے تھے انہوں نے ایک بار میرے ارادے سے مجھے باز رکھنے کی کوشش کی مگر جب میں نے اپنی دلی کیفیت ذہنی انتشار کو کرب اور اضطراب سے بیان کیا تو ابوالحسن متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے ورشہوار قہوہ لے کر آ گئی تھی ابوالحسن نے اس کے سامنے بات جاری رکھنے میں کچھ تامل کیا مگر میں نے ورشہوار کے سامنے انہیں گفتگو کرنے کی اجازت دے دی۔

آپ بزرگ ہیں آپ کا مرتبہ اور بلند ہو ابوالحسن نے نیاز مندی سے کہا میری ایک درخواست ہے ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کی خدمت میرے سپرد کیجئے میں وہی کروں گا جو آپ چاہتے ہیں۔

نہیں ابوالحسن۔ میں نے بہ عجلت تمام کہا میں اس معاملے میں کسی کو درمیان میں نہیں ڈالنا چاہتا۔ خود نمٹنا چاہتا ہوں۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

عشاء کا وقت ہو چلا تھا میں نماز کے بعد وہاں سے چلا آیا درشہوار مجھے دروازے تک چھوڑنے آئی چلتے وقت اس سے میری کوئی بات نہیں ہوئی حجرے میں آ کر میں نے طوطوں کے پنجرے میں پانی ڈالا اور ایک وظیفے میں مصروف ہو گیا عبادت سے مجھے سکون ملا لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ الماس کو طلب کرنا چاہئے میں نے کوئلے دہکائے اور خوشبو سے تمام حجرے کو معطر کر دیا الماس کی روح جلد ہی میری طلبی پر حاضر ہو گئی اور میں نے اس سے ثمینہ کی حالت کے متعلق دریافت کیا۔

اے نیک بزرگ ثمینہ کی حالت آپ کے صبح کے عمل کے بعد بہت ناگفتہ بہ ہے آپ کے موکلوں نے ثمینہ کی ذہنی حالت کو دوبارہ ابتر کر دیا ہے وہ اپنا توازن کھو بیٹھی ہے لیکن۔

لیکن کیا! میں نے الماس کو خاموش ہوتے دیکھا تو متعجب ہو کر پوچھا الماس تم نے اپنا جملہ نامکمل کیوں چھوڑ دیا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں آپ کو یہ بتانا چاہتی تھی کہ اونکار ناتھ پھر ثمینہ کو درست کرنے میں مصروف ہے ثمینہ کو ہوش میں لانے کے لئے اس وقت بھی وہ اپنے جنتر منتر آزما رہا ہے کوئی عجب نہیں کہ وہ پھر کامیاب ہو جائے۔

کیا مطلب میں نے خفگی سے کہا الماس یہ تم کیا کہہ رہی ہو کیا یہ باور کرانا چاہتی ہو کہ اونکار ناتھ اس علاقے میں میری رسوائیوں کے درپے ہے؟ کیا اسے میری توہین کی جرات ہو گئی ہے؟ کیا اس کا انداز میرے ضمن میں بہت ہی جارحانہ ہے۔؟

اے عالی مقام بزرگ۔ الماس نے سر جھکا کر جواب دیا وہ اپنے دل میں آپ کے لئے کینہ رکھتا ہے اور اس علاقے میں اپنی برتری کا خواہاں ہے اس کے اندر نفرتیں بیٹھ گئی ہیں اور وہ آپ کے غیر معمولی واقعات سن کر اپنے حواس کھو بیٹھا ہے۔

میں اس کے حواس ٹھکانے لگا دوں گا بخدا میں اسے جہنم واصل کر دوں

allurdupdfnovels.blogspot.com

گاالماس اسے سمجھاؤ کہ وہ میرے آڑے نہ آئے میں جذبات کی رو

میں بہ چلا تھا لیکن فوراً ہی خود پر قابو پا لیا اور الماس سے بولا۔

اے روح الماس! اے نیک روح تمہیں جانے کی اجازت ہے مگر

مجھے ان دنوں شاید تمہاری ضرورت زیادہ پڑے۔

میں آپ کے حکم کی تابع ہوں روح الماس نے عاجزی سے جواب

دیا۔

وہ ایک لمحے میں دھوئیں میں تحلیل ہو گئی اور طوطوں نے شور کرنا شروع

کر دیا میں اس وقت بہت مشتعل تھا طوطوں کی چیخ پکار مجھے بہت بری

لگی میں نے انہیں جھڑک دیا نامراد خاموش ہو جاؤ۔

ان میں سے ایک طوطے نے مجھ سے کہا کشف میاں صاحب کشف

میاں صاحب۔ اور تو تلے لہجے میں وہ ایک وظیفے کی رٹ

لگانے لگا۔

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ میں نے اسے مخاطب کر کے کہا مجھے یاد آ گیا میں ابھی دیکھتا ہوں کہ او نکارنا تھ کیسی جراتیں کر رہا ہے۔

طوطے نے اس وقت مجھے ایک ایسا عمل یاد دلایا تھا جو میاں صاحب نے بطور خاص مجھے ودیعت کیا تھا میں نے طوطے کی طرف تحسین آمیز نظروں سے دیکھا اور جلد ہی اپنا عمل شروع کر دیا میں کوئی گھنٹے دو گھنٹے گردوپیش سے بے خبر اسی وظیفے کا ورد کرتا رہا پھر مجھے محسوس ہوا کہ میری بصارت وسیع ہوتی جا رہی ہے اندھیرا چھٹ رہا ہے اور میں حجرے کے اندر بیٹھا ہوا حجرے کے باہر دیکھ رہا ہوں میں پہاڑی میں ادھر اُدھر گھوم رہا تھا اور شہوار کی طرف نکل جاتا ہوں میں نے دیکھا کہ وہ اسی پلنگ پر دراز ہے جس پر میں شام کو بیٹھا تھا اس کے چہرے پر ملکوتی حسن ہے اس کی زلفیں رخساروں پر جھول گئی ہیں میں درشہوار کو دیکھتا ہوا پہاڑی سے نیچے اتر گیا اور جب میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں

allurdupdfnovels.blogspot.com

بیرسٹر راشد حسین کے مکان میں داخل ہو کر ثمینہ کی حالت دیکھوں تو لمحوں میں وہ منظر میرے سامنے آ گیا جسے دیکھنے کے میں نے یہ مشکل ترین وظیفہ پڑھا تھا میری آنکھیں اس کمرے میں پہنچ گئیں جہاں ثمینہ ایک آرام کرسی پر رسیوں سے جکڑی ہوئی تھی اپنے سر کو دیوانگی کی حالت میں ادھر اُدھر جھٹک رہی تھی ثمینہ کے قریب ہی بیرسٹر راشد حسین حیران و پریشان کھڑا ہوا تھا اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں اور رنگت زرد ہو رہی تھی ثمینہ کے عین سامنے پنڈت اونکار ناتھ ننگے فرش پر آلتی پالتی مارے بیٹھا تھا اور اس کا سیدھا ہاتھ صندلی دانوں کی مالا پر تیز تیز چل رہا تھا اونکار ناتھ اور ثمینہ کے درمیان مٹی کے ایک کونڈے نما برتن میں لوبان سلگ رہا تھا میں بڑی توجہ سے اس منظر کو دیکھتا رہا۔

اونکار ناتھ کے چہرے کی رنگت سیاہ پڑتی جا رہی تھی وہ کسی خطرناک

allurdupdfnovels.blogspot.com

منتر کی جاپ میں منہمک تھا مجھے یہ سب بہت دلچسپ لگا میں نے اپنی بصارت کو یہیں ٹھہرے رہنے دیا منتر کا جاپ پورا کر کے اونکار ناتھ نے مالا کو گردن میں ڈالا اٹھ کر لوبان کے ایک ٹکڑے کو مٹی کے برتن میں پھینکا پھر دھوئیں کو چیرتا ہوا آگے بڑھا اور ثمینہ کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا جس نے اپنا سر جھٹکنا بند کر دیا تھا اور حیرت بھری نگاہوں سے اونکار ناتھ کو تک رہی تھی جیسے اس پر سکتہ طاری ہو گیا ہو۔

لڑکی۔ اونکار ناتھ کی لرزہ پیدا کر دینے والی آواز کمرے میں سکوت کو چیرتی ہوئی ابھری۔

میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ اپنے من کو گندی باتوں سے پاک کر کے ہوش میں آجا ثمینہ بدستور بت بنی بیٹھی آنکھیں پھاڑے اونکار ناتھ کو دیکھتی رہی تو وہ دوبارہ گرج کر بولا۔

لڑکی اپنے من کی کالک دور کر دور کر دور کر، میری آگیا کا پالن کر۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

اونکار ناتھ اپنے الفاظ کو بار بار دوہرا رہا تھا اس کے چہرے کی خباثت بڑھتی جارہی تھی بیرسٹر راشد حسین گنگ سا کھڑا سب کچھ دیکھ رہا تھا کہ اچانک کمرے میں ایسا شور بلند ہوا جیسے کوئی کربناک حالت میں چیخ رہا ہو چیخوں کی یہ آوازیں تیزی سے ابھرتی تھیں اور پھر مدھم ہو جاتی تھیں لوبان کی آگ اونکار ناتھ کے منتر کی آواز اور چیخوں نے اس منظر کو بہت پر ہیبت بنا دیا تھا ثمینہ نے دوبارہ پاگلوں کی طرح سر کو زور زور سے جھٹکنا شروع کر دیا تھا اب اونکار ناتھ کی حالت غیر ہو گئی بیرسٹر راشد حسین جواب تک ششدر کھڑا یہ منظر دیکھ رہا تھا مردہ آواز میں بولا۔

پنڈت جی یہ کیسی آوازیں تھیں۔

میرے منتر کے بیر جادو کا توڑ کر رہے تھے پنڈت اونکار ناتھ نے غصے کی حالت میں جواب دیا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

تو کیا ہوا؟ بیرسٹر نے بڑی امیدوں کے ساتھ پوچھا خاموش رہو اور دیکھتے جاؤ پنڈت نے بیرسٹر کو جھڑک دیا۔

بیرسٹر راشد حسین کو جیسے سانپ سونگھ گیا وہ ایک طرف بالکل خاموش کھڑا رہا۔

جب تک میں موجود ہوں راشد حسین تمہیں چنتا کرنے کی ضرورت نہیں کوئی چھوٹا موٹا منتر ہوتا تو میں کب کا ٹھیک کر دیتا مگر اب کی اس پاپی نے کچھ محنت سے کام لیا ہے میں جانتا ہوں کہ وہ کون ہے لیکن بیرسٹر میں ہار ماننا نہیں سیکھا لڑکی کو ہوش میں لانے کے لئے کوئی اور اوپائے کرنا ہوگا، اونکار ناتھ نے پورے عزم کے ساتھ کہا۔

اونکار ناتھ کی مایوسی دیکھ کر میرے ہونٹوں پر بے اختیار ایک تلخ مسکراہٹ ابھری میں نے لاپروائی سے اسے دیکھا اور اپنی بصارت کو وہاں سے واپس لے آیا وہ سارا منظر چشم زدن میں میری آنکھوں سے

allurdupdfnovels.blogspot.com

اوجھل ہو گیا۔

میں نے اس وحشت انگیز دید کے بعد اطمینان کی سانس لی اور حجرے کی چھت کی طرف دیکھا اس کے بعد بھی میں دیر تک جاگتا رہا اور سوچتا رہا پتا نہیں میری آنکھ کب لگی دوسری صبح میں کسی قدر دیر سے اٹھا لیکن اتنی دیر سے بھی نہیں کہ نماز قضا ہو جائے درشموار ناشتہ لے آئی وہ عموماً صبح مجھ سے کم باتیں کیا کرتی تھی تاہم آج اس کے انداز سے عیاں تھا کہ وہ حجرے میں کچھ دیر ٹھہرنا چاہتی ہے میں نے مسکرا کر اس سے کہا بیٹھ جاؤ کیسی ہو۔؟ میرا دل اس سے بہت سی باتیں کرنے کو چاہتا تھا مگر الفاظ میری زبان پر آتے آتے رک جاتے تھے یہ میری روحانی تربیت کے سبب تھا مجھے اپنے نا آسودہ جذبوں کو مارنے کی تلقین کی گئی تھی اور سچ تو یہ ہے کہ مجھے ان جذبوں کو محسوس کرنے کی فرصت ہی نہیں ملی میں نے شادابی و شگفتگی کے کچھ دن جیل میں

allurdupdfnovels.blogspot.com

گزارے کچھ فاقہ کشی اور بے بسی میں کچھ عبادت اور ریاضت میں زندگی کا بڑا حصہ اسی طرح گزر گیا۔

درشہوار میرے سامنے بیٹھ گئی اچھی ہوں آپ کے مزاج کیسے ہیں۔؟

میں بھی ٹھیک ہوں ودی رات میں نے ایک منفرد قسم کا عمل کیا تھا میں نے کہا میں نے اپنی بصارت کو وسیع کرنے کا ایک وظیفہ پڑھا جانتی ہو پھر میں کہاں کہاں گیا؟

کہاں کہاں۔ درشہوار نے حیرت سے پوچھا۔

میری بصارت نے پہاڑی کا احاطہ کیا پھر نہ جانے کیسے میری آنکھیں تمہارے گھر پہنچ گئیں اور میں نے دیکھا کہ تم میرے پلنگ پر اور تمہاری سیاہ زلفیں تمہارے رخساروں پر محوخواب ہیں لیکن ....

درشہوار کا چہرہ سرخ ہو گیا اور مجھے اچانک محسوس ہوا کہ میں وہ الفاظ ادا کر رہا ہوں جو اس تجربے کے شایان شان نہیں مجھے اپنے ہی لفظ بے

allurdupdfnovels.blogspot.com

وقعت معلوم ہوئے میں نے بات بدل دی لیکن پھر فوراً ہی میری آنکھیں اس جگہ کے تعاقب میں رواں ہو گئیں جو اصل میں مجھے مطلوب تھی۔

آپ رات والی بات بھول گئے درشہوار نے تیکھے لہجے میں کہا۔

کون سی بات؟ مجھے واقعی کچھ یاد نہ تھا۔

کہ آپ مجھے اپنا ہم قدم بنانے کی عزت دینا چاہتے ہیں درشہوار نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

ارے دری یہ سچ ہے کہ میں نے یہی کہا تھا جو تم نے سمجھا میں یقیناً تمہیں بتاؤں گا میں رات بیرسٹر راشد حسین کے اس کمرے میں گیا جہاں ثمینہ کا اوتکارنا تھ میرے عتاب سے بچانے کی فکر میں مبتلا تھا میں نے اسے صاف صاف بتا دیا۔

آپ مجھے کوئی کام کیوں نہیں سونپتے۔؟

allurdupdfnovels.blogspot.com

تم میرے لئے بہت کام کرتی ہو میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

نہیں کچھ اور کام میرے ذمے ڈال کر دیکھئے۔

مجھے معلوم ہے کہ تم ابوالحسن جیسے عالم کی بیٹی ہو۔

اور اس فضیلت گاہ اس پہاڑی کی پروردہ ہوں۔

بڑی مشکل سے میں ورشہوار کو سمجھا سکا پہاڑی پر صرف وہی ایک ذات تھی جو مجھ سے الجھنے کی حد تک گفتگو کر سکتی تھی سورج کی روشنی پھیلی تو میں نے اسے رخصت کر دیا اور میں طوطوں کو ان کی غذا فراہم کر کے باہر آ گیا جہاں پر عقیدت مندوں کا ایک غول موجود تھا روزانہ کی طرح میں نے ان پر ڈھائے جانے والے ظلم و ستم کی کہانیاں سنیں اور انہیں سکون و اطمینان تقسیم کرتا رہا۔

ظہر کی نماز کے بعد میں حجرے میں داخل ہوا ورشہوار میرا کھانا جو صرف دال اور دو چپاتیوں پر مشتمل ہوتا تھا لے کر آئی میں نے کھانے

allurdupdfnovels.blogspot.com

کے لئے ہاتھ بڑھایا تو وہ بڑے اشتیاق سے کہنے لگی۔

آج صبح آپ سے رخصت ہونے کے بعد میرا جی چاہا کہ میں اس لڑکی ثمینہ کو دیکھوں جو بیرسٹر راشد حسین کی لڑکی ہے مگر وہ تو مجھے بالکل تندرست نظر آئی۔

کیا مطلب؟ لقمہ میرے ہاتھ میں رہ گیا تم کس وقت گئی تھیں اور تم نے وہاں کیا دیکھا۔

میں صبح خاصا دن نکل آنے کے بعد گئی تھی درشہوار نے بدحواسی سے جواب دیا مگر آپ کھانا تو کھائیے میں نے غلط وقت یہ ذکر چھیڑ دیا۔

نہیں نہیں۔ میں نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا اور دانستہ اس ذکر کو طول نہیں دیا درشہوار کے سامنے مجھے کسی شرمندگی کا احساس ہو رہا تھا اور وہ اس ندامت میں گرفتار نظر آتی تھی کہ اس نے یہ تذکرہ کیوں شروع کیا میں نے اس مرحلے سے بچنے کے لئے درشہوار کے سامنے

allurdupdfnovels.blogspot.com

باقاعدہ کھانا کھایا حالانکہ میرا جی کھانے میں بالکل نہیں لگ رہا تھا کسی نہ کسی طرح میں نے کھانا ختم کیا اور درشہوار کو رخصت کیا۔ شمشیر علی کو بلا کر مجمع میں اعلان کرایا کہ آج دوپہر بعد میں باہر نہ آسکوں گا مجھے معلوم تھا کہ اس اعلان کے بعد کیسی کیسی سرگوشیاں نہ ہوں گی عقیدت مندوں سے وقتی طور پر چھٹکارا پانے کے بعد میں اجنہ کے ایک گروہ میں گھر گیا جو پہلی بار میرے اس اچانک اعلان کے بعد آیا تھا ابوالحسن پریشان پریشان نظر آتے تھے میں نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ اس گروہ کو یہاں سے لے جائیں انہیں رخصت کرنے کے بعد جب مجھے تنہائی نصیب ہوئی تو میں نے اونکار ناتھ کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا اس پنڈت کے سلسلے میں جو میاں صاحب کے رشد و ہدایت کے اس پورے سلسلے کو چیلنج کر رہا تھا میں اس وقت غیظ و غضب کے عالم میں تھا اور کوئی دلیل سننے کے لئے تیار نہ تھا اپنے غصے کو کم کرنے

allurdupdfnovels.blogspot.com

کے لئے میں نے خود کو عبادت میں مصروف کرنا چاہا لیکن عبادت میں خلل پیدا ہو رہا تھا میں نے وظائف کا ورد کیا لیکن میری زبان میں لکنت ہو رہی تھی پھر میں نے اپنے ایک ایسے وظیفے میں خود کو غرق کر دیا جس میں مجھے اپنے ہونے نہ ہونے کا احساس بھی نہ رہا مغرب کے وقت کہیں مجھے ہوش آیا اور میں نے شمال کی طرف انگلی اٹھا کا اشارہ کیا پھر میں سجدے میں گر گیا مجھ پر ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ میرا بدن کانپنے لگا میں نے زمین سے اتنی بار اپنے سر کو مارا کہ وہ لہولہان ہو گیا۔

جب میں نے درشہوار کا لمس اپنے سر پر محسوس کیا تو مجھے ہوش آیا وہ میرے قریب بیٹھی میرا سر سہلا رہی تھی میں جائے نماز کے بجائے بستر پر پڑا تھا میں نے حیرت کے عالم میں درشہوار کی طرف دیکھا اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے مجھے ہوش میں آتا دیکھ

allurdupdfnovels.blogspot.com

کر وہ ایک سرد آہ بھر کر بولی اے خدا تیرا شکر ہے۔

دری تم اس وقت یہاں کیسے؟ میں نے اسے حلاوت سے مخاطب کیا تو وہ آبدیدہ ہو کر بولی۔

میں والد سے آپ کی طبیعت کی ناسازی کا سن کر آئی تھی جب میں حجرے میں داخل ہوئی تو آپ جائے نماز پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے آپ کا سر لہولہان تھا میں نے اس کی اطلاع فوراً والد کو دی انہوں نے آ کر آپ کو بستر پر لٹایا پٹیاں باندھیں اور مجھے یہاں ٹھہرنے کی ہدایت دے کر کوئی دوا لینے چلے گئے۔

ہاں دری پڑھتے پڑھتے مجھ پر رقت طاری ہو گئی مجھے اپنا ہوش نہ رہا تم لوگوں کو بڑی زحمت ہوئی۔

زحمت؟ درشہوار نے خفگی سے کہا۔

نہیں نہیں میری مراد یہ نہیں تھی جو تم سمجھیں میں نے اس کا ہاتھ تھپکتے

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر میں ابوالحسن آ گئے اور ورشموار اٹھ کھڑی ہوئی ان کے ہاتھ میں ایک کوزہ تھا مجھے ہوش میں دیکھ کر انہوں نے خدا کا شکر ادا کیا اور کوزہ میرے قریب لا کر بولے میں یہ مشروب آپ کے لئے لایا ہوں سے پی لیں خدا نے چاہا تو آپ کی طبیعت بحال ہو جائے گی۔

میں نے وہ مشروب حلق میں انڈیل لیا جب تک ورشہوار حجرے میں موجود رہی ابوالحسن ادھر ادھر کی گفتگو کرتے رہے مجھے کچھ دنوں تک مکمل آرام کا مشورہ دیا لیکن جب ورشموار چلی گئی تو انہوں نے باتوں کا رخ بدل کر سنجیدگی سے کہا۔

میاں صاحب خدا آپ کی عظمتوں کو دوچند کرے آپ کو علم کی برتری سے سرفراز کرے لیکن میری بھی تمنا پوری ہو جاتی اگر آپ نے مجھے کسی خدمت کے قابل سمجھا ہوتا میں یہ دوا لے کر شہر سے آ رہا ہوں

allurdupdfnovels.blogspot.com

سارے شہر میں بیرسٹر راشد حسین کی کوٹھی کے جلتے ہوئے شعلے نظر آ رہے ہیں دیکھنے والوں کا کہنا ہے کہ اتنی خطرناک آگ انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔

ابوالحسن میں ایسا کرنے پر مجبور ہو گیا تھا صورت حال معلوم ہو جانے پر میں نے اطمینان کا سانس لیا بیرسٹر راشد حسین اپنی دولت کے بل بوتے پر ظلم کا کاروبار جاری رکھے ہوئے تھا میرے قلب کو سکون مل چکا ہے اب میں مکمل تندہی اور انہماک سے حصول علم کر سکوں گا میں ایک طالب علم کی زندگی گزارنا چاہتا ہوں شاید علم کے سمندر میں میری تشنگیاں کسی قدر دور ہو سکیں۔

خدا آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے آپ اپنے ارادوں میں کامیاب ہوں ابوالحسن نے دعا دی۔

جب سب لوگ چلے گئے تو میں نے عصر اور مغرب کی نماز ایک ساتھ

allurdupdfnovels.blogspot.com

اوا کی راشد حسین کی کوٹھی جل کر خاکستر ہو جانے کی اطلاع سن کر مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میرے دل کا بوجھ اتر گیا ہو رہا اونکار ناتھ تو میرا خیال تھا کہ اس ہولناک آتش زنی کے بعد وہ پہاڑی والے میاں صاحب کے معاملوں میں ٹانگ اڑانے سے باز آ جائے گا یہ واقعہ سن کر میرا جی حجرے میں نہیں لگا جب جنوں کی بستی میں میری آمد کی اطلاع ہوئی تو ایک پورا غول ابوالحسن کے مکان پر جمع ہو گیا آج مجھے یہ ہجوم بہت اچھا لگا میں نے سبھی کی مزاج پرسی کی میری خوش دلی سے اجنہ کے چہرے کھلے جاتے تھے در شہوار بھی بہت شادماں نظر آتی تھی عشاء کے بعد ابوالحسن کے مکان پر ضیافت کا اہتمام ہوا جنوں کے لئے اچانک ضیافت کا اہتمام کرنا کوئی بڑی بات نہیں رات گئے تک اجنہ میرے اردگرد بیٹھے رہے میں ان سے ان کے نجی حالات پوچھتا رہا........اور میرا جی چاہا کہ کوئی میرے بھی میری ذات کے احوال

allurdupdfnovels.blogspot.com

پوچھے اسی لمحے میرے سامنے ورشہوار آ ئی شاید اسے میرے دل کی بات کی خبر ہو گئی تھی یا اس نے اپنی ذہانت سے میری اس کیفیت کا اندازہ لگا لیا تھا۔

بہت دیر بعد میں وہاں سے آیا اس روز میں نے الماس کو طلب نہیں کیا.........روح کو مادی صورت میں ظاہر ہونے کے لئے بے حد اذیت ناک مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے راشد حسین کے مکان میں آگ لگ جانے کے بعد یوں بھی مجھے الماس کو طلب کرنے کی ضرورت نہ تھی ہاں مجھے دنیا کی دوسری روحوں کو بلانے کا اشتیاق تھا میں مصر کی ملکہ قلوپطرہ کو بلانا چاہتا تھا میں یونان کا شاعرہ سیفو سے ملاقات کرنا چاہتا تھا ان مشہور روحوں کو طلب کرنے کا کام بڑا دشوار گزار تھا تا ہم مجھے یقین تھا کہ میں کسی نہ کسی طور انہیں زحمت دوں گا بہر حال اس رات تو مجھے اطمینان تھا بستر پر دراز ہو کر میں نے میاں

allurdupdfnovels.blogspot.com

صاحب کی ہدایت کے مطابق پانچ مرتبہ آیت الکرسی پڑھی اور اپنے گرد اشارے سے حصار کھینچا پھر تین بار تالی پیٹی اور سونے کے ارادے سے آنکھیں موند لیں میاں صاحب نے مجھے بتایا تھا کہ آیت الکرسی کی برکتیں کیا ہیں ان کا کہنا تھا کہ اگر کوئی شخص رات کو سونے سے پہلے پانچ مرتبہ آیت الکرسی سے پہلے تین مرتبہ درود شریف پڑھے اور تین مرتبہ تالی پیٹے تو جہاں تک تالی کی آواز جائے گی اس حصے میں کوئی بلا یا آفت نہیں آسکتی۔

دو روز تک میں اپنے عقیدت مندوں میں معمول کے مطابق گھرا رہا میں اب سکون کے ساتھ وظائف میں مشغول رہتا لیکن تیسرے روز ایک ایسا چونکا دینے والا واقعہ پیش آیا کہ میں پھر منتشر ہو گیا۔

اس روز میں اپنے عقیدت مندوں سے ملاقات میں مصروف تھا میں نے دیکھا کہ ہجوم کے پیچھے شمشیر علی سے ایک باوردی پولیس انسپکٹر الجھ

allurdupdfnovels.blogspot.com

رہا تھا مجھے نہیں معلوم کہ ان دونوں میں کیا تو تو میں میں ہو رہی تھی تھوڑی دیر میں رحیم خان بھی وہاں پہنچ گیا اور وہ بھی انسپکٹر سے الجھ گیا اس عرصے میں میرے سامنے بیٹھے ہوئے لوگ بھی انسپکٹر کی طرف مصروف ہو گئے۔

میں نے ابوالحسن کو اشارہ کیا ابوالحسن جب وہاں پہنچے تو گولی چلنے کی آواز آئی چنانچہ میں بھی دوڑا ہوا وہاں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ شمشیر علی خون میں لت پت پڑا ہے انسپکٹر کو ہجوم بے دریغ مار رہا ہے اس کے ساتھ کے دو پولیس والے پہاڑی سے بھاگ رہے ہیں میں نے با آواز بلند اس سرشور ہجوم کو روکا ٹھہرو۔ میں نے کہا۔

میرے حکم دیتے ہی سب خاموش ہو گئے میں نے ایک نظر انسپکٹر پر ڈالی وہ کھڑا ہوا کانپ رہا تھا لمحوں میں ہجوم نے اس کی حالت شکستہ کر دی تھی اس نے مجھے اپنی طرف آتے دیکھا تو وہ بھاگا ہجوم نے اس کا

allurdupdfnovels.blogspot.com

پیچھا کرنا چاہا مگر میں نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا وہ اپنی سزا کو پہنچ جائے گا میں نے کہا اور ساری توجہ جان بلب شمشیر علی کی طرف مبذول کر دی میں نے اس کا سر اپنی گود میں لے لیا اس کی نظروں میں ایک اعتماد تھا فخر کا ایک جذبہ میں نے اس سے پوچھا شمشیر علی تم اس سے کیوں جھگڑ رہے تھے؟

شمشیر علی میں بولنے کی سکت نہ رہی تھی مگر وہ اپنے زوال پذیر حواس کو بجا کرتے ہوئے رک رک کر بولا حضرت اس نے آپ کی شان میں گستاخی کی تھی شمشیر علی زیادہ نہ بول سکا مر گیا ہاشم نے مجھے بتایا کہ جب وہ انسپکٹر کے پاس پہنچا تو وہ کہہ رہا تھا یہ کیا شعبدے بازی لگا رکھی ہے۔

شروع شروع میں شمشیر علی نے اسے اس گستاخی سے باز رکھا مگر انسپکٹر آپ کی ذات پر رکیک حملے کرتا رہا میں انہیں بیان کرنے کی جسارت

allurdupdfnovels.blogspot.com

نہیں کر سکتا بس یہ سمجھ لیجئے کہ جب انسپکٹر اپنی اوقات سے بڑھ گیا تو شمشیر علی نے اس کی گردن دبوچ لی اور گستاخ انسپکٹر نے مشتعل ہو کر گولی چلا دی۔

یہ بہت بڑا واقعہ تھا مجھے اندازہ تھا کہ اس خونی حادثے کے بعد کیسے کیسے افسانے تراشے جائیں گے مگر یہ انسپکٹر کیوں آیا تھا اور اس نے ہی نازیبا کلمات کیسے ادا کئے تھے مجھے یہ جاننے میں ذرا بھی دیر نہ لگی ایک لمحے میں ساری بات مجھ پر عیاں ہو گئی اور میں شدت غضب سے لرزنے لگا میں نے ابوالحسن کو اشارہ کیا کہ وہ شمشیر علی کی میت کا انتظام کریں۔

میں ہجوم کو چھوڑ کر سیدھا حجرے میں داخل ہوا میں نے صحیح صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے تھوڑی دیر تک اپنے ذہن کو ان واقعات پر مرکوز کیا اف میرے خدا! انسپکٹر کو پیر سحر راشد حسین نے بھیجا تھا راشد

allurdupdfnovels.blogspot.com

حسین زندہ ہے یہ کس طرح ممکن ہے مجھ پر دیوانگی کی کیفیت طاری تھی یکے بعد دیگرے ایسے واقعات رونما ہورہے تھے جو میرے ذہن کو پراگندہ کئے دیتے تھے میں پریشان حال حجرے میں ادھر اُدھر ٹہلتا رہا ادھر میرا فوری طور پر باہر جانا ضروری تھا میں پھر ہجوم میں آ گیا مجھے دیکھتے ہی لوگ مجھ سے لپٹ گئے کسی نے میرے دامن کو پکڑا کسی نے ہاتھ کو بوسے دیئے کوئی میرے قدموں پر جھک گیا میں نے با آواز بلند انہیں مخاطب کیا۔

اے لوگوں............جو کچھ ہوا۔ وہ بہت افسوس ناک ہے میں دیکھ رہا ہوں، ابھی کچھ اور واقعات رونما ہوں گے شمشیر علی مر گیا ممکن ہے ابھی کچھ اور لوگ اس پہاڑی کی آبرو پر اپنی جان قربان کردیں میں تم سے پر سکون رہنے کی درخواست کرتا ہوں شمشیر علی خدا ترس آدمی تھا اس کی زندگی نیکیوں میں گزری اور اس نے جنت میں اپنے لئے جگہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

بنائی مجھے مسرت ہوگی اگر شمشیر علی کو پورے اہتمام سے دفن کیا جائے
پھر میں نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے شمشیر علی کے لئے فاتحہ پڑھی۔
شام تک مجمع چھٹ گیا شمشیر علی کی میت کو لوگ پہاڑی سے لے گئے
مغرب کے بعد مجھے ابوالحسن نے بتایا کہ شام کو کچھ پولیس افسروں
نے پہاڑی پر چڑھنے کی کوشش کی تھی مگر نیچے بیٹھے عقیدت مندوں
نے انہیں روک لیا اس واقعے سے شہر میں کشیدگی پھیل گئی ہے انسپکٹر
سرسوتی کو اسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے اس کی حالت شکستہ ہے اس
کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے اور وہ ہذیان بک رہا ہے کل صبح دوسرے پولیس
افسران پہاڑی کا رخ کریں گے ابوالحسن اور سارے اجنہ شہر میں پھیل
گئے تھے میں رات بھر جاگتا رہا اور عبادت کرتا رہا درشہوار سے بھی
بات نہ ہوسکی صبح جب سورج طلوع ہوا تو پہاڑی انسانوں سے بھرنے
لگی تھوڑی دیر میں اتنا ہجوم ہوگیا کہ دور دور تک انسان ہی انسان نظر

allurdupdfnovels.blogspot.com

آتے۔

میں جب حجرے سے باہر آیا تو لوگ نعرے لگانے لگے ان کی بے تابیاں دیکھ کر میں نے انہیں پرسکون رہنے اور بیٹھنے کا اشارہ کیا تاحد نظر عقیدت مند تھے یقیناً ان میں بعض لوگ ایسے بھی تھے جو کل کے واقعے کی سن گن لینے آئے تھے جو تماش بین تھے میں نے بغیر کسی تشویش کے اپنا معمول جاری رکھا رحیم خان اپنے ساتھی شمشیر علی کے انتقال کی وجہ سے بہت دل گیر نظر آتا تھا مجھے اندازہ تھا کہ تھوڑی دیر بعد پولیس ادھر کا رخ کرنے والی ہے اور شاید ہجوم کو بھی اس کا انتظار تھا کوئی نو بجے کے قریب پولیس کی ایک جماعت پہاڑی پر وارد ہوئی مجمع میں اس کی آمد سے کھلبلی مچ گئی سب سے آگے والے افسر نے دور سے مجھے سلام کیا جس سے بے تابو مجمع میں کس قدر نظم پیدا ہوا افسر نے پوری جماعت وہیں چھوڑ دی اور آگے بڑھنے لگا رحیم خان

allurdupdfnovels.blogspot.com

نے اسے راستے میں جالیا اور اس سے کہا کہ وہ میاں صاحب کی ایما کے بغیر ان سے نہیں مل سکتا پولیس افسر نے اس بات پر سر جھکا دیا وہ ایک ڈی ایس پی تھا رحیم خان دوڑا ہوا میرے پاس آیا اور میں نے اسے پولیس افسر کو اپنے پاس لانے کی اجازت دے دی جب وہ میرے قریب آیا تو اس نے جھک کر سلام کیا اور نہایت انکساری سے مخاطب ہوا۔

میاں صاحب............میرا نام ظفر علی ہے میں نے ہزاروں افراد سے آپ کی بزرگی اور آپ کے در سے ہونے والے فیض کے واقعات سنے ہیں بخدا میرا یہاں آنے کا مقصد آپ کی بزرگی کی تفتیش کرنا نہیں صرف اپنے فرائض کی بجا آوری مقصود ہے بد قسمتی سے مجھے آپ کی قدم بوسی کا شرف حاصل نہ ہو سکا تاہم میں بھی آپ کے سچے عقیدت مندوں میں سے ہوں۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

اس وقت کس کام سے آئے ہو؟ میں نے سپاٹ لہجے میں سوال کیا تو ڈی ایس پی گڑبڑا گیا میں محسوس کر رہا ہوں کہ وہ اپنی آمد کی اصل وجہ بتانے سے جھجک رہا تھا۔

میاں صاحب۔ اس وقت یہاں جس مقصد سے حاضر ہوا ہوں اس کے لئے میں تہہ دل سے معذرت خواہ ہوں یقین کیجئے میں صرف کاغذات کی خانہ پری کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

میرے استفسار پر ڈی ایس پی نے مجھے جو واقعات بتائے انہیں سن کر میرا خون کھول اٹھا ڈی ایس پی ظفر علی کے بیان کے مطابق بیرسٹر راشد حسین کا مکان اور اس کا ساز و سامان جل کر راکھ کا ڈھیر ہو چکا تھا لیکن راشد حسین اور ثمینہ کسی نہ کسی طرح بچ گئے اور اب راشد حسین نے پرانے واقعات کی روشنی میں میرے خلاف باقاعدہ تحریری رپورٹ درج کرائی ہے اس رپورٹ میں اس مردود نے اس جھوٹے

allurdupdfnovels.blogspot.com

قصے کا بھی ذکر کیا تھا جس کی بدولت مجھے سات سال طویل عرصہ جیل میں گزارنا پڑا اور میرے والدین اور بہن بھائی مجھ سے ہمیشہ کے لئے چھن گئے تھے ڈی ایس پی انہی واقعات کی تصدیق کے لئے اس وقت میرے پاس آیا تھا کل جو انسپکٹر آیا تھا وہ گستاخ بھی اسی مقصد سے بھیجا گیا تھا اور اب یک نہ شد دو شد کے مصداق دو کیس پولیس کی تفتیش کا مرکز بن گئے تھے پہلا بیرسٹر راشد حسین کی درخواست کا دوسرا شمشیر علی کے قتل کا واقعہ ڈی ایس پی ظفر علی کا انداز گفتگو اور اس کا طرز عمل سے ان باتوں کی سختی سے تردید کرنے پر آمادہ ہے جو میری ذات سے منسوب کی گئی تھی واقعات کے ہر پہلو سے آگاہ کرنے کے بعد اس نے مجھ سے بڑی سنجیدگی سے کہا۔

میاں صاحب۔ بیرسٹر راشد حسین نے آپ کی بزرگی پر جو کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی ہے اور جو بے بنیاد الزامات آپ کی ذات

allurdupdfnovels.blogspot.com

پر عائد کئے ہیں میں اس کمینہ ذات شخص کو ایسا پریشان کروں گا کہ وہ تمام زندگی یاد رکھے گا۔

ظفر علی میاں .... کسی کی چھان بین کرنا تمہارا ذاتی معاملہ ہے میں اس ضمن میں تمہیں کوئی مشورہ نہیں دوں گا نہ یہ کہوں گا کہ تم جانبداری سے کام لو تم جو سمجھو کرو۔ مجھے اس سے کوئی سروکار ہے نہ اس کی پروا۔ تم یقیناً حقائق جاننے کی جستجو کرو مجھ سے جو ہو سکا میں تمہاری مدد کروں گا میں نے بمشکل اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔

ظفر میاں مگر مجھے بتاؤ یہ بیرسٹر راشد حسین کا قیام اب کہاں ہے۔؟

وہ شہر کے ایک پنڈت اونکارناتھ کے ساتھ مقیم ہے دراصل یہ پنڈت ہی راشد حسین اور اس کی لڑکی ثمینہ کو آگ سے بچا کر لے گیا تھا ویسے یہ بہت حیرت انگیز واقعہ ہے اس کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ کوئی پہنچا ہوا پنڈت ہے بہر حال جتنے منہ ہیں اتنی باتیں مجھے تو یہ اونکار

allurdupdfnovels.blogspot.com

ناتھ کبھی پسند نہیں آیا بلکہ میرا خیال ہے بیرسٹر راشد حسین کی رپورٹ میں اسی کا ہاتھ شامل ہے۔؟

پنڈت اونکار ناتھ کا نام سن کر میرا چہرہ سرخ ہو گیا میں سرتاپا غصے میں کانپنے لگا ڈی ایس پی نے مجھے اس کیفیت سے دوچار دیکھا تو اس خیال سے کہیں اس کیفیت میں میری زبان سے اس کے لئے کوئی بد دعا نہ نکل جائے بڑھ کر میرے پاؤں پکڑ لئے اور گڑگڑانے لگا میں نے اسے مطمئن کر کے رخصت کیا پھر اٹھ کر اپنے حجرے میں واپس آ گیا۔

یہ ڈی ایس پی چلا گیا تو دوسرا آئے گا اب یہ سلسلہ چلتا رہے گا راشد حسین کی رپورٹ میں کوئی جان نہیں اور شمشیر علی کے قتل کے سینکڑوں چشم دید گواہ موجود ہیں میں نے ان واقعات کے قانونی پہلوؤں پر غور کیا مگر پولیس مجھے کسی بھی طرح پریشان کر سکتی ہے اونکار ناتھ اس

allurdupdfnovels.blogspot.com

واقعے سے پورا پورا فائدہ اٹھائے گا میں حجرے میں آ کر یہی سوچتا رہا مجھے کیا کرنا چاہیے یہ میں کن لوگوں میں پھنس گیا ہوں میاں صاحب کے زمانے میں تو کبھی ایسا نہیں ہوا یقیناً یہ سب میرے ذہن کی بو و کے سبب سے ممکن ہوا ہے باہر لوگوں کا شور بڑھ گیا تھا میں نے باہر آ کر دیکھا ڈی ایس پی سے لوگ گتھے ہوئے تھے وہ اپنے کسی کاغذی خانہ پری نہ کر سکا لوگوں نے پولیس کے خلاف نعرے لگائے میں نے اشارہ کیا کہ خاموشی اختیار کی جائے ایک لمحے میں وہاں سناٹا چھا گیا ڈی ایس پی ظفر علی رحیم خان سے کل کے واقعات کی تفتیش میں مصروف تھا اور میں نے لوگوں سے معذرت کی کہ آج میں ان سے نہ مل سکوں گا تھوڑی دیر میں ویرانی کا تسلط ہو گیا اور میں حجرے میں آ کر اپنی سوچوں میں گم ہو گیا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں نے اس وظیفے کو پڑھنا شروع کیا جس کی فضیلت سے میں اپنی بصیرت کو اس حجرے کی دیواروں سے باہر لے جا سکتا تھا اور تھوڑی دیر بعد میں نے خود دیکھا وہ مجھے اور مشتعل کر دینے کے لئے بہت تھا راشد حسین اور ثمینہ اونکار ناتھ کے ہمراہ ٹھہرے ہوئے تھے راشد حسین بہت سراسیمہ تھا مگر اونکار ناتھ اسے کچھ اس طرح کی تسلی دے رہا تھا کہ اب یہ فیصلہ ہو کر رہے گا کہ اس علاقے میں کون زیادہ افضل ہے وہ جادوگر شاہد علی یا پنڈت اونکار ناتھ۔

وہ راشد حسین کو تسلی دے رہا تھا تم کیوں گھبراتے ہو تم میری پناہ میں ہو جب تک میں تمہارے ساتھ ہوں کوئی تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا اب نقصان پہنچنے میں کیا رہ گیا ہے راشد حسین بولا شہر میں میری رسوائی ہوئی میرے آباؤ اجداد کی کوٹھی جل گئی پنڈت جی بس کسی طرح اس کمبخت شاہد علی کو ٹھکانے لگا دو مجھے کچھ اور نہیں چاہیے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

دیکھتے جاؤ راشد حسین آگے کیا ہوتا ہے ممکن ہے تمہیں اس سے برے حالات کا سامنا کرنا پڑے مگر یاد رکھو کہ شاہد علی کا مقابلہ اونکار ناتھ سے ہے تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ آگ کے شعلوں سے میرے بیر تمہیں کیسے بچا کر لے آئے پنڈت اونکار ناتھ غصے میں واہی تباہی بک رہا تھا۔

مگر سنا ہے شاہد علی کو پہاڑی والے میاں صاحب نے بہت کچھ سکھا دیا ہے لوگ کہتے ہیں کہ وہ ایک پہنچا ہوا بزرگ ہے پنڈت جی آپ نے اچھی طرح سوچ لیا ہے کہ آپ کا واسطہ کس بلا سے ہے راشد حسین نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

راشد حسین پنڈت اس پر گرجنے لگا وہ بچہ ہے میاں صاحب بھی میرے سامنے خاموش رہتے تھے اس کی حیثیت کیا ہے پولیس میں رپورٹ کے بعد اس کی شخصیت مشکوک ہو گئی ہے کچھ دنوں بعد وہ رسوا

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہو جائے گا میں یہی چاہتا ہوں کہ وہ نادانی میں الٹے سیدھے قدم اٹھائے اور میں اسے پہاڑی سے بے دخل کر سکوں۔

..........پنڈت کی اس جرات و جسارت پر میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا میں نے اوپر بہت کچھ دیکھا اور میں برداشت نہ کر سکا میں نے اپنی بصارت کو وہاں سے واپس بلا لیا۔

درشہوار اور ابوالحسن میرے پاس آئے تو میں بہت سنبھلا ہوا تھا اتنے بڑے واقعے کے بعد میری حالت اطمینان بخش دیکھنے کے بعد ابوالحسن نے خدا کا شکر ادا کیا اور مجھے وہی صبر و ضبط کی تلقین کی کہ ان معاملوں میں پڑنا ہمارا منصب نہیں۔ اب یہی مناسب ہے کہ موجود نزاع کو کس طرح نمٹایا جائے اور اس پہاڑی کی حرمت برقرار رکھی جائے میں ابوالحسن کی باتیں نہایت تحمل سے سنتا رہا اگر میں اس وقت خود کو کوئی مشورہ دیتا تو وہ یہی ہوتا درشہوار اپنے باپ کے سامنے نہیں

allurdupdfnovels.blogspot.com

بولتی تھی مگر اس نے نظروں نظروں میں اپنے باپ کے مشوروں کی توثیق ضرور کر دی تھی۔

میں رات کہیں نہیں گیا، اور خود کو سمجھاتا رہا کہ خدا کو بیرسٹر راشد حسین کی تباہی منظور نہیں وہ میرے ہر عتاب سے بچ جاتا ہے اس نے اونکار ناتھ کو اس کا محافظ بنا کر کھڑا کر دیا ہے میرا کام کچھ اور ہے مجھے اپنے خدا کے اور قریب ہونا ہے مجھے معاف کر دینا چاہیے یقیناً میری خاموشی کا غلط مطلب اخذ کیا جائے گا مگر اس سے کیا ہوتا ہے سخت ذہنی کشمکش کے بعد میں نے فیصلہ کر لیا کہ بیرسٹر راشد حسین اور اونکار ناتھ دونوں کو معاف کر دیا جائے قابل صد احترام ہیں وہ جو دوسروں کو معاف کر دیتے ہیں اس فیصلے سے میرے دل و دماغ کا سارا بوجھ جھٹ گیا ذہن کی ساری کثافت دور ہو گئی میں نے بارگاہ ایزدی میں سر بہ سجود ہو کر معافی طلب کی میں نے کہا خدا مجھے معاف کر میں راستے

allurdupdfnovels.blogspot.com

سے بھٹک گیا تھا میری رہنمائی کر۔

رات کو میں نے کسی روح کو طلب نہیں کیا میں پوری نیند سے سو رہا دوسری صبح طوطوں نے شور وغل کر کے مجھے بیدار کیا میں نے جلدی سے اٹھ کر فجر کی نماز ادا کی ایک بار پھر اپنے خدا سے اپنے گناہوں کی معافی مانگی اور رات والے عہد کی تجدید کی۔

میں نماز سے فارغ ہوا تھا کہ ورشہوار کے بجائے ابوالحسن میرا ناشتہ لے کر آئے ورشہوار کے نہ آنے سے مجھے ایک کمی سی محسوس ہوئی میں ابوالحسن سے اس کے متعلق پوچھنے والا تھا کہ کسی نے حجرے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ ابوالحسن نے دروازے کے باہر جا کر دیکھا تو اکبر وہاں موجود تھا دروازہ کھلتے ہی وہ اندر آ گیا اس کے چہرے پر پریشانی کے گہرے تاثرات دیکھ کر میں مضطرب ہو گیا یقیناً وہ کسی اہم ضرورت کے تحت ہی میرے پاس اس وقت آیا تھا اپنے محسن اور سچے دوست کو

allurdupdfnovels.blogspot.com

پریشان دیکھ کر میں تیزی سے آگے بڑھا اس کی پریشانی کا احوال پوچھا تو اکبر آبدیدہ ہو کر بولا شاہد میاں میں تباہ ہو گیا ہوں میرا سب کچھ چھین لیا گیا ہے۔

اکبر۔ میرے دوست خدا کے لئے مجھے بتاؤ کہ تم پر کیا افتاد آ پڑی ہے کس نے تمہیں پریشان کرنے کی جرات کی ہے میں نے اکبر کو اپنے قریب بٹھاتے ہوئے پوچھا تو وہ بے اختیار ہچکیاں لے کر رو پڑا اس کے آنسو کسی طرح تھمنے کا نام نہ لیتے تھے میں نے اسے رونے دیا جب اس کے آنسو خشک ہوئے تو وہ بسورتے ہوئے بولا۔

شاہد میاں۔ رات نہ جانے کس دشمن نے میرے گھر کو آگ لگا دی میری بوڑھی ماں میرا بھائی اور تمہاری بھابھی سب جل کر مر گئے ایک میں بدنصیب تھا جو آنسو بہانے کے لئے بچ گیا کاش میں بھی مر گیا ہوتا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

اکبر کی زبانی صورت حال معلوم ہوئی تو میرا ماتھا ٹھنکا میں نے اسی وقت چند لمحوں کے لئے ارتکاز توجہ کی تو سیاہ بھید سے آگاہ ہو گیا اونکار ناتھ نے میرے بے قصور دوست اور محسن کا گھر اس کے خاندان سمیت برباد کر دیا تھا رات میں نے راشد حسین اور اونکار ناتھ کے سلسلے میں جو فیصلہ کیا تھا وہ آن واحد میں میرے ذہن سے حرف غلط کی طرح مٹ گیا میں اسی وقت جلالی کیفیت میں اٹھا اور اکبر کا ہاتھ تھام کر بولا۔

اکبر میرے ساتھ چلو۔ میں جانتا ہوں تمہاری بربادی میں کس بدبخت اور بدکردار کا ہاتھ ہے میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ وہ اس دنیا میں بدترین انجام سے دوچار ہوگا آؤ میرے ساتھ اب بات دوسرے انداز سے ہوگی۔

اکبر نے مجھے غصے کی حالت میں دیکھا تو اپنا غم بھول کر بولا شاہد میاں

allurdupdfnovels.blogspot.com

تمہیں ساتھ لے جانے کی غرض سے نہیں آیا میں تو تمہیں اطلاع دینے آیا تھا میں ابھی واپس جا رہا ہوں مجھے ابھی تجہیز و تکفین کرنی ہے بس دعا کرو کے خدا مجھے صبر عطا کرے۔

نہیں نہیں اکبر۔ پانی سر سے اونچا ہو چکا ہے اب یہ چپقلش جنگ کی صورت اختیار کر گئی ہے ایسی صورت میں میں خاموش رہا تو خدا بھی مجھ سے ناراض ہو جائے گا۔

ابوالحسن جو خاموش کھڑے یہ تمام باتیں سن رہے تھے درمیان میں بولے۔

آپ کے جانے کی ضرورت نہیں یہاں آپ کے بہت سے خدام ہیں ویسے آپ مرحومین کی تجہیز و تکفین کے سلسلے میں جانا چاہیں تو دوسری بات ہے آپ کی ضرورت اس پہاڑی کو زیادہ ہے۔

ہاں مجھ سے زیادہ تمہاری ضرورت تمہارے عقیدت مندوں کو ہے

allurdupdfnovels.blogspot.com

اکبر مجھے سمجھاتے ہوئے بولا جو کچھ میرے ساتھ ہوا قدرت کو شاید اس میں بھی میری کوئی بہتری منظور تھی مجھے صرف تمہاری دعاؤں کی ضرورت ہے اس کے سوا مجھے کچھ نہیں چاہیے۔

نہیں اب حالات حد سے تجاوز کر گئے ہیں عبادت و ریاضت کا کام ایسے پراگندہ ماحول میں خوش دلی سے جاری نہیں رہ سکتا برے لوگوں کو راہ راست پر لانا بھی ایک عبادت ہے اب مجھے اس وقت تک سکون نہیں مل سکتا جب تک میں ان بدکردار لوگوں کی اصلاح نہ کر دوں۔

اکبر اور ابوالحسن نے مل کر مجھے بہت سمجھایا میری منت سماجت کی لیکن میں کسی آہنی چٹان کی طرح اپنے فیصلے پر اڑا رہا چنانچہ وہ دونوں میرے عزم کے آگے سرنگوں ہو گئے ابوالحسن نے میرے ساتھ چلنے کی درخواست کی لیکن میں نے پہاڑی پر عقیدت مندوں کی پرسش کے

allurdupdfnovels.blogspot.com

لئے انہیں مامور کر دیا دن خاصا نکل آیا تھا پہاڑی پر عقیدت مند بڑھ رہے تھے ابوالحسن نے میرے مشورے پر عقیدت مند بڑھ رہے تھے ابوالحسن نے میرے مشورے پر عقیدت مندوں کے ہجوم کو میری بیمار کا عذر کر کے بہ حسن وخوبی رخصت کر دیا جب پہاڑی خالی ہو گئی تو میں اکبر کے ساتھ باہر آیا لیکن پھر میں نے اپنی روانگی کا ارادہ ملتوی کر دیا مجھے خیال آیا کہ اگر میں دن کے وقت پہاڑی سے نیچے اترا تو میرے عقیدت مند مجھے گھیر لیں گے چنانچہ میں نے اکبر کو رخصت کیا اور رات کو آنے کا وعدہ کر کے بے چینی سے رات کا انتظار کرنے لگا۔

دن میں کس کرب سے گزرا اس کا ذکر بے کار ہے ظہر، عصر اور مغرب کی نماز میں نے حجرے میں ادا کی رات کا کھانا درشہوار لے کر آئی تو میں نے اس سے کوئی بات نہیں کی خاموشی سے کھانا کھایا۔

میں صرف اس سے اتنا ہی کہہ سکا درّی۔ میں جلد واپس آؤں گا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

اس نے میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا وہ خاموش خاموش واپس چلی گئی عشاء کی نماز کے بعد ابوالحسن مجھے چھوڑنے آئے میں تاریکی میں باہر نکلا ایک طویل عرصے بعد میں اس راستے پر جا رہا تھا جہاں سے گزر کر میں میاں صاحب کے قدموں تک آیا تھا میرے سامنے تاریکی تھی میں صرف اپنی آنکھیں روشن محسوس کر رہا تھا میرا دل سلگ رہا تھا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

گھنے درخت کے سامنے اندھیرا تھا اور میں متضاد کیفیتوں میں الجھا نیچے اتر رہا تھا اس وقت مجھے اپنے اجنبی دوست اور عقیدت مندوں کا خیال آیا یکبارگی مجھے احساس ہوا کہیں میں کوئی غلط قدم تو نہیں اٹھا رہا مجھے اپنے حجرے کی طرف واپس ہو جانا چاہیے یہ میرا مقام نہیں کہ سادھو پجاری اور کمینہ فطرت لوگوں سے الجھوں لیکن اسی لمحے اپنی مرحوم بہن، والدین، اونکار ناتھ کی طنزیہ مسکراہٹ اور بیرسٹر راشد حسین کا مغرور چہرہ میری نظروں کے سامنے گھوم گیا میں نے اپنی رفتار تیز کر دی غرضیکہ میں مختلف خیالوں میں الجھا پہاڑی عبور کر کے نیچے اتر آیا ایک نظر پلٹ کر میں نے اوپر کی سمت دیکھا پہاڑی اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی نہ جانے مجھے کیوں ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے میرا وزن بھاری ہو گیا ہو مجھے تھکاوٹ کا احساس ہوا مگر میں نے اس طرف توجہ کیے بغیر تیزی سے قدم بڑھانے شروع کر دیے جب

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں اکبر کے جلے ہوئے گھر کے قریب پہنچا تو وہ کھنڈرات کے ملبے پر اداس بیٹھا میری راہ تک رہا تھا مجھے دیکھ کر بھاگا ہوا میرے قریب آیا اس وقت میں نے ایک سیاہ چادر سے اپنے جسم کو چھپا رکھا تھا اکبر رقت انگیز لہجے میں کہنے لگا۔

شاہد میاں! مجھے امید تھی کہ تم آؤ گے مجھے تمہاری دوستی پر ناز ہے لیکن میرے بزرگ دوست صرف تمہاری دعائیں بہت ہیں جو کچھ مجھ پہ گزری ہے اسے بھول جاؤ ہو گیا اب شر و فساد سے کیا حاصل میری خوشی اسی میں ہے کہ تم واپس اپنے حجرے کی طرف لوٹ جاؤ مجھ سے زیادہ تمہارے بیشمار عقیدت مندوں کو تمہاری ضرورت ہے تم میری حق میں دعا کرتے رہو میرے لئے یہی بہت ہے۔

میں نے اکبر کے سوگوار چہرے پر نظر ڈالی اس کے لہجے میں ہزاروں غم موجود تھے جو مشورہ مجھے اکبر دے رہا تھا وہی مشورہ مجھے ابوالحسن

allurdupdfnovels.blogspot.com

ورشہوار اور میرے دوست اجنہ نے دیا تھا لیکن ایک بار قدم آگے بڑھا کر پیچھے لوٹ جانا مجھے اچھا لگتا تھا اور نہ یہ بات مناسب معلوم ہوتی تھی میرے نزدیک اونکار ناتھ کو راہ راست پر لانا بھی عبادت تھا اس لئے میں نے اکبر کی بات تسلی سے سن کر اعتماد سے کہا۔

اکبر.......... میرے دوست خدا تمہیں سکون قلب سے نوازتا رہے اور مرنے والوں کو غریق رحمت کرے میری جان تم نے جن جذبوں کا اظہار کیا ہے وہ میرے دل کو لگتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اب پانی سر سے اونچا ہو چکا ہے بات اتنی آسان نہیں ہے جس قدر تم سمجھ رہے ہو اونکار ناتھ کی سرکوبی اگر نہ کی گئی تو اس کے غرور و تکبر میں مزید اضافہ ہوگا اور کچھ عجب نہیں کہ وہ تمہاری طرح اور بھی بے گناہ انسانوں کو اپنے گندے علم اور وجود کے ذریعے پریشان کرے ایسی صورت میں کیا یہ فرض مجھ پر عائد نہیں ہوتا کہ میں مظلوموں کو ایک

allurdupdfnovels.blogspot.com

جابر کے شر سے نجات دلاؤں بتاؤ کیا میں راستی پر نہیں کیا یہ کوئی خدمت نہیں ہے؟

شاہد میاں خدا تمہاری بزرگی دراز کرے تم جو کچھ کہتے ہو ٹھیک کہتے ہو میں تمہارے علم و فضل اور فہم و بصیرت کا دل سے قائل ہوں لیکن کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے حالات ابھی تمہارے حق میں سازگار نہیں راشد حسین کی درخواست اور شمشیر علی کے قتل نے تمہاری راہ میں رکاوٹیں پیدا کر دی ہیں پولیس کے محکمے میں جو ہندو افسران موجود ہیں وہ ان عناصر کی پشت پناہی کر رہے ہیں جو تمہاری بدنامی کے درپے ہیں اونکار ناتھ کی ہمدردی میں وہ تمہاری شخصیت کو یکسر فراموش کر کے تعصب کا شکار ہو چکے ہیں ایسے غیر متوازن حالات میں تمہارا کھل کر سامنے آنا دانش مندی کے منافی ہے اگر تمہارے اور اونکار ناتھ کے مقابلے نے ہندو مسلم فساد کی صورت اختیار کر لی تو شہر کا

allurdupdfnovels.blogspot.com

پر سکون ماحول مکدر ہو جائے گا کیا عجب کہ رفیع شرکی آڑ لے کر پولیس کے ہندو افسران تمہارے درپے آزار ہو جائیں اور تمہیں نظر بند کر دیا جائے بہت کچھ ہو سکتا ہے تم نے اس کے متعلق کچھ سوچا۔

بس کرو اکبر بس کرو میں جلالی کیفیت میں بولا اب پولیس کی یہ مجال بھی نہیں کہ وہ میاں صاحب کے عزیز ترین شاگرد کی سمت آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکے ان کے پاس اگر قانون کی طاقت ہے تو میرے پاس ایمان کی قوت موجود ہے خدا مجھے برے حالات سے محفوظ رکھے لیکن اب ایسا بھی نہیں کہ پلک جھپکتے میں دشمن اپنی سزا کو پہنچ سکتے ہیں سچائی کی ہمیشہ جیت ہوتی ہے میں نے بہت غور و خوض کے بعد قدم آگے بڑھایا ہے حالات سے ڈر کر واپس ہو جانا اور بدی کے خوف سے نیکیوں سے منہ موڑ لینا مجھے نہیں سکھایا گیا شر کو بڑھنے سے پہلے اس کا قلع قمع کیا جانا بہتر ہے اب اس بات کا فیصلہ ہو جانا چاہیے اور راو نکار

allurdupdfnovels.blogspot.com

ناتھ کے شر سے اس علاقے کو پاک کر دینا چاہیے۔

اکبر نے مجھے غصے کی حالت میں دیکھا تو خاموش ہو گیا میں اس کے ساتھ اسی وقت قبرستان جا کر مرنے والوں کی قبروں پر فاتحہ خوانی پڑھی اور ان کے لئے مغفرت کی دعا کی قبرستان پہنچ کر اکبر کے زخم دوبارہ ہرے ہو گئے وہ اپنی ماں کی قبر کے پاس کھڑا پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا میں نے اپنے دوست کو تسلی دی اور سمجھا بجھا کر قبرستان سے باہر آ گیا اکبر چپ چپ میرے ساتھ چل رہا تھا میں اس کے چہرے سے اس کے دل کی حالت کا اندازہ لگا رہا تھا میرے لئے سب سے پہلے یہ ضروری تھا کہ میں اکبر کی رہائش کا بندوبست کروں چند لمحوں کے غور و خوض کے بعد میں نے اکبر کو مخاطب کر کے کہا۔

اکبر.......... تم نے اپنی رہائش کا کیا حل تلاش کیا ہے؟ میری معلومات کے مطابق اس شہر میں تمہارا کوئی دوست عزیز ایسا نہیں جو

allurdupdfnovels.blogspot.com

اس وقت تمہارے ساتھ محبت اور اپنائیت کا اظہار کرے۔

خدا کی یہ بستی بہت وسیع ہے شاہد میاں اکبر گلوگیر آواز میں بولا چالیس روز تک میں اسی شہر میں رہوں گا جہاں تک رہائش کا مسئلہ ہے تو میں رات اپنے دفتر میں بھی بسر کر سکتا ہوں لیکن اب میرا دل اس شہر سے اچاٹ ہو چکا ہے چالیسویں کے بعد میں کہیں اور چلا جاؤں گا۔

نہیں وعدہ کرو کہ تم ایسا نہیں کرو گے میں نے اپنے دوست کا ہاتھ تھام کر ٹھوس لہجے میں کہا میں تمہارے ساتھ ہوں اور یہ رفاقت تمہارے لئے باعث اطمینان ہونی چاہیے ہاں تمہارے اوپر جو گزری ہے اس کا سبب میں ہوں مرنے والوں کو زندہ کرنے کی طاقت تو نہیں رکھتا لیکن اتنا ضرور کر سکتا ہوں کہ تمہارے دوسرے نقصان کی تلافی ہو جائے میری خواہش ہے کہ تم اسی شہر میں قیام کرو اگر تم نے میرا ساتھ نہ دیا تو میرا مشن ادھورا رہ جائے گا تمہارے چلے جانے سے ظالم لوگوں کو

allurdupdfnovels.blogspot.com

ملنے کا موقع مل جائے گا بولو اکبر میرے دوست کیا تم چاہتے ہو کہ مجھے چھوڑ کر اکیلے کہیں چلے جاؤ اور کیا میں تمہیں جانے کی اجازت دے دوں تم مجھ سے بہت کم ملتے ہو لیکن بخدا میرے لئے ہمیشہ یہ احساس سکون و فرحت کا باعث رہا ہے کہ تم اسی شہر میں رہتے رہو۔

شاہد میاں۔ یہ میرے لئے سعادت کی بات ہے کہ اتنا عالی مرتبہ بزرگ میرا دوست ہے تمہاری خاطر میں اپنی حقیر جان کا نذرانہ ہر وقت پیش کر سکتا ہوں لیکن......

آگے کچھ نہ کہو اکبر مجھ سے وعدہ کرو کہ تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو گے مجھے چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤ گے خدا نے چاہا تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا تمہیں اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہیے میرے دوست یوں بھی پریشانیوں سے گھبرا جانا نیک لوگوں کا شیوہ نہیں تمہیں ہمت اور حوصلے سے کام لینا ہو گا ایسی نہ جانے کتنی آزمائشیں زندگی میں اور آئیں گی۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

اکبر نے میرے اصرار کے آگے سر جھکا دیا وہ رات میں نے اکبر کے ساتھ اس کے دفتر کے ایک مختصر سے کمرے میں گزاری دوسری صبح جب میں بیدار ہوا تو باہر سے شور وغل کی آوازیں آ رہی تھیں اکبر صورت حال معلوم کرنے کی غرض سے گھبرایا ہوا باہر نکلا کچھ دیر بعد اس نے واپس آ کر مجھے بتایا کہ باہر میرے عقیدت مندوں کا جم غفیر موجود ہے لوگوں کو میری وہاں موجودگی کا علم کس طرح ہوا میں یہ راز نہ جان سکا بہر حال میں نے از خود باہر جا کر دیکھا مجھ پر ایک عالم حیرت طاری ہو گیا میرے ہزاروں عقیدت مند سڑک پر جمع تھے مجھے دیکھ کر انہوں نے نعرے لگانے شروع کر دیئے ابھی یہ صورت حال جاری تھی کہ پولیس کی بھاری جماعت وہاں آ گئی غالباً اونکار ناتھ یا پھر کسی دوسرے ہندو نے پولیس کو اس ہنگامے کی اطلاع کر دی تھی میرے عقیدت مندوں کو پولیس کی آمد اور میرے گرد گھیرا ڈالنے کی

allurdupdfnovels.blogspot.com

حرکت سخت گراں گزری قریب تھا کہ صورت حال سنگین ہو جاتی مگر میں نے بروقت آگے بڑھتے ہوئے ہجوم کو ہاتھ کے اشارے سے روکا اور بلند آواز میں کہا۔

اے لوگوں! خدا تمہیں اپنی امان میں رکھے میری درخواست سنو تم سب اپنے گھروں کو واپس چلے جاؤ میں یہ کشیدگی پسند نہیں کرتا جو ہو رہا ہے وہ صلح و آشتی سے دور ہو جائے تو بہتر ہے اس کے لئے ہنگامہ قطعی غیر مناسب ہے۔

ہجوم میری ہدایت پر واپسی کے ارادے سے چھٹنے لگا مگر کچھ شر پسند ہندوؤں نے چھیڑ خانی شروع کی تو ہنگامہ شروع ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہاں میدان کارزار جم گیا دس بارہ افراد خون میں نہا گئے میں نے آگے بڑھ کر حالات کو سنبھالنے کی کوشش کی تو پولیس کے چند سپاہی اپنے ہندو افسر کے اشارے پر میرے گرد گھیرا ڈال کر کھڑے

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہو گئے باقی پولیس والوں نے ہجوم پر ڈنڈے برسانے شروع کر دیے میں دیکھ رہا تھا کہ وہ تاک تاک کر میری عقیدت مندوں کو زدوکوب کر رہے تھے میرا دل چاہا کہ میں ان سب کے سینے میں خنجر بھونک دوں یا کوئی ایسا عمل شروع کر دوں کہ ان کے ہاتھ قلم ہو جائیں لیکن میں نے خود کو قابو میں کیا میرا ذرا سا اشتعال صورت حال کو اور سنگین کر دیتا۔

پولیس والے بدستور میرے گرد گھیرا ڈالے کھڑے تھے اکبر اس اچانک افتاد سے بہت پریشان نظر آ رہا تھا خدا کا شکر ہے بات زیادہ آگے نہیں بڑھی اور پولیس نے جلدی ہجوم کو منتشر کر دیا خون میں لت پت زخمیوں کے سوا باقی افراد بھاگ چکے تھے میں پھر خاموشی سے اندر آ گیا اکبر نے میرے ساتھ آنے کی کوشش کی تو پولیس کے چند سپاہیوں نے اس کا راستہ روک لیا میں نے پلٹ کر ایک نظر پولیس

allurdupdfnovels.blogspot.com

والوں پر ڈالی پھر مسکراتا ہوا اندر آ گیا اندر آ کر پولیس کے ایک افسر نے جو ایس پی کے عہدے پر فائز تھا مجھے مخاطب کرتے ہوئے بڑے کرخت لہجے میں کہا۔

مسٹر شاہد کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم پہاڑی پر سے نیچے کس غرض سے آئے ہو اور اس ہنگامے کی کیا وجہ ہے؟

میں اپنے دوست کو اس کی بربادی کا پرسہ دینے کی خاطر آیا تھا میں نے بڑے صبر سے کام لیتے ہوئے جواب دیا رہا ہنگامے کا سوال تو مجھے حیرت ہے کہ یہ صورت کس طرح پیدا ہو گئی؟

سنو مسٹر شاہد میں کوئی کچا عقیدہ رکھنے والا مسلمان نہیں ہوں جو تمہاری شعبدہ بازی سے مرعوب ہو کر دھرماتما یا اوتار سمجھ کر تمہاری پوجا شروع کر دوں ایس پی نے جو ہندو تھا تلخ لہجے میں کہا مجھے اپنے مخبروں کے ذریعے معلوم ہو چکا ہے تم کس کارن پہاڑی سے نیچے اترے ہو میں

allurdupdfnovels.blogspot.com

تمہارے دھرم کے معاملے میں کوئی مداخلت نہیں کرنا چاہتا لیکن تمہیں متنبہ کروں گا کہ تم پہلی فرصت میں اپنے ڈیرے کی طرف واپس لوٹ جاؤ شہر میں امن برقرار رکھنا میرے فرائض میں داخل ہے اس کے لئے میں دنگا فساد کرنے والوں پر سختی بھی کر سکتا ہوں۔؟

ایس پی کا لہجہ تلخ اور اشتعال انگیز تھا میرے لئے اس کا یہ تضحیک آمیز سلوک نا قابل برداشت تھا پھر بھی میں نے بڑے صبر وضبط سے کام لیتے ہوئے کہا۔

ایس پی صاحب کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ کچھ لوگوں نے تمہیں میرے ضمن میں ورغلایا ہو اور یہ ہنگامہ جو ہوا ہے حقائق کو مسخ کرنے کی کوشش ہو۔ اصلیت کیا ہے یہ جاننا تمہارا نہیں بلکہ ہمارا کام ہے ایس پی نے مجھے لال پیلی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا تمہارے لئے میرا ابھی حکم ہے کہ تم واپس پہاڑی پر چلے جاؤ ورنہ میں سختی کرنے پر مجبور ہو جاؤں گا

allurdupdfnovels.blogspot.com

کیا سمجھے؟

میرے لئے اب ایس پی کے اس گستاخانہ رویے کو مزید برداشت کرنا ناممکن ہو گیا تھا پھر بھی میں نے قدرے نرمی سے کام لیتے ہوئے اسے مخاطب کیا۔

راستی پر کون کون حق کا امین ہے یہ وقت تمہیں بتا دے گا لیکن کیا میں دریافت کر سکتا ہوں جب دشمنوں نے میرے دوست کے گھر کو آگ لگائی تھی اور اس کے بیوی بچے درد سے چلا رہے تھے اس وقت تم کہاں تھے۔؟

مسٹر شاہد۔ ایس پی نے اپنی بید اپنے دوسرے ہاتھ پر مارتے ہوئے غصے سے کہا تم مجھے سختی کرنے پر مجبور کر رہے ہو۔

حق کی راہ میں سختیاں برداشت کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے میں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

تو کیا تم پہاڑی پر واپس جانے کے لئے تیار نہیں ہو؟ ایس پی کے لہجے میں میرے لئے کھلا چیلنج موجود تھا۔

خدا کے بنائے ہوئے قوانین کے آگے دنیوی قانون میرے نزدیک کوئی حقیقت نہیں رکھتے میں نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔

میں دیکھوں گا کہ تم کتنے دنوں شہر میں رہ سکتے ہو ایس پی کرخت آواز میں بولا میں تمہاری شکایت آئی جی سے کروں گا اس کے بعد کیا ہو گا تم دیکھو گے۔

میری دعا ہے کہ خدا تمہیں نیک ہدایت دے۔

شٹ اپ ایس پی نے تلملا کر کہا اور پھر بولا۔ بحیثیت ایس پی سٹی کے میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ تم میری اجازت کے بغیر اس عمارت سے باہر نکلنے کی کوشش نہیں کرو گے دوسرا حکم تم کو براہ راست آئی جی کی طرف سے ملے گا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

ایس پی اتنا کہہ کر تیزی سے باہر نکل گیا اس کے جانے کے کچھ دیر بعد اکبر بوکھلایا ہوا اندر داخل ہوا اور مجھ سے گھبرائے ہوئے لہجے میں بولا۔

شاہد میاں ایس پی نے باہر اپنے آدمی تعینات کر دیئے ہیں اور مجھے ہدایت کی ہے کہ میں باہر جانے کی کوشش نہ کروں میں نے اسی وجہ سے تمہیں مشورہ دیا تھا کہ حالات ابھی سازگار نہیں ہیں اب بھی وقت ہے شاہد میاں تم نے اگر اپنی ضد نہ چھوڑی اور پہاڑی پر واپس نہ گئے تو صورت حال زیادہ سنگین ہو جائے گی۔

صورت حال تو سنگین ہو چکی ہے اکبر اور مزید سنگین ہو گی دیکھتے جاؤ کہ کیا ہوتا ہے۔

اکبر نے ہر چند مجھے سمجھانے کی کوشش کی لیکن پھر تھک ہار کر خاموش ہو گیا حالات کے دھارے نے جو رخ اختیار کیا تھا اس نے میری

allurdupdfnovels.blogspot.com

طبیعت میں اور جوش پیدا کر دیا میں پنڈت اونکارناتھ کو یہ بات بتانا چاہتا تھا کہ وہ کس طاقت سے نبرد آزما ہے اس نابکار نے نہ صرف یہ کہ میری عبادت اور ریاضت کو چیلنج کیا تھا بلکہ میاں صاحب کی بزرگی کی شان میں بھی گستاخانہ الفاظ استعمال کئے تھے میں اس کی آنکھوں پر پڑی ہوئی اس پٹی کو ہٹانا چاہتا تھا جس نے اسے تکبر کا شکار بنا رکھا تھا چنانچہ میں نے اسی وقت وضو کیا اور ایک وظیفہ پڑھنے بیٹھ گیا اکبر نے کوئی مداخلت کرنی مناسب نہیں سمجھی اور خاموش ہو کر بیٹھ رہا۔

میں وظیفے میں منہمک رہا تصور میں پنڈت اونکارناتھ کی حویلی میرے سامنے تھی میری کیفیت اس وقت کچھ عجیب سی تھی جوں جوں وظیفہ مکمل ہوتا جاتا تھا میرے اوپر غنودگی اور نشے کی سی کیفیت طاری ہوتی جارہی تھی میں نے وظیفہ ختم کر کے انگشت شہادت اونکارناتھ کی حویلی کی سمت اٹھائی۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

پھر میں نے کشف کیا اور اپنی نظریں بند کر کے درمیانی رکاوٹوں کو دور کرنے کا عمل پڑھا تو اونکار ناتھ کی حویلی جس سے آگ کے شعلے بلند ہو رہے تھے میری نظروں کے سامنے تھی میں نے اونکار ناتھ کو بڑے غیظ و غضب کی حالت میں دیکھا وہ دیوانوں کی طرح اپنے قیمتی مال و اسباب کو آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں سے بچانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا لیکن ہر چیز خس و خاشاک کے مانند جل رہی تھی بیرسٹر راشد حسین ثمینہ کا ہاتھ تھامے آگ کے شعلوں سے بچتا بچاتا باہر کی طرف بھاگتا نظر آیا مجھے اس وقت جو روحانی خوشی حاصل ہوئی اس کا اندازہ میرے سوا کوئی اور نہیں کر سکتا میں نے کشف کی حالت کو ختم کیا نظریں کھول کر اکبر کی طرف دیکھا تو وہ حیران پریشان کھڑا میری طرف پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھ رہا تھا میں جائے نماز سے اٹھا اور اکبر کو مخاطب کر کے بولا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

اکبر میرے دوست اونکار ناتھ نے تمہارے ساتھ جو جارحانہ سلوک کیا تھا اس کے انتقام کا پہلا مرحلہ میں نے پورا کر دیا ابھی کچھ دیر میں تم سنو گے کہ اس نابکار پنڈت کی شاندار حویلی کا کیا حشر ہوا۔

شاہد میاں تم پر خدا کی رحمتیں ہوں خدا کے لئے تم ان باتوں سے پرہیز کرو اکبر نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے کہا اس طور پر دوسروں سے انتقام لینا اور نقصان پہنچانا تمہارے شایان شان نہیں جو کچھ اونکار ناتھ نے میرے ساتھ کیا ہے اس کا فیصلہ خدا پر چھوڑ دو اس کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے۔

نہیں اکبر ان نصائح سے میں تنگ آ چکا ہوں اب اس کمینہ صفت شخص کو بتانا ہی ہوگا کہ دل آزاری کی سزا کیا ہوتی ہے بزرگوں کی شان میں گستاخانہ کلمے استعمال کرنے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے میں اگر چاہتا تو وہ شیطان پنڈت مع راشد حسین اور ثمینہ کے اس آگ میں بھسم ہو سکتا

allurdupdfnovels.blogspot.com

تھا لیکن میں نے انہیں ایک اور موقع دیا ہے میرا خیال ہے یہ بہت ہے انہیں یقیناً عبرت ہو گی۔

شاہد میاں۔ بڑے میاں صاحب کی دعاؤں سے تم نے بہت کچھ پا لیا ہے میں جانتا ہوں کہ تمہارے پاس موکلوں کی ایک پوری فوج موجود ہے تم جسے چاہو نقصان پہنچا سکتے ہو مگر ان باتوں سے اول تو تمہاری بزرگی پر حرف آئے گا پھر تمہاری عقیدت مند بھی تم سے کترانے لگیں گے۔

ممکن ہے تمہارا اندازہ درست ہو مگر اب ان باتوں کو سوچنے سمجھنے کا وقت گزر چکا ہے میں نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا۔

میں مانے لیتا ہوں شاہد میاں لیکن پولیس افسران کو تم کس طرح مطمئن کر سکو گے؟ وہ تمہارے خلاف سخت کارروائی بھی کر سکتے ہیں۔

پولیس میں نے قدرے نفرت سے کہا ہاں وہ میرے خلاف بہت کچھ

allurdupdfnovels.blogspot.com

کر سکتے ہیں لیکن یاد رکھو اگر انہوں نے زیادتی سے کام لیا تو مجھے انہیں کوئی معقول سبق دینا پڑے گا میرا خدا اس بات کا شاہد ہے کہ میں نے ابھی تک کسی کو جانی نقصان نہیں پہنچایا میرا کوئی عمل ایسا نہیں جس میں میری کسی ذاتی غرض کو دخل ہو۔

ابھی میرے اور اکبر کے درمیان گفتگو کا سلسلہ جاری تھا کہ وہی ایس پی غصے سے بھرا ہوا اندر داخل ہوا اور مجھے قہر آلود نظروں سے دیکھنے لگا اس کے چہرے سے ظاہر ہو رہا تھا کہ اس وقت وہ بڑے تذبذب کی حالت میں ہے میں مطمئن انداز میں بیٹھا رہا کچھ توقف کے بعد وہ مجھے مخاطب کر کے بولا۔

کیا تمہیں اس بات کا علم ہے کہ کسی نے پنڈت اونکار ناتھ جی کی حویلی کو آگ لگا دی ہے۔؟

میں نے مسکراتے ہوئے طنزاً جواب دیا جب تم نے مجھے یہاں نظر بند

allurdupdfnovels.blogspot.com

کیا ہے تو بھلا مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ باہر کیا ہو رہا ہے۔

تم مجھے بیوقوف نہیں بنا سکتے مسٹر شاہد۔ ایس پی ماتھر نے کچی گولیاں نہیں کھیلی ہیں میں خوب سمجھتا ہوں کہ پنڈت جی کی حویلی میں آتشزدگی کیوں کر ہوئی اس میں بھی تمہارے کسی سیوک کا ہاتھ ضرور شامل ہے ایس پی کے لہجے میں گھن گرج ضرور تھی لیکن میں محسوس کر رہا تھا کہ وہ مجھ سے کچھ مرعوب بھی ہے چنانچہ میں نے مسکرا کر جواب دیا۔

ماتھر جی تم مجھ سے کچھ پوچھنے کے بجائے اپنے پنڈت اونکار ناتھ سے کیوں نہیں دریافت کرتے کہ یہ حرکت کس نے کی ہے ہو سکتا ہے وہ اپنے کالے علم کے ذریعے تمہیں حقیقت سے آگاہ کر دے۔

مسٹر شاہد تم زیادتی کر رہے ہو تم ہمارے پنڈت اور پجاریوں پر کیچڑ نہیں اچھال سکتے تمہیں اس حرکت پر پچھتانا ہو گا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میرا ایمان ہے ماتھر جی کہ خداوند کریم کو جو منظور ہوتا ہے وہ ضرور پورا ہو کر رہتا ہے میں نے ایس پی کی بوکھلاہٹ سے قدرے لطف اندوز ہوتے ہوئے کہا انسان کی کیا مجال کہ وہ قانون قدرت میں رخنہ اندازی کر سکے۔

بکواس بند کرو ملا۔ ماتھر آپے سے باہر ہو کر بولا میں تمہیں حوالات میں بند کر کے سڑوا بھی سکتا ہوں۔

ماتھر کے منہ سے بے ہودہ کلمات سن کر مجھے غصہ آ گیا۔

میں نے زبان بندی کا عمل پڑھ کر اس کی جانب دم کیا تو وہ بولتے بولتے یک لخت خاموش ہو گیا اس کی حالت مضحکہ خیز ہو گئی اس کے ہونٹ ہل رہے تھے لیکن آواز ندارد تھی دوسرے ہی لمحے وہ خوفزدہ نظر آنے لگا اس کی آنکھوں سے بے بسی جھانک رہی تھی اس نے واپس جانے کے ارادے سے گھومنے کی کوشش کی لیکن اس کے قدم جیسے

allurdupdfnovels.blogspot.com

زمین سے جکڑ کر رہ گئے تھے اس کیفیت نے اس کی رہی سہی عقل بھی خبط کر دی اس نے گھبرائے ہوئے انداز میں ان دو سپاہیوں کو کمرے سے باہر جانے کا اشارہ کیا جو اس کے ساتھ آئے تھے اور اس کے پیچھے ہاتھ باندھے کھڑے تھے سپاہی باہر نکل گئے تو اس نے میری طرف رحم طلب نظروں سے دیکھا اور ہاتھ جوڑ دیئے ماتھر سے میری کوئی دشمنی نہیں تھی میں اسے صرف اس کی بدکلامی پر تھوڑی سی سرزنش کرنا چاہتا تھا چنانچہ جب اس نے میرے سامنے ہاتھ جوڑے تو میں نے بڑی نرمی سے کہا۔

جاؤ ماتھر جی آئندہ اس بات کا دھیان رکھنا کہ اللہ والوں کو چھیڑنا اور ان سے بدکلامی کرنے کا انجام اچھا نہیں ہوتا تمہاری لئے اتنی ہی نصیحت کافی ہے۔

میرا یہ کہنا تھا کہ ماتھر کی قوت گویائی دوبارہ واپس آ گئی اس نے سہے

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہوئے لہجے میں بوکھلا کر میرا شکریہ ادا کیا پھر الٹے قدموں دروازے سے باہر نکل گیا اکبر ابھی تک پیدا ہونے والی صورت حال سے بڑا متاثر نظر آ رہا تھا میں نے اکبر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

تم پریشان مت ہوا کبر اب ماتھر جی دوبارہ میرے خلاف ایک لفظ کہنے کی ہمت نہیں کریں گے۔

اکبر نے اثبات میں گردن کو جنبش دی پھر برابر والے کمرے میں چلا گیا میں کمر سیدھی کرنے کی غرض سے اسی کوچ پر نیم دراز ہو گیا جس پر میں نے رات گزاری تھی میرا ذہن پنڈت اونکار ناتھ میں الجھا ہوا تھا میری خواہش تھی کہ وہ اپنی حماقتوں کو محسوس کرے اور میرے پاس آ کر غلطیوں اور غلط فہمیوں کا اعتراف کرے اسی وجہ سے میں نے ابھی تک اسے کچھ طرح دے رکھی تھی البتہ راشد حسین اور ثمینہ کے لئے میرے دل میں رعایت کی کوئی گنجائش نہیں تھی مگر مجھے رشیدو کی واپسی

allurdupdfnovels.blogspot.com

کا انتظار تھا میں چاہتا تھا کہ ان پر مصائب کا سلسلہ اتنا ہی طویل ہو جتنا اس خاندان کی وجہ سے مجھ پر ہوا تھا میں لاکھ کوشش کے باوجود بیرسٹر راشد حسین کے مظالم کو نہ بھلا سکا تھا مجھے اکبر کا خیال بھی تھا میری ہی وجہ سے بے چارہ راندہ درگاہ ہوا تھا میں چاہتا تھا کہ اس کی آسودہ حالی کے لئے بھی کچھ کروں۔

ابھی مجھے نیم دراز ہوئے زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ اچانک ابوالحسن جن میرے سامنے نمودار ہوئے ان کے چہرے پر مجھے الجھن اور پریشانی کے تاثرات نظر آئے تو میں نے دریافت کیا۔

کیا بات ہے ابوالحسن آپ مجھے خلاف توقع آزردہ خاطر نظر آتے ہیں میاں صاحب ابوالحسن نے عجز سے کہنا شروع کیا میں ایک بار پھر آپ کی خدمت میں یہ درخواست کرنے حاضر ہوا ہوں کہ آپ پہاڑی پر چل کر رشد و ہدایت اور فیض عام کا سلسلہ جاری کریں اور

allurdupdfnovels.blogspot.com

اپنے خادموں کو متوقع دیں کہ وہ آپ کے کسی کام آ سکیں ابوالحسن نے بڑی لجاجت سے کہا صرف آپ کے اشارے کی دیر ہے میاں صاحب میرے قبیلے کے ہزاروں افراد آپ کے دشمنوں کو منٹوں میں صفحۂ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹا دیں گے۔

میں آپ کا شکر گزار ہوں ابوالحسن کہ آپ اور آپ کے قبیلے کے احباب مجھے اتنی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں آپ میرے عزیز ہیں آپ نے قدم قدم پر میری رہبری کی ہے لیکن میں نے بارہا آپ سے گزارش کی ہے کہ ان معاملوں میں آپ نہ الجھئے مجھے اعتراف ہے کہ میں اس معاملے میں اپنے نفس کو قابو میں نہیں رکھ سکا مجھے اپنی شکست تسلیم ہے لیکن ابوالحسن یقین کیجئے یہ سب میں اس بابرکت پہاڑی کے آبرو کے لئے کر رہا ہوں اور اس لئے بھی کہ میں کامل سکون سے آئندہ اپنے مشاغل دینی میں مصروف رہ سکوں۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

باہر ایک ہنگامہ برپا ہے میاں صاحب ابوالحسن تیزی سے بولے آپ کے عقیدت مندوں نے آپ کی عدم موجودگی کو مختلف اور عجیب معانی پہنانے شروع کر دیئے ہیں۔

یہ آپ نے کیا کہا ابوالحسن؟ میں چونک کر سیدھا ہوتے ہوئے بولا مجھے بتایئے ابوالحسن کہ میرے عقیدت مندوں نے میرے بارے میں کیا خیال رکھا ہے یہ کس قسم کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔

لوگوں کا خیال ہے کہ آپ نے خدانخواستہ پولیس سے متاثر ہو کر پہاڑی چھوڑ دی ہے ابوالحسن نے ڈرتے ڈرتے کہا کچھ لوگوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی ہے کہ آپ ہی کے حکم پر شمشیر علی نے پولیس انسپکٹر پر حملہ کیا تھا بعض افراد نے دشمنوں کے بہکائے میں آ کر آپ پر بے بنیاد اور گھناؤنے الزامات تراشنے بھی شروع کر دیئے ہیں

اللہ اکبر، اللہ اکبر، میں نے حیرت سے کہا ابوالحسن کیا میرے عقیدت

allurdupdfnovels.blogspot.com

مند میری گزشتہ خدمات بھول گئے؟ کیا انہیں یہ یاد نہیں رہا کہ میاں صاحب نے اپنی جانشینی کی سعادت مجھے سونپی تھی؟ کیا میں نے اس سلسلے میں کبھی کوئی کوتاہی کی؟ خیر میں نے خود کو سمجھاتے ہوئے کہا کہنے دو اگر وہ کچھ کہتے ہیں اللہ بڑا ہے اسے جو منظور ہوگا .... وہی ہوگا۔..........

میں ہاتھ باندھ کر عرض کرتا ہوں میاں صاحب کہ آپ اپنے حجرے میں واپس چلیں ساری باتیں ازخود ختم ہو جائیں گی آپ کے حریف راہ راست پر آ جائیں گے اور عقیدت مندوں کے شبہات بھی دور ہو جائیں گے۔

نہیں ابوالحسن نہیں اب یہ ناممکن ہے میں نے اٹھ کر ہاتھ ملتے ہوئے کہا یہ میرا دل دیکھو کیا تمہیں اس میں برائیاں نظر آتی ہیں؟ خدا شاہد ہے ابوالحسن میں نے بلاوجہ کسی کو پریشان کرنے کی کوشش نہیں کی اس

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

لئے مجھے کسی بات کا خوف نہیں میرے عقیدت مند جو کہتے ہیں انہیں کہنے دو میں دعا کروں گا کہ خدا ان کو سیاہ سفید کا فرق سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔

ابوالحسن نے مجھے سمجھانے اور پہاڑی پر واپس جانے کے لئے بہتیرے ہاتھ پاؤں مارے لیکن میں اپنی جگہ اٹل رہا اس نے میرے دشمنوں سے نپٹنے کے لئے مجھ سے اجازت چاہی لیکن میں نے منع کر دیا ابوالحسن مایوس ہو کر واپس چلے گئے تو میں نے سکون قلب کی خاطر میاں صاحب کا ودیعت کیا ہوا وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا میں خود کو مزید مشتعل نہیں کرنا چاہتا تھا مبادا کہ اشتعال کی حالت میں مجھ سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جاتی جو خدا کے حضور ناگوار گزرتی میرے وظیفے کا ورد ابھی جاری تھا کہ اکبر ناشتہ لے کر آ گیا میں نے وظیفہ ختم کر کے ناشتہ کیا ناشتے کے دوران اکبر نے میرے استفسار پر بتایا کہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

ماتھر نے ان پولیس والوں کو واپس بلا لیا ہے جو میری نگرانی پر مامور کئے گئے تھے۔

ظہر اور عصر کی نماز میں نے اکبر کے دفتر میں ہی ادا کی مغرب کی نماز کے بعد میں باہر جانے کا قصد کر رہا تھا کہ ڈی ایس پی ظفر علی آ گئے انہوں نے مجھے بڑے ادب سے سلام کیا میں نے آنے کی وجہ دریافت کی تو بولے۔

میاں صاحب میں آپ کو شہر کی حالت سے باخبر کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔

ظفر علی میاں میں جانتا ہوں کہ باہر کیا ہو رہا ہے لیکن ان باتوں سے میرا کوئی سروکار نہیں رہا پنڈت اونکار ناتھ کا مسئلہ تو میں تم کو بلا خوف و خطر بتاتا ہوں کہ اس کی حویلی میرے موکلوں نے جلائی تھی لیکن پولیس میرے خلاف کوئی فردِ جرم عائد نہیں کر سکتی جس وقت حویلی جلی

allurdupdfnovels.blogspot.com

تھی اس وقت تمہارے ایس پی ماتھر جی کے سپاہی میری نگرانی کے لئے موجود تھے وہ اس بات کی شہادت دیں گے کہ میں ایک لمحے کے لئے بھی باہر نہیں گیا۔

آپ کا کہنا بجا ہے میاں صاحب لیکن میں اس وقت ایک خاص درخواست لے کر آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں ظفر علی نے دبی زبان میں کہا اگر آپ کچھ دنوں کے لئے پہاڑی پر واپس چلے جائیں تو شہر کے حالات سدھر سکتے ہیں رہا پنڈت اونکار ناتھ کا مسئلہ تو میں آپ کو ایک سچے عقیدت مند کی حیثیت سے یقین دلاتا ہوں کہ میں اس کے خلاف کارروائی کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھوں گا۔

میں خدا کے سوا کسی کا پابند نہیں ہوں ظفر علی میاں میں نے چڑ کر کہا شہر میں پھیلی ہوئی کشیدگی کو دور کرنا پولیس کا کام ہے یقین رکھو میں تم لوگوں کے معاملات میں کوئی مداخلت نہیں کروں گا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

ظفر علی بھی مایوس ہو کر واپس چلے گئے۔ تو میں نے اس کشیدہ اور ناگفتہ صورت حال کا از سر نو جائزہ لیا پولیس کے دباؤ میں آ کر اپنے تمام اقدام واپس لینے کا مطلب تھا کہ پولیس مسلمانوں کے معاملے میں ہمیشہ یہ وتیرہ اختیار کرتی میں سوچنے لگا وہ صبح مجھ سے اجازت لے کر دوسرے کمرے میں گیا تھا لیکن ابھی تک واپس نہیں آیا دوپہر کا کھانا اس کے ایک چپڑاسی نے مجھے کھلایا تھا اکبر کی عدم موجودگی سے میرا ماتھا ٹھنکا میں نے اٹھ کر دوسرے کمرے میں جھانکا تو وہاں کوئی موجود نہ تھا دفتر بند پڑا تھا اکبر کہاں جا سکتا ہے؟

میں نے سوچا پھر میرے ذہن میں مختلف شبہات سر ابھارنے لگے جوں جوں وقت گزرتا گا میری بے چینی اور الجھن میں اضافہ ہوتا گیا عشا کا وقت آیا تو میں نے اضطراب کے عالم میں نماز ادا کی چپڑاسی کے ذریعے میں نے روحوں کو بلانے کے لئے مختلف قسم کے لوازم

allurdupdfnovels.blogspot.com

آگ اور خوشبو منگوائی اور پھر الماس کی روح کو طلب کرنے والا وظیفہ شروع کر دیا الماس کی روح جلد ہی میری طلبی پر حاضر ہوگئی میں نے اس سے اکبر کے بارے میں دریافت کیا تو وہ باادب بولی۔

اے نیک بزرگ آپ کے دوست کو اونکار ناتھ کے کالے علم کے بیروں نے اغوا کر لیا ہے۔

الماس۔ اسکا نام میرے ہونٹوں سے نکل نہیں رہا تھا مجھے بتاؤ کہ اکبر اس وقت کہاں ہے اور وہ مردود اونکار ناتھ پنڈت مجھے کہاں مل سکتا ہے۔؟

اونکار ناتھ بیرسٹر راشد حسین اور ثمینہ کو ساتھ لے کر ایک مقامی مندر میں مقیم ہے جہاں پولیس کا کڑا پہرہ لگا ہوا ہے پجاریوں کو بھی مندر میں جانے کی اجازت نہیں مل رہی۔

الماس اتنا کہہ کر خاموش ہوگئی تو میں اس پر اور مشتعل ہوگیا اس کا

allurdupdfnovels.blogspot.com

جواب ادھورا تھا میں نے اسے شدید غصے کی حالت میں مخاطب کر کے کہا۔

الماس تم نے اکبر کے بارے میں مجھے یہ نہیں بتایا کہ وہ کس مقام پر قید کیا گیا ہے یہ تم غیر واضح جوابات کیوں دے رہی ہو مجھے حالات سے پوری طرح باخبر کرو۔

حضرت میں آپ کی تابع ہوں، الماس نے یہ کہہ کر سر جھکایا۔

میں نے خود کو سنبھالا اور اس سے کہا الماس جاؤ اور اکبر کو رہا کر کے میرے پاس حاضر کرو۔

الماس نے نظریں نیچی کر کے کہا اے عالی مرتبہ بزرگ میں آپ کے احکام کی تابع ہوں لیکن اکبر کی رہائی کے سلسلے میں معذور ہوں۔

وجہ۔؟ الماس وجہ؟

اے بزرگ او نکار ناتھ کالے علم اور سفلی جیسے ناپاک علم میں دور دور

allurdupdfnovels.blogspot.com

تک مشہور ہے اس نے اپنی دیوی دیوتاؤں سے پرارتھنا کی ہے کہ وہ اس کی سہائتا کریں کالی نے اس کی درخواست قبول کر لی ہے اور اب۔

میں ان بے ہودہ تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا الماس مجھے اکبر کا پتا درکار ہے۔

میں معذور ہوں حضرت جہاں کالے علم کے ناپاک بیر ہوں اس علاقے میں میرا گزرنا ناممکن ہے میں خود کو آلودہ نہیں کرنا چاہتی۔

الماس نے نظریں جھکا کر اپنی مجبوری کا اظہار کیا تو میں غصے سے لرز نے لگا چنانچہ میں نے اسے غضب ناک نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

اے الماس کیا میں یہ سمجھو کہ تم نے میرے احکام سے انکار کی جرات کی ہے؟ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ پہاڑی سے نیچے آنے میں میرا

allurdupdfnovels.blogspot.com

مقصد کیا ہے کیا تم نہیں جانتیں کہ انکار کرنے کے بعد تم کس سزا کی مستوجب ہو رہی ہو؟ جاؤ تم نے میرے حکم سے انکار کی جرات کیسے کی؟ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اس علاقے میں جاؤ جہاں اکبر موجود ہے میرے دوست کی بازیابی کا کام تمہیں سرانجام دینا ہو گا انکار کا لفظ اب تمہاری زبان پر نہیں آنا چاہیے۔

الماس نے سہمی ہوئی نظروں سے میری سمت دیکھا پھر خاموشی سے گردن جھکا لی میں کچھ دیر تک اس کے جواب کا انتظار کرتا رہا لیکن جب الماس نے کوئی کلام نہ کیا تو میں نے اسی لہجے میں مخاطب کیا۔

الماس میں تمہارے جواب کا منتظر ہوں۔

اے نیک بزرگ میں اکبر کی بازیابی کے سلسلے میں مجبور اور بے بس ہوں۔

تم گستاخی کر رہی ہو میں تمہیں اس کی سزا ضرور دوں گا کیا تم نے ان

allurdupdfnovels.blogspot.com

طوطوں کو نہیں دیکھا جو میرے حجرے میں موجود ہیں۔؟

نہیں، نہیں بزرگ میں معافی چاہتی ہوں لیکن میں مجبور ہوں۔

میں نے اس کی بات نہیں سنی اور طیش میں آ کر ایک عمل پڑھا الماس کی روح ایک لمحے میں غائب ہو گئی مجھے یقین تھا کہ وہ جلد ہی میرے پاس کسی اور صورت میں اپنی گستاخی کی معافی مانگنے آئے گی اس وقت میرا عالم عجیب تھا کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی تھی میرے حواس معطل ہو چکے تھے اور میں ایک بزرگ سے ایک عام شخص بن گیا تھا مجھے اکبر کے اغوا نے چڑ چڑا کر دیا تھا میں غصے میں پھنکار رہا تھا کچھ دیر تک میں اسی کیفیت سے دو چار رہا پھر میں نے ایک اور وظیفہ پڑھا اور اس مندر کو نذر آتش کر دیا جہاں اونکار ناتھ راشد حسین اور ثمینہ کے ساتھ چھپا ہوا تھا اس کے بعد میں نے کشف کیا تو درمیانی رکاوٹیں چھٹ گئیں میری نظریں جلے ہوئے مندر پر تھیں لیکن مجھے یہ دیکھ کر سخت

allurdupdfnovels.blogspot.com

تعجب ہوا کہ اونکار ناتھ اس بار بھی راشد حسین اور ثمینہ کو ساتھ لے کر مندر سے نکل گیا تھا راشد حسین بری طرح بوکھلایا ہوا تھا اس نے خوف زدہ لہجے میں اونکار ناتھ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا۔

پنڈت جی بھگوان کے لئے اس شاہد علی کے لئے کچھ کرو ورنہ ہم کب تک آگ کے شعلوں سے یوں جان بچاتے پھریں گے۔

دھیرج! راشد حسین دھیرج۔ اونکار ناتھ نے غصے سے تلملا کر جواب دیا میں دیکھوں گا کہ وہ مجھ پر کتنے وار اور کر سکتا ہے میرے بیر اسے بہت جلد موت کے گھاٹ اتار دیں گے یہ بچوں کا کھیل جلد ہی ختم ہو جائے گا۔

اونکار ناتھ اور راشد حسین مندر کے باہر کھڑے ان باتوں میں مصروف تھے کہ میں نے دیکھا ہندو اور مسلم کے دو گروہ نمودار ہو کر آپس میں برسر پیکار ہو گئے ہندوؤں کا خیال تھا کہ مقدس عمارت کو

allurdupdfnovels.blogspot.com

مسلمانوں نے آگ لگائی ہے لہٰذا کشیدگی کا پیدا ہونا لازم تھا میرے دیکھتے ہی دیکھتے دونوں گروہ جنگلی درندوں کی طرح ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑے کئی خنجر مختلف سمت سے لہرائے اور متعدد بے گناہ افراد خون میں نہا کر لوٹ پوٹ ہو گئے اس صورت حال کو دیکھ کر میں چونکا میں نے آنکھیں کھول دیں میرے ذہن میں اب بھی زخمیوں کی چیخ پکار گونج رہی تھی میں محسوس کر رہا تھا کہ مرنے والوں کا خون میری گردن پر ہے لیکن میں مجبور تھا اکبر کے اغوا کی واردات نے مجھے دیوانگی کی سرحدوں پر لا کھڑا کیا تھا میں یہ بتانا بھول گیا کہ میں نے اکبر کی حالت اور اس کی قید کے مقام کے تعین کے لئے بھی کشف کرنے کی کوشش کی لیکن میں کامیاب نہ ہو سکا یہی وجہ تھی کہ میں ہوش و حواس کھو بیٹھا میں نے مندر کو نذر آتش کر دیا اور اس کے نتیجے میں یہ ہولناک فساد وقوع ہوا حالات تیزی سے بگڑ رہے تھے اور میرے

allurdupdfnovels.blogspot.com

پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ میں انتہا پسندانہ اقدام کروں۔
میں اسی شش و پنج میں اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا میں ہر قیمت پر اکبر کو
اونکار ناتھ کے پیروں کے چنگل سے بچانا چاہتا تھا ابھی میں اپنے
اگلے اقدام کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ معاً میری نظر درشہوار
پر پڑی جو میری نظروں کے سامنے موجود تھی اس کے معصوم چہرے پر
ان گنت سوال تھے اس وقت درشہوار کو اپنے قریب دیکھ کر نہ جانے
کیوں مجھے تقویت محسوس ہوئی میں نے اسے مخاطب کر کے کہا۔
دری تم! تم یہاں کیسے آ گئیں۔؟
میں کبھی نہ آتی لیکن آپ کے اضطراب نے مجھے یہاں آنے پر مجبور کر
دیا میں آپ کا اس کیفیت میں تنہا نہیں چھوڑنا چاہتی آپ کو اس وقت
میری ضرورت ہے۔
میں نے یہاں آنے کے لئے بابا جان اور قبیلے والوں کی ناراضی بھی

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

گوارا کر لی۔

میں سمجھا نہیں دری۔ میں نے تعجب سے پوچھا کیا ابوالحسن نے تمہیں میرے پاس آنے سے منع کیا تھا۔؟

ہاں۔ درشہوار نے رندھی ہوئی آواز میں کہا بابا جان اور قبیلے والے آپ کی بے حد عزت کرتے ہیں لیکن۔

لیکن کیا دری خدا کے لئے مجھے بتاؤ کہ ابوالحسن اور میرے رفیق اجنہ کس بات پر ناراض ہیں؟ میں نے درشہوار کو جملہ نامکمل چھوڑتے ہوئے دیکھ کر بے چینی سے دریافت کیا۔

بابا جان اور قبیلے والوں کا خیال ہے کہ آپ ان راستوں سے بھٹک گئے ہیں جن پر میاں صاحب نے آپ کو چلنے کی تلقین کی تھی درشہوار نے دبی زبان میں جواب دیا تو میں تڑپ اٹھا میں نے کہا۔

دری اکبر کے اغوا نے مجھے جارحانہ اقدام کے لیے مجبور کر دیا تھا میں

allurdupdfnovels.blogspot.com

جانتا ہوں کہ میری وجہ سے بے گناہ انسان کا خون ہوا ہے لیکن میں مجبور تھا دری اکبر میری وجہ سے حادثات کا شکار ہوا ہے میں اس کی مدد سے منہ کیسے موڑ لوں؟ تم میری رہنمائی کرو دری۔

میں جانتی ہوں کہ اس وقت آپ کے دل کی کیا حالت ہے در شہوار نے میرے قریب آتے ہوئے بولی پھر میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بڑی اپنائیت سے بولی میں آپ کے ساتھ ہوں مجھے ہر حال میں آپ کی رفاقت عزیز ہے مجھے بتائیے کہ آپ مجھ سے کیا کام لینا چاہتے ہیں دری کی جان بھی نذر ہے۔

مجھے یقین ہے دری مجھے یقین ہے۔ میں نے در شہوار کے ہاتھ کو جوش سے تھامتے ہوئے کہا دری میں اکبر کی بازیابی کے لئے بے چین ہوں میں نے روح الماس سے مدد چاہی لیکن اس نے اپنی معذوری کا اظہار کر دیا چنانچہ میں غصے کی حالت میں بھڑک اٹھا خدا مجھے معاف

allurdupdfnovels.blogspot.com

کرے پھر میں نے اسے پوری تفصیل کے ساتھ صورت حال سے آگاہ کیا۔

آپ میری مانیں گے ورشہوار نے بے پناہ لگاوٹ سے کہا۔

دری یہ تم کیا کہہ رہی ہو میں نے کب کسی کی بات نہیں مانی ہے لیکن پے در پے حادثات نے مجھے یہاں آنے پر مجبور کیا ہے تم سمجھتی کیوں نہیں کہ آخر کار میرے اس اقدام کے اچھے نتائج برآمد ہوں گے۔

مجھے معلوم ہے لیکن آپ مان لیجئے کہ آپ کو میری رفاقت کی ضرورت ہے ورشہوار نے اعتماد سے کہا۔

میں اسی لئے آئی ہوں اب آپ خاموش رہیں آپ کی فضیلت اپنی جگہ ہے تاہم بعض معاملوں میں آپکا ہاتھ ڈالنا مناسب نہیں یہ کام آپ اپنے رفقا کے اوپر چھوڑ دیجئے وہ بھی تو آپ کے ساتھ آپ کے بلند مرتبے کے سبب سے ہیں۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

دری تم بہت ذہین اور معاملہ فہم دوشیزہ ہو ہاں میں اپنے عزیز دوست کی بازیابی کے سلسلے میں تمہاری معاونت چاہتا ہوں فی الحال یہ معلوم کرنا ہے کہ اونکار ناتھ کے بیروں نے اسے کہاں مقید کیا ہے باقی کام میں خود کر لوں گا۔

درشہوار نے جواب میں تامل کا مظاہرہ کیا تو میں نے بڑی بے چینی سے کہا۔

دری تم کیا سوچ رہی ہو۔؟

درشہوار نے اپنے خیالوں سے چونکتے ہوئے کہا میری حقیقت اس ہوا کے مانند ہے جس کا گزر ہر جگہ ممکن ہے میں اکبر حسین کو یقیناً تلاش کر لوں گی لیکن۔

لیکن کیا۔ میں نے تیزی سے پوچھا۔

سنئے اگر آپ نے اپنے دوست کی بازیابی میں جلد بازی سے کام لیا تو

allurdupdfnovels.blogspot.com

حالات آپ کے حق میں اور خراب ہو جائیں گے اونکار ناتھ کے چیلوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اس کے گرگے فساد پر آمادہ ہیں میری درخواست ہے کہ آپ پہلے اونکار ناتھ سے دو بدو بات کریں ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کی کرامتوں کے کرشمے دیکھ کر متاثر ہو جائے دوسری صورت میں، میں حضرت سلیمان کی قسم کھا کر وعدہ کرتی ہوں کہ آپ مجھ سے جو کہیں گے وہی ہوگا، درشہوار نے مجھے سمجھایا تو بات میری سمجھ میں آ گئی میں خود بھی اس بات کو پسند نہیں کرتا تھا کہ میرے اونکار ناتھ کے مقابلے میں بے گناہوں کا خون اور بہے میں نے سوچ کر کہا۔

دری اگر تم کہتی ہو تو میں اونکار ناتھ سے دو بدو گفتگو کرنے کو بھی تیار ہوں لیکن کیا میرا اور اس کا آمنا سامنا مناسب ہوگا کیا یہ بات قرین قیاس نہیں کہ اس نابکار کے گرگے مجھے سامنے دیکھ کر مجھ پر حملہ آور ہونے کی کوشش کریں گے یہ بھی تو ممکن ہے کہ وہ مجھے دیکھ کر اپنے

allurdupdfnovels.blogspot.com

جذبات پر قابو نہ رکھ سکیں اگر ایسا ہوا تو پھر میں بھی ہوش کا دامن کھو بیٹھوں گا۔

آپ ایسے جا سکتے ہیں کہ آپ کو کوئی نہ دیکھے آپ نظر بندی کا عمل پڑھ سکتے ہیں ورشہوار نے مجھے آمادہ پا کر جلدی سے بولی۔

میں بھی آپ پر اس طرح سایہ کیے رہوں گی کہ صرف اونکار ناتھ آپ کو دیکھ سکے دوسرے افراد کی آنکھوں پر پردہ پڑا رہے۔

کیا تمہیں اس بات کا علم ہے کہ پنڈت اونکار ناتھ اس وقت کہاں ہے میں نے اس واقعے سے خود کو پوری طرح باخبر رکھا ہے ورشہوار نے اپنے مخصوص انداز میں جواب دیا پھر میرا ہاتھ تھام کر باہر کی سمت بڑھنے لگی۔

سڑک عبور کرتے ہی میں ٹھٹک کر رک گیا پولیس کی تین گاڑیاں اکبر کے آفس کے سامنے پہنچ کر رک گئیں۔ چالیس پچاس پولیس والوں

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں تین چار افسر بھی تھے اور ان کی قیادت ڈی آئی جی کر رہا تھا میں

بگڑے ہوئے تیور سے پلٹا ہی تھا کہ درشہوار نے کہا۔

نہیں آپ کوئی مداخلت نہیں کیجئے گا۔

دری۔ یہ بدبخت لوگ اکبر کے کاروبار کو بھی تہس نہس کر دیں گے میں

نے غصے سے کہا تو درشہوار تیزی سے بولی۔

مجھے معلوم ہے وہ کیوں آئے ہیں یہ یہاں محض آپ کو گرفتار کرنے

آئے ہیں آپ کو موجود نہ پا کر خاموشی سے کسی اور طرف نکل جائیں

گے اکبر حسین یا ان کے کاروبار سے ان کو کوئی سروکار نہیں۔

ایسی صورت میں کیا میرا اس طرح غائب ہو جانا مناسب ہوگا دری یہ

تم کس طرح سوچ رہی ہو؟

میں نے آپ سے کہا تھا نا کہ آپ سب کچھ مجھ پر چھوڑ دیجئے درشہوار

مجھے سمجھاتے ہوئے بولی حالات کا تقاضا یہی ہے کہ آپ صبر و تحمل کو

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

درشہوار کے کہنے پر میں نے اپنا ارادہ بدل دیا اور اس کے ساتھ قدم بڑھانے لگا لوگوں کا ہجوم ہمارے دائیں بائیں سے گزر رہا تھا لیکن کسی نے بھی ہماری طرف توجہ نہ دی تھی اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ درشہوار نے بدستور میرا ہاتھ تھام رکھا تھا وہ ایک عالم و فاضل جن کی لڑکی تھی ان کے پاس خود بڑی فضیلتیں تھیں میاں صاحب اس پہ خاص شفقت فرماتے تھے میں اس وقت اس کی رہبری میں تھا اور خود کو کسی قدر پرسکون اور آسودہ محسوس کر رہا تھا میں اس کے قرب دل نشیں میں محو تھا۔

ہم مختلف سڑکوں سے گزرتے رہے مجھے نہیں معلوم تھا کہ درشہوار مجھے کہاں لئے جا رہی ہے کچھ دیر بعد جب ہم ایک پولیس اسٹیشن کے سامنے پہنچے تو میں چپ نہ رہ سکا میں نے درشہوار سے دریافت کیا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

دری ہم کہاں آ گئے ہیں۔؟

پنڈت اونکار ناتھ راشد حسین اور ثمینہ اس وقت پولیس کے تحفظ میں ہے۔ پولیس نے ان کا بیان لینے کے بعد انہیں اسی تھانے کے ایک کمرے میں جگہ دے رکھی ہے۔

جی چاہتا ہے کہ اس پورے تھانے کو نذر آتش کر دیا جائے تا کہ بانس اور بانسری کا وجود نہ رہے۔

درشہوار مسکرائی مگر یہ اقدام آپ کو زیب نہیں دے گا میں نہیں سمجھتی کہ اونکار ناتھ اور آپ کا کوئی مقابلہ ہے یقیناً کوئی نہیں اگر آپ اونکار ناتھ کو کوئی سزا دینا چاہتے ہیں تو اسے ہوشیار کر کے یہ مرحلہ کیوں نہ کیا جائے آیئے میرے ساتھ میں آپ کو اس کمرے تک لیے چلتی ہوں جہاں اونکار ناتھ موجود ہے۔

میں خاموشی سے درشہوار کے ساتھ آگے بڑھا اور پولیس والوں کے

allurdupdfnovels.blogspot.com

درمیان سے ہوتا ہوا تھانے کے اندر داخل ہو گیا جہاں ہر سمت بڑا سخت پہرا تھا میں مختلف کمروں سے ہوتا ہوا ایک کمرے میں داخل ہوا تو میرا چہرہ غصے کی شدت سے تمتما اٹھا میرے سامنے پنڈت اونکار ناتھ تھا جو سینہ تانے کھڑا تھا اس کے سامنے ایس پی ماتھر کچھ کاغذات لئے بیٹھا کسی مسئلے کے حل میں سرگرداں تھا ورشھوار نے میرے تیور خراب ہوتے دیکھے تو سرگوشی کی۔

جنیے خدا کے لئے آپ پر سکون رہنے کی کوشش کریں ورنہ سب کام خراب ہو جائے گا۔

میں نے ورشھوار کی بات کا جواب سر کی معمولی جنبش سے دیا پھر غصے سے اونکار ناتھ اور ایس پی ماتھر کو گھورنے لگا کمرے میں چند ساعت تک مکمل سکوت رہا پھر اونکار ناتھ ہونٹ چباتا ہوا ماتھر سے بولا۔

مجھے صرف راشد حسین اور ثمینہ کی چنتا تھی ماتھر جی ورنہ اب تک میں

allurdupdfnovels.blogspot.com

اس تماشا باز شخص کا کریا کرم کر چکا ہوتا پرنتو اب تم نے ان دونوں کی رکھشا کا وچن دیا ہے تو میں آرام کے ساتھ اس کا کریا کرم کر سکوں گا۔

مہاراج میں راشد حسین اور اس کی لڑکی کا پورا پورا دھیان رکھوں گا لیکن کیا آپ میاں جی سے تنہا۔

ماتھر جی۔ اونکار ناتھ ایس پی کا جملہ اچک کر غرایا تم نے اس چھوکرے کو میرے سامنے میاں جی کہہ کر میرا اپمان کیا ہے کیا تمہیں اپنے سادھو پنڈتوں اور اپنے دھرم پر وشواس نہیں رہا۔

ماتھر اونکار ناتھ کی بات سن کر گڑبڑا گیا کرسی پر پہلو بدل کر بولا۔

میرا مطلب یہ نہیں تھا مہاراج بلکہ میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ جب پولیس میں آپ کے بے شمار سیوک موجود ہیں تو پھر آپ کیوں دشمنوں کے منہ لگتے ہیں۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

نہیں ماتھر۔ اونکار ناتھ گر جتے ہوئے بولا شاہد علی نے براہ راست
تجھے نقصان پہنچایا ہے اس کا اپائے میرے سوا کوئی اور نہیں کر سکتا ایک
بات اور بھی دھیان میں رکھو شاہد علی کوئی معمولی آدمی نہیں بڑے میاں
جی اسے دو چار گر سکھا گئے ہیں جن کے ذریعے وہ چمتکار دکھاتا رہا ہے
لیکن اتنا بھی نہیں کہ وہ بھگوان اور دیوی دیوتاؤں کی طرف سے دیے
ہوئے میرے علم کو زیر کر سکے یہ بہت مشکل ہے میں نے اپنے پورے
جیون کی تپسیا کے بعد کچھ حاصل کیا ہے میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں
اسے کسی بڑے مقام پر پہنچنے کے لئے ابھی اور تپسیا کرنا ہو گی پھر بھی وہ
اونکار ناتھ سے آنکھ ملانے کی جرات نہ کر سکے گا۔

جیسی آپ کی مرضی مہاراج ماتھر نے مجبور ہو کر جواب دیا پھر اس نے
اٹھ کر بڑے ادب سے اس مردم آزار پنڈت کو پرنام کیا اور اس کا
آشیرواد لے کر کمرے سے نکل گیا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

ماتھر کے جانے کے بعد اونکار ناتھ کچھ دیر تک کمرے میں بے چینی سے اِدھر اُدھر گھومتا رہا پھر وہ ایک کرسی پر براجمان ہو گیا اس کی نظروں میں تشویش اور الجھن کے تاثرات عیاں تھے میں اس کے بالکل سامنے کھڑا تھا لیکن وہ مجھے دیکھنے سے قاصر تھا پھر جیسے ہی درشہوار نے میرا ہاتھ چھوڑا اونکار ناتھ نے مجھے دیکھ لیا وہ اس طرح اچھل کر کھڑا ہوا جیسے کسی زہریلے بچھو نے اسے ڈنک مار دیا ہو وہ حیرت زدہ نظروں سے مجھے دیکھنے لگا میں نے اس کی حیرتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

گھبرا گئے ہیں اونکار ناتھ جی۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ اس وقت یہاں میری آمد پر یقیناً ششدر ہوں گے لیکن اگر آپ نے اس متبرک پہاڑی کی عظمت و حرمت کو محسوس کر لیا ہوتا تو شاید آپ کی یہ حالت نہ ہوتی۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

سامنے کھڑے باتیں کر رہے ہو اونکار ناتھ کا لہجہ تضحیک آمیز تھا میں تم جیسے نادانوں پر توجہ نہیں دیتا لیکن بچہ اگر بگڑ جائے تو اسے سیدھا کرنا ضروری ہوتا ہے۔

تم بڑی غلط فہمیوں کا شکار ہو پنڈت جی۔ میں نے اونکار ناتھ کو گھورتے ہوئے کہا میں تم سے پھر درخواست کرتا ہوں اسے آخری موقع سمجھو اگر سدھر سکو تو ٹھیک ہے ورنہ کیا ہو سکتا ہے یہ تم نہیں جانتے اپنے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کیا تمہیں وشواس ہے کہ تم یہاں سے زندہ بچ کر جا سکو گے۔

مومن موت سے کبھی نہیں ڈرتا اونکار ناتھ۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ میری موت کم از کم تمہارے جیسے پاپی کے ہاتھوں کبھی نہ ہوگی میں نے اس بار سرد لہجے میں کہا البتہ میں یہ ضرور سوچ رہا ہوں کہ کہیں تمہاری گستاخی اور چرب زبانی مجھے تمہیں کچھ سمجھانے پر مجبور نہ کر

allurdupdfnovels.blogspot.com

دے۔

اچھا تم بہت بڑھ کر باتیں کر رہے ہو شاہد علی۔

اونکار ناتھ تیوری پہ بل ڈال کر بولا کیا دنیا سے تمہارا دل بالکل ہی

اچاٹ ہو گیا ہے چھوٹے میاں صاحب۔

مہمل باتوں میں وقت مت ضائع کرو اونکار ناتھ میں نے فیصلہ کن

لہجے میں کہا میں تم سے صرف یہ کہنے آیا ہوں کہ اکبر کو میرے حوالے کر

دو اور مجھ سے وعدہ کرو کہ آئندہ تم کبھی میرے معاملات میں دخل

انداز ہونے کی کوشش نہیں کرو گے۔

اگر میں تمہاری باتیں ماننے سے انکار کر دوں تو؟

اونکار ناتھ نے مسکراتے ہوئے کہا تو مجھے غصہ آ گیا قریب تھا کہ میں

اس پر کوئی وار کر بیٹھتا کہ در شہوار نے جو میرے ساتھ ہی موجود تھی

جلدی سے کہا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

نہیں۔نہیں خدا کے لئے صبر سے کام لیجئے اس تھانے پر کچھ مسلمان افسر بھی تعینات ہیں اگر آپ نے اونکار ناتھ کے ساتھ کچھ کیا تو اس کا الزام ان بے چاروں پر عائد کیا جائے گا حالات قابو میں آنے کے بجائے اور خطرناک صورت اختیار کرلیں گے پولیس کے درمیان بھی فرقہ وارانہ فساد شروع ہو جائے گا۔

ورشہوار کے مشورے نے میرے غصے کو زم کر دیا میں نے خون کا گھونٹ پیتے ہوئے کہا۔

سنو اونکار ناتھ میں اس وقت یہاں سے جا رہا ہوں لیکن تمہیں اتنا باور کرانا ضروری سمجھتا ہوں کہ اب پہاڑی والے میاں صاحب سے کسی رواداری کی توقع مت رکھنا۔تم دیکھو گے کہ سکون کا ایک لمحہ تمہارے لئے کس قدر محال ہو جائے گا۔

مورکھ اس سمے کے آنے سے پہلے ہی میں تجھے جلا کر بھسم کئے دیتا

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہوں اونکار ناتھ نے غصے میں آ کر کہا۔

اونکار ناتھ نے اتنا کہہ کر اپنے گلے میں پڑی ہوئی مالا اتار کر تیزی سے میری طرف پھینکی لیکن ٹھیک اسی وقت در شہوار لپک کر درمیان میں آ گئی اس کے بعد جو کچھ ہوا مجھے اس پر حیرت تھی مالا نے در شہوار کے جسم سے ٹکرا کر بڑی سرعت کے ساتھ اس کے جسم کے گرد زنجیر کی صورت میں پھیلنا شروع کر دیا تھا میرے دیکھتے ہی دیکھتے در شہوار ان زنجیروں میں جکڑ گئی لیکن دوسرے ہی لمحے وہ زنجیریں ٹوٹ گئیں اونکار ناتھ حیرت بھری نظروں سے اس انجام کو دیکھ رہا تھا در شہوار اسے نظر نہیں آ رہی تھی لیکن زنجیروں کے ٹوٹنے نے اسے ضرور بوکھلا دیا تھا اسے یقیناً اپنے منتر کے اس عجیب و غریب توڑ کی امید نہ تھی۔

میں کچھ کہنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ در شہوار نے لپک کر میرا ہاتھ تھام لیا اور بڑی لجاجت سے بولی اس وقت کسی جوابی کارروائی سے کوئی نتیجہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

برآمد نہیں ہوگا۔

درشہوار کا میرا ہاتھ تھامنا تھا کہ میں پھر اونکارناتھ کی نظروں سے اوجھل ہوگیا وہ اس بات پر اور بوکھلا اٹھا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر اُدھر دیکھنا شروع کردیا میں درشہوار کے مجبور کرنے پر اس کے ساتھ قدم اٹھاتا تھانے سے باہر آگیا جہاں سنگین بردار پولیس والے تعینات تھے بہت دیر تک میرے اور درشہوار کے درمیان کوئی گفتگو نہیں ہوئی پھر جب ہم تھانے سے خاصی دور ایک غیر آباد علاقے کی طرف نکل آئے تو میں نے درشہوار سے کہا۔

دری تم نے مجھے بڑے سخت امتحان میں مبتلا کیا ہے تم نے مجھے منع کر کے اچھا نہیں کیا اونکارناتھ کے طرزِ عمل پر مجھے اس کی سرزنش ضرور کرنا چاہیے تھی۔

مجھے اس کا احساس ہے درشہوار نے بڑی اپنائیت سے کہا پھر وہ بڑے

allurdupdfnovels.blogspot.com

سلجھے ہوئے انداز میں بولی آپ اس وقت آپ میرے ساتھ شہر سے دور ایک ویرانے میں چلئے آپ کو سکون کی ضرورت ہے وہاں برسوں سے ایک غیر آباد مسجد آپ کی منتظر ہے وہاں آپ اطمینان سے آئندہ اقدام اور اکبر کی بازیابی کے متعلق سوچ سکتے ہیں۔

اس نے مجھ سے ویرانے میں چلنے کی درخواست کی تو میں نے سوچ سمجھے بغیر آمادگی ظاہر کر دی میں اپنے خیالات میں مستغرق اس کے ہمراہ قدم بڑھاتا رہا میں اب کچھ کھویا ہوا تھا کہ راستے کی دوری اور ماحول سے بالکل بے نیاز تھا ورشہوار کے دوبارہ ہمکلام ہونے پر جب میں چونکا تو دیکھا کہ اس وقت ایک ویرانے میں ایک بوسیدہ مسجد کے دروازے کے سامنے کھڑا ہوں دور دور تک آبادی کا نام و نشان نہ تھا یہ جگہ مجھے بے حد پسند آئی میں تنہائیوں اور ویرانیوں کا عادی تھا وہاں جا کر میں نے خدا کا نام لیا اور ورشہوار کے ساتھ مسجد

allurdupdfnovels.blogspot.com

کے اندر داخل ہو گیا جہاں ہر سو تاریکی مسلط تھی معاً اس اندھیرے میں اجالا پھیلا تو میں نے دیکھا کہ درشہوار ایک طاق کے قریب کھڑی موم شمع روشن کر رہی ہے وہ شمع وہاں پہلے سے موجود تھی یا ممکن ہے درشہوار نے اس کا بندوبست کیا ہو روشنی میں مسجد کا اندرونی حصہ نظر آیا تو مجھے بڑا تعجب ہوا وہ جگہ صاف ستھری تھی اور فرش پر ایک اجلی دری اور گاؤ تکیہ موجود تھا میں نے درشہوار کی طرف دیکھا تو وہ مسکرا کر بولی

۔

لیجئے اب آپ اطمینان سے بیٹھیے میں نے پہلے ہی سے ان تمام چیزوں کا بندوبست کر رکھا تھا آپ کو یہاں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوگی آپ جس چیز کی خواہش کریں گے وہ پیش کر دی جائے گی۔

میں جانتا ہوں دری کہ تم کیا کچھ کر سکتی ہو لیکن ہمیں سکون سے بیٹھنے کے بجائے اکبر کی طرف توجہ دینا چاہیے کیا تم جانتی ہو کہ اکبر حسین کو

allurdupdfnovels.blogspot.com

اونکارناتھ کے بیروں نے کہاں مقید کیا ہے میں اپنی پہلی فرصت میں اپنے عزیز دوست کو اس اذیت سے نجات دلانے کا خواہش مند ہوں درشہوار میری بات سن کر سنجیدہ ہو گئی پھر کوئی جواب دیے بغیر وہ آن واحد میں میری نظروں سے غائب ہو گئی اس خیال سے کہ وہ اکبر کا پتا لگانے کی غرض سے گئی ہے میں آگے بڑھ کر دری پر بیٹھ گیا جس پر ایک اجلی چاندی کا فرش تھا اور میں نے سجدے کی حالت میں خود کو زمین پر گرا دیا میرا اندازہ غلط نہیں تھا درشہوار جلد ہی واپس آ گئی پھر قبل اس کے کہ میں اس سے کوئی سوال کرتا اس نے خود ہی پہل کر دی۔

آپ کا دوست اس وقت بھوتان کی پہاڑیوں پر ایک غار میں قید ہے جہاں اونکارناتھ کے بیر اس کی نگرانی کر رہے ہیں اونکارناتھ نے وہاں بڑی سخت ناکہ بندی کر دی ہے اس غار کے اردگرد حصار کھینچ دیا گیا ہے تاکہ دوسری طاقتیں اس کی مدد نہ کر سکیں۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

مجھے خدا کی ذات پر بھروسا ہے درنی میں اپنے اکبر کو ضرور ان پریشانیوں سے نجات دلاؤں گا۔

درشہوار کی زبانی اکبر کے بارے میں تفصیلات معلوم ہو جانے کے بعد میں نے اٹھ کر تیمم کیا پھر اس مصلے پر آ بیٹھا جو فرش پر ایک جانب موجود تھا قبل اس کے کہ میں اپنا وظیفہ شروع کرتا درشہوار نے قریب آ کر کہا۔

خدا آپ کو آپ کے ارادوں میں کامیاب کرے لیکن اگر میری کوئی ضرورت محسوس ہو تو مجھے آواز دے لیجیے گا۔

میں نے درشہوار کے چہرے کو دیکھا تو اس کی آنکھوں سے اضطراب جھلک رہا تھا وہ مجھے کچھ پریشان نظر آ رہی تھی مجھے یوں محسوس ہوا جیسے وہ مجھے یہ بتانا چاہتی ہو کہ اکبر کی بازیابی کے سلسلے میں میرا ٹکراؤ سفلی علم کے گندے اور خطرناک بیروں سے ہونے والا ہے ایک لمحے تک

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں ورشہوار کے چہرے پر پھیلی سنجیدگی کو پڑھتا رہا پھر میں نے اپنا منہ قبلے کی سمت کیا اور میاں صاحب کا ودیعت کیا ہوا ایک جلالی وظیفہ شروع کر دیا میں خود سے بے نیاز ہو گیا اور مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میرا تعلق کسی دوسری دنیا سے ہو۔

تین روز تک متواتر شب و روز میں اس وظیفے کو پڑھتا رہا۔

چوتھے روز میں اپنے وظیفے کو پڑھنے میں مشغول تھا کہ اچانک میری نظروں کے سامنے سے درمیانی رکاوٹیں ہٹنے لگیں اور پھر میں نے اس مقام کو پا لیا جہاں اکبر قید تھا میں نے دیکھا کہ ایک تنگ و تاریک غار میں وہ بڑی بے بسی کی حالت سے دو چار پڑا ہے اس کے ہاتھ اور پاؤں رسیوں سے جکڑے ہوئے ہیں غار کے دہانے پر مکروہ صورت اور ہیبت ناک دیو صفت افراد موجود تھے یہی وہ مکروہ اور گندے بیر تھے جنہیں اونکار ناتھ نے تعینات کیا تھا اکبر کو اس بے چارگی کے عالم

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں دیکھ کر مجھ پر عالم وحشت طاری ہو گیا میں نے بہت آہستہ سے آواز دی۔

میرے دوست میں تمہارے پاس موجود ہوں کیا تم سن رہے ہو؟

لیکن اکبر نے میری آواز نہیں سنی وہ غار کے اندر بندھا بیٹھا کبھی کبھی نگاہوں سے دہانے کی سمت دیکھ رہا تھا میں نے اسی عالم محویت میں آگے بڑھ کر اکبر کے قریب جانا چاہا تو اچانک مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے میرا بازو پکڑ کر مجھے روک لیا ہو میں نے اس مداخلت پر غصے کی حالت میں گھوم کر دیکھا تو ایک سفید ریش بزرگ کو اپنے قریب پایا جو سرتا پا سفید لباس میں ملبوس تھے اور ان کے چہرے سے نور برس رہا تھا میں نے ان برگزیدہ بزرگ سے مداخلت کا سبب پوچھنا چاہا مگر پیشتر اس کے کہ میں کچھ کہتا بزرگ نے مجھے مخاطب کر کے کہا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

شاہد میاں جلد بازی سے کام مت لو اگر تم نے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو ایک پیچیدہ شیطانی جال میں پھنس جاؤ گے۔

لیکن میں اپنے دوست کو ہر قیمت پر نجات دلانے کا فیصلہ کر چکا ہوں میں نے اعتماد سے جواب دیا یہ گندی اور ناپاک روحیں میرے راہ میں حائل نہیں ہو سکتیں۔

مقابلے اور جنگ وجدل کے معاملات میں طاقت کے ساتھ عقل اور دانش کا استعمال بھی ضروری ہے بزرگ نے بڑی نرم آواز میں سمجھاتے ہوئے کہا تم یہیں رکو میں آگے جا کر تمہارے دوست کو اس قید سے رہائی دلاتا ہوں۔

کیوں؟ کیا میں بذات خود یہ کام سرانجام نہیں دے سکتا کیا میں نے چوڑیاں پہن رکھی ہیں اس بار میں نے قدرے برہمی سے بزرگ کو مخاطب کیا تو ان کی کشادہ اور نورانی پیشانی ایک ثانیے کے لئے شکن

allurdupdfnovels.blogspot.com

آلودہ ہوگئی ان کی نگاہوں سے جلال ٹپکنے لگا لیکن دوسرے ہی لمحے وہ پرسکون نظر آنے لگے انہوں نے اپنا نرم و نازک ہاتھ جو روئی کے گالے کی طرح تھا میرے شانے پر رکھا اور میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولے۔

شاہد میاں بڑے میاں صاحب نے تمہیں علم و فضیلت کے جوہروں سے آراستہ کیا ہے تمہیں خدائے بزرگ و برتر کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ میاں صاحب نے دنیا سے پردہ کرنے کے باوجود ابھی تک تمہارے اوپر اپنے التفات کا سایہ کیا ہوا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو.......

بزرگ نے اپنا جملہ نامکمل چھوڑ دیا تو میں نے اصرار کیا کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں بزرگ کے لہجے نے مجھے خاصا متاثر کر دیا تھا میں نے کہا حضرت آپ کچھ کہتے کہتے رک کیوں گئے۔؟

ظلمت و نور کو پہچاننے کی قدرت پیدا کرو شاہد میاں جو باتیں ہیں

allurdupdfnovels.blogspot.com

السطور میں ہیں انہیں سمجھنے کی کوشش کرو تفصیلات میں نہ جاؤ یہ سب بے کار باتیں ہیں مجھے اسے زیادہ بتانے کا حکم نہیں۔

کیا میں دریافت کر سکتا ہوں قبلہ کہ آپ کون ہیں؟ میں نے تمام تر انکسار سے پوچھا تو سفید پوش بزرگ نے مسکرا کر جواب دیا۔

یوں سمجھو کہ میں بھی اس آستانے کا ایک خادم ہوں جو بڑے میاں صاحب کی فضیلت سے موسوم ہے اور یوں سمجھو کہ مجھے تمہاری رہبری اور مدد کے لئے حکم دیا گیا ہے اکبر حسین اس تمام معاملے میں بے قصور ہے اس لئے اس کی مدد کرنا میرے اوپر فرض ہے۔

بزرگ نے اتنا کہہ کر ایک بار پھر میرے شانے کو بڑی شفقت کے ساتھ تھپتھپایا پھر اس غار کی طرف دبدبے کے ساتھ قدم بڑھانے لگے جس میں میرا عزیز دوست قید تھا بزرگ کے تعاقب میں میں نے بھی قدم اٹھانا چاہا لیکن میں اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا مجھے

allurdupdfnovels.blogspot.com

یوں محسوس ہوا جیسے میرے پاؤں من من بھر کے ہو گئے ہیں اور مجھ میں اتنی طاقت نہیں جو میں انہیں جنبش دے سکوں مجھے شدید گھٹن کا احساس ستانے لگا۔

میری نگاہیں بدستور بزرگ کے متحرک جسم پر جمی ہوئی تھیں جو ہر لمحے غار سے قریب تر ہوتا جا رہا تھا دہانے کے منہ پر تعینات سفلی علم کے گندے بیروں نے اچھل کود شروع کر دی تھی اور بھیانک آوازیں نکال کر بزرگ کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے جب وہ ناپاک طاقتیں اپنا منہ کھولتیں تو آگ کے شعلے لپک اٹھتے تھے لیکن میں دیکھ رہا تھا کہ بزرگ برابر آگے قدم اٹھا رہے تھے۔

غار کے قریب پہنچ کر بزرگ نے بلند آواز میں سورہ یٰسین پڑھنی شروع کر دی اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ میرے لئے بہت حیرت انگیز تھا غار میں عجیب و غریب قسم کی آوازیں نمودار ہوئیں جیسے کوئی بین کر رہا ہو

allurdupdfnovels.blogspot.com

جیسے ایک خونیں معرکہ برپا ہو اور چیخوں سے کان پڑی آواز نہ سنائی دے رہی تھی یہ بے ہنگم اور بے ربط آوازیں بہت دردناک تھیں میں نے دیکھا کہ بزرگ بلند آواز میں سورہ یٰسین پڑھتے ہوئے غار کے اندر اترے اور اکبر کو روحوں کی قید سے آزاد کر کے اپنے ساتھ باہر نکال لائے اور میرے قریب آ کر بولے۔

جو تم چاہتے تھے وہ پورا ہو گیا، یہ دیکھو تمہارا دوست تمہارے پاس موجود ہے۔

اے بلند مرتبت بزرگ میں آپ کا شکر گزار ہوں میں نے بزرگ کو بڑی عقیدت مندانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا پھر دبی زبان میں کہا کیا اب بھی آپ اپنے تعارف سے مجھے سرفراز نہیں کریں گے۔

کیا ضرورت ہے اعمال صالح سے بصیرت پیدا ہوتی ہے شاہد میاں۔

بزرگ نے آہستگی سے جواب دیا جو حق کے امین ہیں وہ ان رمی

allurdupdfnovels.blogspot.com

باتوں سے بے نیاز ہوتے ہیں کہ کون کون ہے کون کیا ہے؟ جو فیصلے خدا پر چھوڑ دیے جائیں وہ ان کا فیصلہ ضرور کرتا ہے جنہوں نے سچائیوں کو چھوڑ دیا اور جو حق کے راستے سے بھٹک گئے انہوں نے اپنے لئے کانٹے بوئے۔ کیا تم نے میری باتیں غور سے سنیں۔

میں نے بزرگ کی طرف وضاحت طلب نظروں سے دیکھا۔

شاہد میاں میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ بڑے میاں صاحب کے حکم پر میں تمہاری مدد کے لئے آیا تھا جو تم چاہتے تھے وہ ہو گیا اب میں جا رہا ہوں لیکن جاتے جاتے تم سے ایک بات کہنے کو جی چاہتا ہے جو درخت آندھیوں سے گر جاتے ہیں ان کی جڑیں یا تو پائیدار نہیں ہوتیں یا تو کھوکھلی ہوتی ہیں۔

قبلہ آپ کس سمت اشارہ فرما رہے ہیں میری سمجھ میں کچھ کچھ آ رہا ہے کیا میں جو سمجھ رہا ہوں وہ صحیح ہے میں نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا

allurdupdfnovels.blogspot.com

بزرگ کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری ہوگئی عجیب سی نظروں سے دیکھتے ہوئے گویا ہوئے۔

میری دعا ہے کہ خدا تمہیں نیک ہدایت دے۔

میں نہیں سمجھ سکا کہ وہ بزرگ کون تھے مگر مجھے یقین تھا کہ یہ اس وظیفے کا ثمر ہے جو میں نے تین دن پڑھا تھا اور قبل اس کے کہ میں کچھ اور کہتا بزرگ اچانک تاریکی کا ایک حصہ بن کر میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے دوسرے ہی لمحے میں نے چونک کر آنکھیں کھولیں تو خود کو اسی شکستہ درو دیوار کی مسجد کے اندر پایا جہاں چراغ کی مدھم روشنی سے اندھیرے کا وجود کانپ رہا تھا ہوش میں آتے ہی مجھے خیال آیا کہ میں کہاں کہاں گیا تھا پھر یقیناً اکبر بھی میرے ساتھ ہوگا میرا گمان درست نکلا۔ اکبر میرے قریب ہی فرش پر بے ہوش پڑا تھا اور رود رشہوار اس کے بائیں طرف کھڑی مجھے حیرت انگیز نظروں سے دیکھ رہی تھی

allurdupdfnovels.blogspot.com

اس کی نگاہوں میں بے پناہ تجسس موجود تھا جیسے ان سب باتوں کا اسے یقین نہ آتا ہو میں نے اس کی طرف ایک سرشار نگاہ سے دیکھا مجھے معلوم تھا کہ وہ اکبری کی پر اسرار بازیابی پر انگشت بدنداں ہے اسے حیرت ہے کہ یہ سب کیسے ممکن ہے ہاں واقعی یہ بڑی حیرت انگیز بات تھی اگر وہ جلیل المرتبت بزرگ میری مدد کو نہ آتے تو میں خود اس شیطانی جال میں پھنس جاتا میری نظروں میں رات کے واقعات گھومنے لگے اور میں سوچنے لگا وہ فرشتہ خصلت اور برگزیدہ بزرگ تھے کون؟ میری محویت کو دیکھ کر درشہوار نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔

آپ............آپ حقیقتاً بڑے میاں کے سچے جانشین ہیں میں نے یہ کرشمہ آج سے پیشتر کبھی نہیں دیکھا خدا آپ کے علم وفضل میں اور اضافہ کرے یقین کیجئے میں نے صورت حال کا پوری طرح جائزہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

لیا تھا اور میں بہت پریشان تھی۔

میں نے درشہوار کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا یہاں تو میں خود حیران تھا کہ اکبر کیونکر بھوتان کی پہاڑیوں سے آزاد ہوا اور کس طرح میرے پاس پہنچا سوائے اس کے کہ میں اسے قدرت کا کرشمہ سمجھتا اور کیا سوچ سکتا تھا میں نے دل ہی دل میں خدائے بزرگ و برتر کی اس عنایت کا شکر ادا کیا پھر جائے نماز سے اٹھ کر اکبر کے قریب آ گیا جو فرش پر بے ہوش پڑا لمبی لمبی سانسیں لے رہا تھا میں نے اس کی نبض دیکھی درمی کیا یہاں پانی دستیاب ہو سکتا ہے۔

درشہوار میری بات سن کر تیزی سے ایک کونے میں گئی اور مٹی کے ایک پیالے میں پانی لے آئی میں نے پانی پر کچھ دعائیں پڑھ کر دم کیں پھر پانی کے چھینٹے اکبر کے منہ پر مارے تو وہ ہوش میں آ گیا اکبر کو ہوش و حواس میں آتا دیکھ کر درشہوار اور میں نے ایک دوسرے کو مسرت آمیز

allurdupdfnovels.blogspot.com

نظروں سے دیکھا۔

اکبر میری وجہ سے تمہیں تکلیف اٹھانا پڑی مگر اب تم محفوظ ہو ہوش میں آؤ۔

اکبر نے میری آواز سنی تو چونک کر میری طرف دیکھا پھر اس انداز میں جلدی جلدی پلکیں جھپکا کر مجھے گھورنے لگا جیسے اسے اپنی بصارت پر شبہ ہو میں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

تم میرے پاس ہو میرے دوست جو کچھ دیکھ رہے ہو وہ خواب نہیں حقیقت ہے اب تم میری امان میں ہو جو گزر چکا ہے اسے بھول جاؤ تمہارے سامنے میں ہوں تمہارا دوست۔

شاہد، اکبر بے ساختہ میرا نام لے کر اٹھا اور مجھ سے چمٹ گیا بڑی دیر تک وہ وارفتگی کے عالم میں مجھ سے لپٹا رہا پھر علیحدہ ہو کر تعجب سے بولا یہ کس طرح ممکن ہوا میں نے تو سمجھ لیا تھا کہ اب میرے دن ختم

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہوئے اف! کس قدر بھیانک تھا وہ منظر۔ میرا اندازہ ہے کہ میں کسی پہاڑی غار میں قید تھا مگر تم مجھے وہاں سے کیسے بچالائے؟

ان باتوں میں مت الجھو میرے دوست۔ میں نے اکبر کو تسلی دیتے ہوئے کہا پنڈت اونکار ناتھ نے تمہارے ساتھ جو ناروا سلوک کیا ہے مجھے یاد ہے اسے بہت کچھ بتایا جا چکا ہے اور مزید بتانا ہے کہ اس نے میرے راستے میں آ کر کس طرح اپنی بربادیوں کو دعوت دی ہے تم دیکھو گے کہ اس کے گندے علم کے ناپاک بیر کب تک اس کا ساتھ دیتے ہیں کب تک یہ آنکھ مچولی جاری رہتی ہے۔

جتنی دیر میں اور اکبر گفتگو کرتے رہے اتنی دیر میں درشہوار نے کھانے کا بندوبست کر دیا پھر میرے قریب آ کر اس نے اشارہ کیا تو میں اکبر کو ساتھ لے کر دسترخوان پر آ گیا درشہوار میرے برابر بیٹھی تھی لیکن اکبر اسے دیکھنے سے قاصر تھا کھانے کے بعد اکبر سو گیا تو میں نے اٹھ

allurdupdfnovels.blogspot.com

کر وضو کیا اور عشاء کی نماز ادا کی نماز سے فارغ ہو کر میں نے روح کی طلبی والا عمل کیا کچھ باتیں جاننا ضروری تھیں جس کے لئے الماس کو طلب کرنا تھا۔

الماس کو میں نے گزشتہ مرتبہ سخت سرزنش کی تھی لیکن آج جب کہ بہت سے مسئلے خود بخود طے ہو گئے میں الماس کو بلانا چاہتا تھا دور دراز کے واقعات دیکھنے کے لئے اور غیر معمولی کام انجام دینے کے لئے روحوں کو طلب کرنے کا وظیفہ میں نے بڑی مشکل سے سیکھا تھا ہر چند کہ میں اپنی بصارت کو ہر رکاوٹ کے پار لے جانے پر قادر تھا تاہم وہ وظیفہ خاصا وقت طلب اور مشکل تھا اس لئے کبھی میں اپنی بصارت کو وسیع کرنے کا وظیفہ پڑھتا اور کبھی الماس کو طلب کر کے اس سے یہ کام انجام دیتا مجھے اعتراف ہے کہ مجھے الماس سے ایک خاص اُنس تھا میں نے اشتعال میں اسے برا بھلا کہا تھا مگر اس دلکش اور حسین و جمیل روح

allurdupdfnovels.blogspot.com

کو دوبارہ بلانے اور اسے معاف کرنے کے لئے کئی مرتبہ میرا دل مضطرب ہوا چنانچہ جیسے ہی موقع ملا میں نے الماس کو طلب کیا۔

الماس میرے سامنے آئی تو بری طرح سہمی ہوئی تھی اس کی حسین آنکھیں بوجھل تھیں اکبر کی بازیابی کے سلسلے میں اس نے اپنی معذوری کا اظہار کر کے مجھے طیش دلا دیا تھا حزن وملال کے تاثرات اس کے چہرے پر نمایاں تھے وہ سوگوار نظر آ رہی تھی میں الماس کو چند ثانیے تک اس عالم میں دیکھتا رہا پھر خشک آواز میں اسے مخاطب کیا۔

الماس اتم نے اپنی پچھلی جسارت پر یقیناً نظر ثانی کی ہوگی۔

اے نیک بزرگ! مجھے معاف کر دیجئے یقین کیجئے میں آپ کے ہر حکم کو بجالانا اپنا فرض سمجھتی ہوں لیکن میں ایک روح ہوں جس کا مادی دنیا سے کوئی تعلق نہیں میں ہر وہ کام کر سکتی ہوں جو میری گزشتہ زندگی کے اعمال سے انحراف نہ کرے کسی غلیظ جگہ جانا یا کسی ناپاک چیز کو

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہاتھ لگانا میرے بس میں نہیں میں یہ کام کر ہی نہیں سکتی روحوں کی کچھ صفات ہوتی ہیں اے نیک بزرگ آپ تو سب کچھ جانتے ہیں۔

مجھے معلوم ہے الماس میں نے اس وقت تمہیں ایک اشد ضروری کام سے طلب کیا ہے۔

الماس کی روح نے بڑی سعادت مندی سے سر جھکا لیا بتاؤ پنڈت اونکار ناتھ راشد حسین اور ثمینہ کے بارے میں اس وقت وہ تینوں بد بخت کہاں اور کس حال میں ہیں۔؟

الماس نے میرا حکم سن کر چاروں طرف دیکھنا شروع کیا اور پھر میری طرف دیکھ کر باادب بولی۔

اے عالی مرتبہ بزرگ پنڈت اونکار ناتھ راشد حسین اور ثمینہ اس وقت ایس پی ماتھر کے بنگلے میں موجود ہیں جہاں پولیس کا سخت پہرہ ہے اونکار ناتھ کو اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ آپ نے اکبر کو اس کے

allurdupdfnovels.blogspot.com

گندے بیروں کی قید سے آزاد کرا لیا ہے وہ یہ جان کر سخت تشویش میں ہے اور آپ سے موثر انتقام لینے کے بارے میں سوچ رہا ہے راشد حسین اور ثمینہ کو بھی ان پیچیدہ حالات کا علم ہو گیا ہے وہ دونوں اس خبر کو سن کر بے حد خائف نظر آتے ہیں۔

الماس اکبر کے اغوا کا ردِ عمل شدید ہونا چاہیے او نکار نا تھا اور راشد حسین کو یہ باور کرانا ضروری ہے کہ انہوں نے کس شعلے کو ہوا دی ہے ظالموں کے کیفر کردار تک پہنچنا چاہیے ابھی تک وہ باز نہیں آئے۔

میرے لئے کیا حکم ہے اے حضرت! روح الماس نے پوچھا۔

الماس کیا ایسا ممکن ہے کہ تم اسی وقت ایس پی ماتھر کے گھر جا کر ثمینہ کو یہاں پیش کرو۔

الماس میرا حکم سن کر چونک اٹھی اس نے تعجب خیز نگاہوں سے میری طرف دیکھا تو میں نے کسی قدر برہم ہو کر کہا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

سن رہی ہو میں کیا کہہ رہا ہوں میں ثمینہ کو یہاں دیکھنا چاہتا ہوں۔

الماس کے وجود میں لرزش ہوئی وہ تھر تھر کانپنے لگی۔

میں ثمینہ کو آپ کے قدموں میں لا کر ڈال سکتی ہوں۔لیکن کیا یہ......

باقی سوچنا میرا کام ہے میرا خیال ہے تم پھر بے ادبی کی مرتکب ہو رہی ہو الماس۔میں نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

الماس کی ہچکچاہٹ پر مجھے بے حد غصہ آیا اس موقع پر میں اپنی اس کمزوری کا اعتراف کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اعصابی طور پر میں بہت چڑچڑا جلد باز اور تنگ مزاج ہو گیا تھا یہ خامیاں ایک اعلیٰ درجے کے بزرگ کے اوصاف جمیلہ کی نفی کرتی تھیں مجھے یہ بات معلوم تھی تاہم حالات کچھ اس طور پر پیش آئے تھے کہ خود پر قابو پانا میرے بس سے باہر ہو گیا تھا۔

الماس نے ایک بار پھر پریشان نظروں سے دیکھا پھر اچانک میرے

allurdupdfnovels.blogspot.com

سامنے سے اوجھل ہوگئی اور میں ایس پی ماتھر کے بارے میں سوچنے لگا میرے لئے یہ موقع بڑا اچھا تھا ثمینہ کی گمشدگی سے اونکار ناتھ اور راشد حسین کے علاوہ ماتھر اور پولیس کے عملے کا بوکھلا جانا بھی یقینی تھا میں ثمینہ کو اوجھل کر کے یہ بھی جتلانا چاہتا تھا کہ وہ مزید ہرزہ سرائیوں سے باز آ جائے ورنہ حالات کتنا ہولناک رخ اختیار کر سکتے ہیں میرے ذہن میں رشیدہ بھی تھی مگر اس نابکار عورت کے لئے کوئی سزا میرے ذہن میں نہیں آ رہی تھی ویسے میں نے یہ ضرور طے کر رکھا تھا کہ اسے اس کے کرتوتوں کی کوئی مثالی سزا ضرور دی جائے گی اس لئے کہ ان تمام جھگڑوں کی اصل جڑ وہی تھی اسے فراموش کر دینا میرے لئے ناممکن تھا۔

ابھی میں ان باتوں پر غور ہی کر رہا تھا کہ بیرونی دروازے پر قدموں کی آہٹ سنائی دی میں نے پلٹ کر دیکھا تو ثمینہ میرے سامنے

allurdupdfnovels.blogspot.com

کھڑی مجھے یوں حیران و پریشان نظروں سے تک رہی تھی جیسے وہ کوئی
بھیانک خواب دیکھ رہی ہو اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں
اس کی آنکھوں سے خوف اور دہشت عیاں تھی سر تا پا وہ بید مجنوں کے
درخت کی مانند لرز رہی تھی اسی لمحے روح الماس دوبارہ ظاہر ہوئی اور
نہایت ادب سے بولی ، اے عالی مرتبہ بزرگ کیا مجھے اجازت ہے؟
تم اب جا سکتی ہو الماس ضرورت ہوئی تو تمہیں دوبارہ طلب کر لیا
جائے گا۔

الماس نے میرا جواب سن کر سر جھکایا اور غائب ہو گئی میں نے دوبارہ
ثمینہ کی جانب دیکھا تو وہ محو حیرت بنی کھڑی تھی مجھے خوفزدہ نظروں
سے دیکھ رہی تھی میں جائے نماز سے اٹھ کر اس کے قریب گیا اور
نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

لڑکی کیا تجھے علم ہے کہ تجھے یہاں کون لایا ہے؟

allurdupdfnovels.blogspot.com

نہیں.........لیکن تم کون ہو؟ ثمینہ نے سہمی ہوئی آواز میں پوچھا۔

میں.........وہی ہوں جس سے بچانے کے لئے اونکارناتھ نے تجھے اور تیرے باپ کو اپنے ناپاک دامن میں پناہ دے رکھی تھی وہ اونکارناتھ جس نے میرے مظلوم دوست کو اغوا کیا لیکن اب وہ مہمان پنڈت تجھے یہاں سے نہیں لے جا سکتا۔

میں ثمینہ پر گرجتا رہا اور طیش کے عالم میں جو منہ میں آیا اسے سناتا رہا غیظ وغضب نے مجھے پھر ایک عام انسان بنا دیا تھا میرے دشمن راشد حسین کی لڑکی اور رشیدہ کی بہن اس وقت میرے سامنے موجود تھی میرے دل کے زخم از سرنو ہرے ہو گئے تھے مجھے اپنے والدین کی دردناک موت یاد مجھے اپنی وہ مظلوم اور معصوم بہن یاد آرہی تھی جس کے دامن عصمت کو بلا کسی قصور کے محض اس وجہ سے تارتار کیا گیا تھا کہ وہ میری بہن تھی میرا قصور صرف اتنا تھا کہ میں نے رشیدہ کی بے ہودہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

خواہشوں کی تکمیل سے انکار کر دیا تھا جس کا کتنا بڑا خمیازہ مجھے بھگتنا پڑا تھا۔

گزری ہوئی باتیں ایک ایک کر کے مجھے یاد آ رہی تھیں میری آنکھوں میں خون اتر آیا تھا اور اب صبر وضبط کا یارا نہیں رہا تھا قریب تھا کہ میں اسی طیش کی حالت میں ثمینہ سے اسی طرح کا بدلہ لیتا جس طرح میری معصوم بہن کی عصمت کا مذاق اڑایا گیا تھا کہ اسی لمحے درشہوار درمیان میں آ گئی اور گھبرائے ہوئے انداز میں بولی۔

آپ اپنی عظمت کی خود توہین کر رہے ہیں یہ آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ کیا میں یہ سمجھوں کہ آپ..........

درّی خدا کے لئے خاموش رہو میں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تمہیں مجھ پر ترس کیوں نہیں آتا۔؟

اپنے آپ کو قابو میں رکھئے درشہوار نے تند و ترش لہجے میں کہا جو کچھ

allurdupdfnovels.blogspot.com

آپ سوچ رہے ہیں وہ آپ کی تمام ریاضت اور عبادت کو برباد کر دے گا آپ ایک بہت بڑے جرم کے مرتکب ہو رہے ہیں آپ بہک رہے ہیں ہوش میں آیئے۔

ورشہوار کے لہجے میں بڑا تاثر تھا مجھے کچھ احساس نہیں تھا کہ میں کیا کرنے والا تھا ہوش میں آیا تو مجھے ایک جھٹکا سا لگا اگر ورشہوار اس وقت نہ ہوتی تو.........میں ایک نا قابل معافی گناہ کا مرتکب ہو گیا ہوتا ثمینہ بدستور لرزہ براندام تھی اور مجھے خوف زدہ نظروں سے دیکھ رہی تھی اسے اس بات پر بھی حیرت تھی کہ آخر میں کس سے گفتگو کر رہا ہوں جب ورشہوار نے مجھے چونکایا تو میں نے ایک بار پھر ثمینہ کی سمت نظر اٹھائی اور جھنجھلائے ہوئے لہجے میں بولا۔

تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے بے غیرت باپ نے میری بہن کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا تم جانتی ہو ثمینہ اس کے باوجود تمہارے ساتھ

allurdupdfnovels.blogspot.com

یہاں کوئی ظلم نہیں کیا جا رہا۔

مم.......مم میرا قصور؟ ثمینہ نے کانپتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

تمہارا یہ قصور کیا کم ہے کہ تم ایک بد طینت باپ کی بیٹی اور ایک آبرو باختہ عورت کی بہن ہو، تم نے غلاظتوں میں پرورش پائی ہے میں تمہیں بتاؤں کہ پنڈت اونکار ناتھ نے تم لوگوں کی پشت پناہی کر کے بڑی حماقت کی ہے جو کچھ تم نے اب تک دیکھا ہے وہ بہت کم ہے

اگر یہاں مناسب نامناسب جائز ناجائز کا خیال نہ ہوتا تو نہ جانے کیا ہوتا، بہر حال میں نے بہت دھیمے لہجے میں کہا۔

درشہوار میرے پہلو میں کھڑی تھی اس نے میرا ہاتھ تھام لیا تھا اور اس طرح مجھے صبر و ضبط کی تلقین کر رہی تھی۔

مجھے احساس ہوا کہ ثمینہ میری زبانی اصل واقعات سن کر بہت حیرت زدہ ہے اس کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ میری باتوں کا کیا جواب دے وہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

گنگ سی کھڑی حیرت اور خوف بھری نظروں سے مجھے دیکھتی رہی میری کیفیت اس بجھتی ہوئی آگ کے مانند تھی جو بجھتے بجھتے بھی بھڑک اٹھتی ہے درشہوار میرے قریب کھڑی سب کچھ سن رہی تھی میں ایک لمحے کے لئے خاموش ہوا تو اس نے کہا۔

آپ ثمینہ کو یہاں دیکھنا چاہتے تھے لیکن اب آپ اسے میری نگرانی میں دے دیں میں وعدہ کرتی ہوں کہ جب تک آپ نہ چاہیں گے دنیا کی کوئی طاقت اسے آزادی نہ دلا سکے گی۔

میں نے درشہوار کی اس درخواست پر ثمینہ کی طرف پہلی بار توجہ سے دیکھا وہ بہت معصوم نظر آ رہی تھی اس کے چہرے پر اداسی کا راج تھا وہ ایک معاملہ فہم لڑکی نظر آتی تھی وہ خاصی حسین تھی اسے دیکھ کر پہلی بار میرے دل میں ہمدردی کے جذبات امڈ آئے۔

میں نے درشہوار سے انکار نہیں کیا اور ثمینہ کو لے جا کر مسجد کے ایک

allurdupdfnovels.blogspot.com

دوسرے بوسیدہ حجرے میں چھوڑ آیا درشہوار نے اس کی نگرانی کا وعدہ کیا تھا اس لئے مجھے یقین تھا کہ ثمینہ کہیں فرار نہیں ہو سکے گی اس رات درشہوار مجھے ایک پل کے لئے بھی چھوڑ کر کہیں نہیں گئی تمام رات وہ میرے سرہانے بیٹھی میرا سر دباتی رہی میں اس کی شیریں بیانی سے لطف اندوز ہوتا رہا اور نہ جانے کب نیند کی آغوش میں پہنچ کر دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو گیا۔

دوسری صبح اکبر نے ثمینہ کو دیکھا تو اسے بھی تعجب ہوا وہ ایک نیک دل اور شریف انسان تھا اس نے حالات کا علم ہونے کے بعد مجھے سمجھایا اور مشورہ دیا کہ میں ثمینہ کو واپس اس کے والد کے پاس بھیج دوں لیکن میں نے انکار کر دیا۔

اکبر نے جب مجھے اپنے ارادے میں ٹھوس اور اٹل پایا تو زیادہ اصرار کرنا مناسب نہ سمجھا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

دو روز تک کوئی ایسا قابل ذکر واقعہ پیش نہیں آیا جسے میں تحریر میں لاؤں مجھے اس عرصے میں برابر اس بات کا انتظار رہا کہ اونکارناتھ کی طرف سے کوئی جوابی کاروائی ہو اور میں اس کا جواب دوں تیسرے روز عصر کی نماز کے بعد میں اکبر سے بیٹھا باتیں کر رہا تھا کہ درشہوار سامنے سے آتی نظر آئی میں اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی دیکھ کر بھانپ گیا کہ وہ کچھ پریشان ہے ابھی تک میں نے اکبر کو درشہوار کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا اس لئے میں درشہوار کو دیکھ کر اکبر کو نظر انداز کر کے اٹھا اور مسجد سے باہر کھلے میدان میں نکل آیا درشہوار بھی میرے ساتھ تھی باہر آ کر میں نے کہا۔

کیا بات ہے دری۔ تم کچھ پریشان نظر آ رہی ہو۔

آپ کا اقبال بلند ہو، میں آج آپ کو ایک مشورہ دینا چاہتی ہوں کیا آپ میری خاطر اس پر عمل کریں گے۔؟

allurdupdfnovels.blogspot.com

جواب میں، میں نے شکایت کی نظروں سے درشہوار کو دیکھا اور بی بعض اوقات تم بہت دور سے بولتی ہو میرے لئے سب کچھ تم ہو جب تم میرے اس قدر قریب ہو تو فاصلوں کا یہ انداز کیوں اختیار کرتی ہو دری! اکثر یہ جی چاہتا ہے کہ ہمارے درمیان عظمت و بزرگی، فضیلت و حرمت کی دیوار گر جائے میں سوچتا ہوں میں ایک عام شخص بھی تو ہوں تم ایک دوشیزہ بھی تو ہو جب تم یہ لہجہ اختیار کرتی ہو تو تم مجھے میری کوئی عقیدت مند نظر آتی ہو درشہوار نہیں۔

درشہوار نے میرے اس طویل اور تاثر انگیز بیان پر ایک خاص ادا سے اپنی گردن کو جھکا دیا مگر میں سچ مچ آپ کی عقیدت مند ہوں میں تہہ دل سے آپ کی بزرگی اور آپ کے اعلیٰ منصب کی قائل ہوں۔

مگر میں کیا کروں آپ کا قد بہت اونچا ہے میرا خیال ہے کہ ایک عقیدت مند ہی صحیح طور پر آپ تک رسائی حاصل کر سکتا ہے درشہوار